امامِ عصرؑ کے حالات وارشادات و
دُعاؤں کا نایاب مجموعہ

گوہرِ یگانہ

در حالات وارشاداتِ امامِ زمانہؑ

تالیف

جناب مہر جائسی

مصدقہ

علامہ جزائری

ادارۂ علومِ آلِ محمدؐ دستن پورہ سٹریٹ ۲۹ لاہور

Marfat.com

گوہرِ گمگشتہ

در حالات و ارشاداتِ امامِ زمانہ

تالیف

قُدوۃ السالکین جناب سیّد آلِ محمد نقوی مہر جائسی دام محبہ

مصدّقہ

حضرت علّامہ جزائری مدظلّہ

بہ نشر

ادارۂ علومِ آلِ محمدؐ

سٹریٹ ۳۹، وسن پورہ۔ لاہور

قسم خاص مجلد
۶/- روپے

قسم عام بلا جلد
۳/۵۰ روپے

جملہ حقوق محفوظ

تاریخ ---------- یکم جنوری ۱۹۶۵ء
بار ---------- اوّل
ناشر ---------- ادارۂ علومِ آلِ محمدؐ - لاہور
طابع ---------- نقوش پریس لاہور
ہدیہ قسمِ خاص ---- مجلد چھ روپے - بلا جلد پانچ روپے
ہدیہ قسمِ عام ---- مجلد ۴/۵۰ بلا جلد ۳/۵۰ روپے

DATA ENTERED
۲۹۷٫۸۲۰۹۲
۸۵۹م گ
۱۵۴۳۸

یاد رکھئے!

اعمال و ادعیہ کے پڑھنے کا لطف صحیح عبارت میں ہے جس کا اس کتاب میں خاص لحاظ رکھا گیا ہے۔

عکس مبارک آیتالله العظمیٰ اعلم دوران آقائے
سید محسن حکیم طباطبائی مدظله مجتهد اعظم
نجف آشرف - (عراق)

(عکس اجازہ)

تحریر پُر تنویر آیت اللہ العظمیٰ اعلم دوراں آقائی سید محسن حکیم مجتہد اعظم نجف اشرف (عراق)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی اشرف الانبیاء
والمرسلین محمد واھل بیتہ الطیبین الطاھرین واللعنۃ
الدائمۃ علی اعدائھم اجمعین من الان الی قیام یوم الدین
وبعد فان جناب الفاضل الکامل عماد الاعلام السید
السند السید طیب آقا الجزائری الھندی حفظہ اللہ تعالیٰ
قد بذل جھدہ فی سبیل تحصیل العلوم الشرعیہ والمعارف
الالٰھیہ مدۃ من الزمن فی النجف الاشرف ولما عزم علی
الرجوع الی بلادہ استجازنی اجازۃ روایۃ فاجزت لہ
دام تأییدہ ان یروی عنی جمیع ما صحت لی روایتہ عن
مشایخی الکرام منھم شیخی وسندی فی العلوم الشرعیۃ
العالم الربانی المیرزا محمد حسین الغروی النائینی
عن جماعۃ منھم العالم الورع الحاج المیرزا حسین المؤرخ
عن مشایخھم علی وجہ یتصل بالاسانید بائمتہ
الھدیٰ صلوات اللہ علیھم اجمعین کما انی اجزت لہ
المتصدی للامور الحسبیۃ وقبض الوجوہ الشرعیۃ ومنھا
سھم الامام علیہ السلام بمقدارھا حتہ وانی ابتھل
الی اللہ سبحانہ وتعالیٰ فی ان ینفع بارشادہ المؤمنین ویروج
بتعالیمہ شریعۃ سید المرسلین انہ ارحم الراحمین

الطباطبائی الحکیم

۱۳۷۴ ج ۲۳

ترجمۂ اجازہ

برائے تحصیل اموالِ خیریہ وخمس

از طرف آیت اللہ العظمیٰ اعلم دوراں آقائی السید محسن حکیم مدظلہٗ مجتہدِ اعظم نجف اشرف (عراق)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد ہے اُس خُدا کے لئے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اور درُود و سلام ہو اشرفِ انبیاء حضرت محمدؐ مصطفےٰ اور اُن کے اہلبیتِ پاک پر۔ اور دائمی لعنت ہو اُن کے تمام اعداء پر اس وقت سے لے کر قیامت تک (بعدازاں) بہ تحقیق کہ فاضلِ کامل عمادالاعلام (یعنی بڑے علماء کا ستوُن) سید سند سید طیب آغا جزائری ہندی خدا ان کی حفاظت فرمائے۔ انہوں نے ایک عرصہ تک نجف اشرف میں علومِ دینیہ اور معرفتِ الٰہی کی تحصیل میں اپنی پوری کوشش صرف کی ہے۔ جب آپ نے اپنے وطن واپس جانے کا ارادہ کیا۔ تو مجھ سے احادیث کی روایت کرنے کا اجازہ طلب کیا۔ لہٰذا میں آپ کو (خدا آپ کی ہمیشہ مدد کرتا رہے) اس امر کی اجازت دیتا ہوُں کہ میری جانب سے اُن تمام روایاتِ صحیحہ کو لوگوں سے بیان کریں۔ جن کی روایت کا حق مجھ کو اپنے اُستادوں سے حاصل ہے۔ جن میں سے میرے اُستاد و معتمد علومِ شرعیہ میں، عالمِ ربانی میرزا محمد حسین غروی نائینی ہیں جو علماء کی ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں۔ جن میں سے عالمِ پرہیزگار الحاج میرزا حسین نوری بھی ہیں جو اپنے مشائخ اجازہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور جن کا سلسلۂ سند ائمۂ ہدیٰ صلوات اللہ علیہم اجمعین سے ملا ہوُا ہے۔

Marfat.com

حسن طباطبائی محکم

(مہر شریف)

فہرست

عنوانات	نمبر صفحہ
تقریظ از علامہ جزائری	۹
سببِ تالیف	۱۰
باب اوّل در حالات صاحب الزّمان	۱۵
امام عصرؑ اہل سنت کی شہادتیں	۱۷
آپ کا اسم مبارک وکنیت اور القاب	۱۷
حلیہ مبارک	۱۸
آپ کا نسب نامہ	۱۸
آپ کی والدہ ماجدہ	۱۹
آپ کی ولادت	۱۹
امام حسن عسکری کی شہادت	۲۱
آپ کا نقشِ خاتم	۲۱
نواب اربعہ	۲۱
آخری توقیع	۲۳
علمائے مذہب اثنا عشری	۲۵
ابن بابویہ	۲۶
شیخ صدوق	۲۷
شیخ طوسی	۲۸
شیخ مفید	۲۸

سید مرتضیٰ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۳۰
شریف رضی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۳۱
نصیرالدین طوسی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۳۳
علامہ حلیؒ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۳۴
شہید اوّل و شہید ثانی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۳۵
شہید ثالث ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۳۷
شہید رابع ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۳۸
شیخ بہائی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۳۹
مقدس اردبیلی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۴۰
علامہ حلبی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۴۱
محدّث جزائری ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۴۳
عنقران مآب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۴۶
مفتی محمّد عباس ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۴۷
جدول ولادت و وفات علمائے اعلام ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۵۱
جزیرۂ خضرا میں جن علماء کی شہرت ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۵۲
علامات ظہور ۔ احوال ظہور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۵۳
امام عصر کے ظہور کا تعین ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۵۵
پیشین گوئی بذریعہ رؤیائے صادقہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۵۶
آپ کے ظہور کے دیگر کیفیات ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۵۷
امام عصر کی شہادت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۵۸
باب دوم در اشادات امام عصرؑ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۵۹
خمس کے متعلق امام عصر کا ارشاد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۷۲
ضروری مسائل خمس ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۷۵

باب سوم در اعمال و اوراد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۷۷

خواص سورہائے قرآنی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۷۷

اعمال برائے حضرت حجّت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۷۸

زیارت امام عصر "طویل" ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۷۹

زیارتِ دیگر آں حضرت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۸۴

صلوات بر آں حضرت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۸۷

صلواتِ دیگر بر آں حضرت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۸۹

دعائے حفظ برائے امام زمانؑ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۹۰

حضرت کا شرفِ ملازمت حاصل کرنے کیلئے صلوات ۔ ۔ ۔ ۹۵

دعائے دیگر برائے حشر با امام عصر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۹۵

دعائے عہد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۹۶

اعمال برائے قضائے حوائج ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۰۰

نماز استغاثہ بہ امام عصر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۰۰

نماز استغاثہ دیگر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۰۱

دعائے سہم اللیل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۰۲

دعائے وسعتِ رزق ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۰۴

دعائے فرج ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۰۵

عمل کامیابی امتحان ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۰۶

استغاثہ بہ امام عصر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۰۷

عمل برائے قضائے حاجت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۱۱

عمل حاجت بہ طریق دیگر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۱۱

دعائے توسّل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۱۳

ورد طوسی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۱۷

دعائے استشفاع ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۳۵

Marfat.com

تقیبات نماز ۔ ۔ ۔

زیارت صاحب الزمان بروز جمعہ ۱۹۴
عمل رویت حضرت حجت ۱۹۶
دعائے ندبہ ۱۹۶
صلوات کبیرہ ۲۱۰
دعا و غیبت امام زماں ۲۲۰
صلوات صغیرہ ۲۲۸
دعائے سمات ۲۳۳
دعائے وقت شام بروز جمعہ ۲۴۲
اعمال ماہِ رجب ۲۴۴
دعائے ہر روز ماہِ رجب ۲۴۵
دعائے دوم ماہِ رجب ۲۴۶
نماز حضرت حجت ۲۷ رجب ۲۴۸
اعمال ماہ شعبان ۲۵۰
اعمال شب نیمہ شعبان (پندرہویں شب) ۲۵۱
دعائے کمیل ۲۶۳
عرائض ۲۷۴
عریضہ صاحب العصر ۲۷۵
عریضہ ڈالنے کا طریقہ ۲۷۷
عریضہ بحضرت حق سبحانہ ۲۷۸
عریضہ تیر بہدف ۲۷۹
عریضہ نادر الوجود ۲۸۱
عریضہ توسل زود اثر ۲۸۲
رفاع الاستغاثات ۲۸۳
عریضہ دیگر منقول از آن حضرت ۲۸۴

Marfat.com

عریضہ امام رضاؑ - - - - - - - - - - - - ۲۸۵
عریضہ آیات - - - - - - - - - - - - ۲۸۶
عریضہ آیات دیگر - - - - - - - - - - - - ۲۸۷
عریضہ ربانی خدمت امام حسینؑ - - - - - - - - - - - - ۲۸۷
عریضہ کشمردیہ مختصر - - - - - - - - - - - - ۲۸۹
عریضہ کشمردیہ مطول - - - - - - - - - - - - ۲۹۱
اعمال ماہ رمضان - - - - - - - - - - - - ۲۹۶
دعائے افتتاح - - - - - - - - - - - - ۲۹۶
صلوات ہر روز ماہ رمضان - - - - - - - - - - - - ۳۰۴
اعمال شب قدر - - - - - - - - - - - - ۳۰۹
زیارت امام حسین (در شب قدر) - - - - - - - - - - - - ۳۱۲
وداع ماہ رمضان - - - - - - - - - - - - ۳۱۷
اعمال ماہ شوال - - - - - - - - - - - - ۳۱۷
دعائے امام عصر بروز عید الفطر - - - - - - - - - - - - ۳۱۸
عید دحو الارض ۲۵ ذیقعدہ - - - - - - - - - - - - ۳۲۵
ماہ ذیحجہ کے بعض تاریخی واقعات - - - - - - - - - - - - ۳۲۶
عمل غدیر - - - - - - - - - - - - ۳۲۷
اعمال محرم الحرام - - - - - - - - - - - - ۳۲۸
زیارت عاشورہ - - - - - - - - - - - - ۳۲۸
زیارت ناحیہ - - - - - - - - - - - - ۳۴۰
نماز شب کا طریقہ - - - - - - - - - - - - ۳۵۷
متفرقات - - - - - - - - - - - - ۳۷۰
استخارات - - - - - - - - - - - - ۳۷۰
دعائے وقت خواب - - - - - - - - - - - - ۳۷۳
کلمہ شہادت تعلیم کردہ حضرت حجت - - - - - - - - - - - - ۳۷۳
صحیفہ کاملہ کے متعلق امام زمانہ کا ارشاد - - - - - - - - - - - - ۳۷۴

Marfat.com

تقریظ

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ مفتی سید طیب آغا الموسوی الحسینی الجزائری

مجتہد العصر مدظلہ

حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا۔ مخفی نہ باشد کہ میں نے رسالہ نافعہ گوہر یگانہ مشتمل بر حالات و ارشادات و دعوات امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کو کاملاً دیکھا اور بے ساختہ اس کے مؤلف جناب مہرجالشی دام مجدہ کے لئے دعائے خیر نکلی۔ کیونکہ موصوف نے اس امامؑ کے احکام و اعمال کو اکٹھا کیا جن کی ہم فی الوقت رعایا ہیں۔ اس لئے یہ صحیفہ حرز جان کی طرح ہر مومن کے گھر میں ہونا چاہیئے۔ اس میں شرعی احکام بھی ہیں اور مشکلات کے لئے اوراد بھی امراض و آفات کے علاج بھی۔ غرض یہ کتاب کیا ہے جواہر آبدار کا ایک بے بہا خزانہ ہے۔ سب سے بڑی خوبی اس کتاب کی یہ ہے کہ اس کو ایک ایسے شخص نے مرتب کیا ہے جس کو خود امام عصر نے

الحارب فی دین اللہ

یعنی دین خدا میں جہاد کرنے والا کا لقب عنایت فرمایا ہے۔ جیسا کہ اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔

میں نے اس کتاب کا مطالعہ کیا ہے اور ضروری ترمیمیں حک و اضافات اس میں کر دیئے ہیں تاکہ یہ ہر دلعزیز ہو کر مومنین کے کام کی چیز بن سکے۔ خداوند کریم موصوف کو جزائے خیر اور ناظرین کو عمل خیر کی توفیق عنایت فرمائے۔

آمین

مفتی سید طیب آغا جزائری

یکم اکتوبر سنہ ۱۹۶۴ء

Marfat.com

سببِ تالیف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ کما ھو اھلہ والصلوٰۃ والسلام
علیٰ خیر خلقہ محمدؐ و آلہ الطاھرین سلام
علیٰ آل یٰسین (اما بعد)

ماہ رجب ۱۳۵۵ھ میں بعد واپسی سفر زیارات عتبات عالیات (عراق)
میری طبیعت کا رجحان حضرت صاحب العصر والزمان ابوالقاسم م ح م د
ابن الحسن القائم بامرہٖ کی معرفت حاصل کرنے کے متعلق پیدا ہوا۔ اور روز
بروز اس میں ترقی ہوتی رہی۔ یہاں تک کہ ۱۲ ذیقعدہ بوقت فجر میں نے ایک
نورانی خواب دیکھا جس میں رسالۂ ہذا کے ختم میں عجلت کا ایما ہوا تھا۔ خواب
مذکور کا خاکہ درج ذیل ہے۔

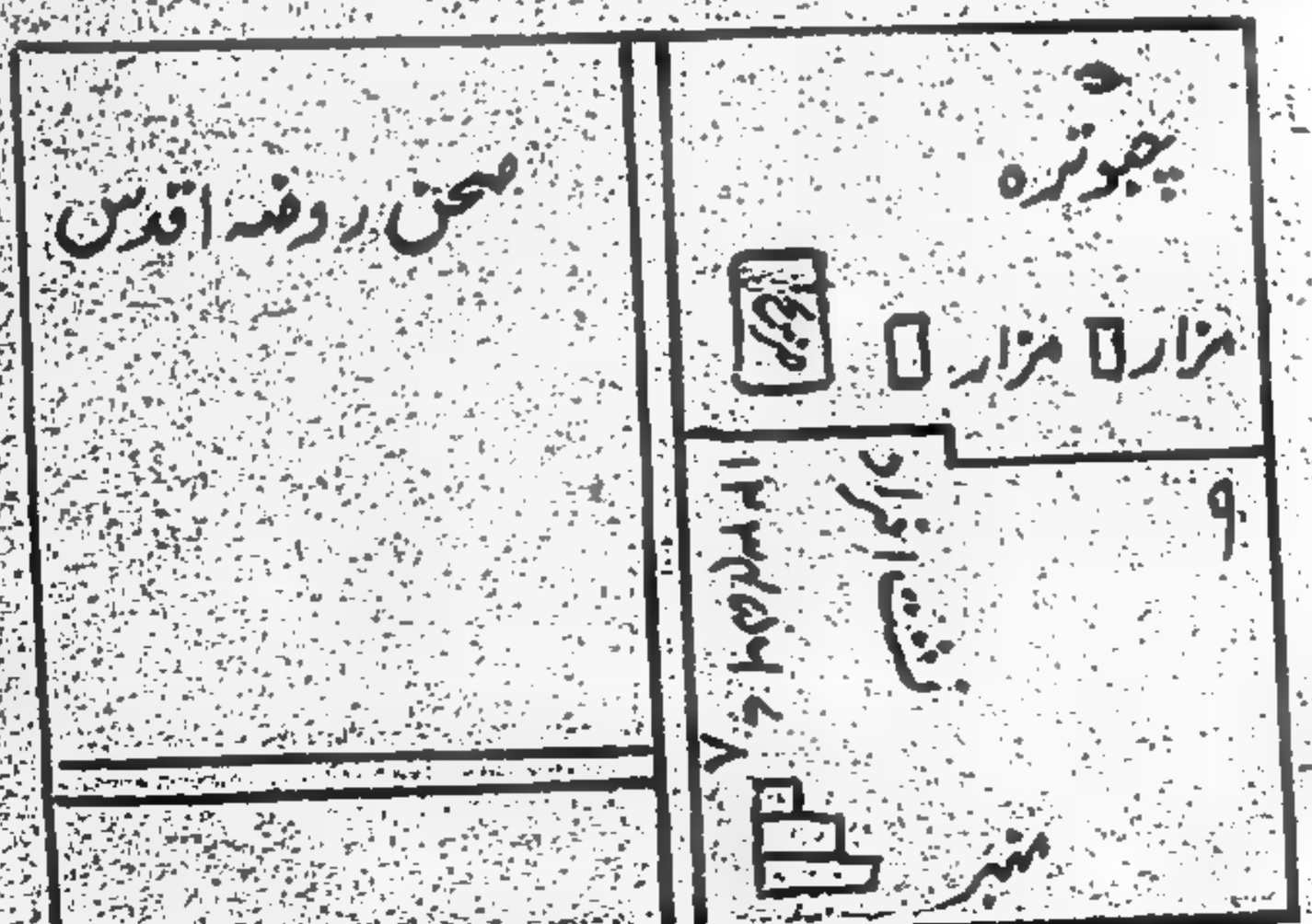

افراد

(۱) سید کرار حسین (۲) سید جعفر رضا (۳) علی رضا (۴) ایک نامعلوم شخص (۵) سید محمد عابد (۶) راقم الحروف (۷) سید محمد صادق (۸) سید رفعت حسین (۹) کریم حجام - یہ افراد اپنے نمبروں کے مطابق بیٹھے تھے جیسا کہ خاکہ سے معلوم ہوگا۔

تفصیل خواب :-

سرِ شام کا وقت، ابر گھرا ہوا، بارانِ رحمت کے آثار تھے۔ ہم لوگ نماز سے فارغ ہو کر مسجد کے چبوترہ سے اٹھ کر داخل روضہ اقدس ہوئے۔ نماز میں کون کون تھا خیال نہیں۔ میں جا کر محمد صادق صاحب کے پاس بیٹھا۔ میں اس سے قبل ایک مجلس یہیں پڑھ چکا تھا جس جگہ پر کوئی مجمع نہیں، یہاں پر چند خدام کھڑے ہوئے فانوس روشن کر رہے تھے۔ کریم نائی کھڑا ہوا تھا۔ روشنی کی کثرت سے عالم نور تھا۔ میرا لباس اس وقت سر سے پاؤں تک سفید تھا۔ اور مجھ ہی کو یہ مجلس بھی پڑھنی تھی۔ دو تعویذ مزار چبوترہ پر تھے ان پر اس قدر نور تھا کہ آنکھیں خیرہ ہوتی تھیں۔ ضریح اقدس پر غلاف تھا۔ منبر پر سیاہ پوشش تھی۔ مجلس شروع ہوئی۔ نشست میں چوتھے نمبر پر جو صاحب تھے انہیں نے پہلے سوز پڑھا جس کے پانچویں اور چھٹے مصرعہ یہ تھے۔

بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ است
سجدہ گاہ ملک و روضہ شاہنشاہ است

اُس کے بعد سید کرار حسین صاحب نے ایک قدیم بادامی رنگ کا
بانس والا کاغذ نکالا اور حسب ذیل مرثیہ شروع کیا سب رونے لگے

جب ہوئی ظہر تلک قتل سپاہ شبّیر ؑ

میں اس اثنا میں باہر گیا۔ وہاں مجلس کا تبرک تقسیم ہو رہا تھا۔ مجھے چینی کی
دو قابوں میں بہت سا حلوہ ایک پلیٹ میں برفی ملی ان تینوں برتنوں پر
سرپوش ڈھکے ہوئے تھے۔ یہ بھی کہا گیا کہ شرینی مع قاب کے دیجاتی ہے
میں حصہ لیکر نکلا۔ اسی اثنا میں ایک شخص میری طرف تیزی سے آئے اور کہا
کہ کرار صاحب سوز ختم کر رہے ہیں چلئے۔ اور میرے ہاتھ میں ایک بادامی
مضبوط کاغذ کا لمبا لفافہ رکھ کر بولے کہ تمہاری عرض داشت پر تمہاری خواہش
کو اس لفافہ میں رکھکر حجرہ خضرا سے عنایت فرمایا گیا ہے۔ لفافہ پر میں نے
مجلس کے خیال کی بنا پر و نیز بکمال اشتیاق تعجیلاً نگاہ کی تو حسب ذیل عبارت
تھی۔ خط کوفی تھا بسیاہی نہایت روشن تھی۔ حروف خوبصورتی میں متوسط تھے

من ..... (جگہ خالی) ..... الی المحارب فی دین اللّٰہ

آنکھ کھل گئی۔ دل پر گہرا اثر تھا۔ آنکھ سے آنسو جاری تھے۔ اس کے بعد صلوٰۃ
واوراد میں وقت گذرا۔

اس سے قبل محمد صادق صاحب نے بھی ایک خواب اس سے ملتا جلتا
دیکھا تھا جس میں ناحیۂ مقدسہ کی طرف سے ان کو عارف باللہ بامر اللہ کا
لقب ملا تھا اور حجرہ خضرا کی زیارت کروائی گئی تھی۔ صادق صاحب نے ا

دونوں جوابوں پر غور کیا تو جملہ مذکورہ کے اصل حروف (حروف مکررہ کے علاوہ) ۸ عدد نکلے اور میرے جملہ کے ۱۰ - اس سے یہ انکشاف کیا کہ موصوف چونکہ آٹھویں امام کی اولاد میں ہیں اس لئے ان کے لقب کے حروف آٹھ ہیں اور میں دسویں امام کی ذریت میں ہوں اس لئے میرے لقب میں ۱۰ حروف ہیں۔

خواب میں جو لفافہ مجھ کو عطا ہوا تھا اس کی صورت اب تک مجھ کو یاد ہے اس پر یہ عبارت خط کوفی میں تحریر تھی :-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
صر مالی بالمحارب فی دس باللہ

بہرحال اس رویائے صادقہ کے بعد میرے قلبِ مضطر میں اس بات کی تحریک اٹھی کہ ایک کتاب ایسی تالیف کرنا چاہیئے جس میں امامِ زمانہ کے حالات اور آپ کی تعلیم کردہ ادعیہ اور آپ کی طرف متوجہ ہونے اور آپ کو متوجہ کرنے کے طریقے و آداب درج ہوں۔ اس خیال کے بعد سے میں نے اس کتاب کو لکھنا شروع کیا۔ جو میری بے بضاعتی اور کم علمی کو دیکھتے ہوئے ایک دشوار گذار رہ گذر سے کم نہ تھی۔ مگر حسبِ منظر کو پیش نظر رکھکر یہ کام کیا وہی مشعل راہ بنا۔

جزیرہ خضرا سے روشنی پائی۔ امام زمانہ نے ان جواہر آبدار کی طرف رہنمائی فرمائی۔ جو ابھی تک مجموعی صورت میں منظر عام نہ آئے تھے۔ لہذا میں نے بھی اس کا نام "گوہر یگانہ در ارشادات و دعوات امام

زمانہ" رکھا۔ اب خدائے رحیم وکریم کی بارگاہ میں التجا ہے کہ وہ میری اس حقیر سعی کو بارآور فرمائے اور مومنین کو اس پر عمل کی توفیق دے۔

ابتدائی مرحلہ میں میں نے اس کتاب کو تین بابوں میں منقسم کیا ہے:-

باب اوّل: در حالات امام عصرؑ

باب دوم:- در ارشادات امام عصرؑ

باب سوم:- در ادعیہ و اوراد امام عصرؑ

تشکرِ جزیل

آخرِ کلام میں میں حجۃ الاسلام علامہ عصر مفتی سید طیّب آغا موسوی جزائری مجتہد العصر کا بے انتہا سپاس گذار ہوں جنہوں نے اپنا قیمتی وقت صرف کر کے اس کتاب کو من وعن ملاحظہ فرمایا ہے اور اس میں کافی ردّو بدل کر کے اس کو عصر حاضر کے لائق بنا دیا۔ اس کے لئے میں موصوف کا شکر گذار ہوں خداوند کریم آپ کو جزائے خیر عنایت فرمائے۔ آمین۔ فقط

سید آل محمد النقوی المعروف بہ مہر جائسی۔

ادارہ علومِ آلِ محمدؐ اپنے موضوع میں منفرد کتابیں آپ کے مطالعہ کے لئے پیش کرتا ہے:-

باب اوّل

درحالات حضرت امام عصر والزمان

سلام اللہ علیہ وعجل اللہ فرجہٗ

سرکار رسالتؐ کا متفق بین الفریقین ارشاد ہے کہ میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے۔ شیعوں کی کتابوں میں سے کتب اربعہ (کافی ومن لایحضرہ، وتہذیب واستبصار) ملاحظہ ہوں۔ اور جمہور مسلمین میں سے صحیح بخاری جلد ۴ صـ ۱۵۴ کتاب الاحکام۔ صحیح مسلم جلد ۲ صـ ۱۱۹۔ صحیح ترمذی جلد ۲ صـ ۴۵۔ فتح الباری پارہ ۲۹ صـ ۶۲۹ کنز العمال جلد ۷ صـ ۱۳۹۔ صواعق محرقہ صـ ۱۱۔ تاریخ الخلفاء صـ وغیرہ ملاحظہ کریں۔

پھر یہ نظریہ بھی متفق بین الفریقین ہے کہ ہر عصر میں ایک امام ہوگا جیسا کہ تفسیر ترجمان القرآن میں بحوالہ فتح البیان حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ مراد آیہ وافی ہدایہ

وَيَوْمَ نَدْعُوْ كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ

میں امام سے مراد امام عصر ہے۔ اہل ہر عصر اپنے اس امام کے ہمراہ بلائے جائیں گے جس کے امر و نہی پر چلتے تھے،، ترجمان القرآن صـ ۱۴۱

اس آیت اور مذکورہ تفسیر سے معلوم ہوا کہ اس زمانہ میں بھی امام کی ضرورت ہے اور وہ موجود ہے۔

علّامہ مودودی صاحب رقمطراز ہیں:۔

عقل چاہتی ہے فطرت مطالبہ کرتی ہے اور دنیا کے حالات

کی رفتار متقاضی ہے کہ ایسا لیڈر پیدا ہو خواہ اس دور میں پیدا
ہو یا زمانہ کی ہزار گردشوں کے بعد پیدا ہو اسی کا نام "الامام
مہدی" ہے۔ جس کے بارے میں صاف پیشین گوئیاں
نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام میں موجود ہیں"

تجدید و احیائے دین ص۳۱

معلوم نہیں مودودی صاحب نے اس نکتہ پر کیوں نہیں غور کیا۔ کہ
جب ہر عصر میں امام زمانہ کا وجود ضروری ہے تو پھر اس کے آئندہ پیدا ہونے
کے کیا معنیٰ ہیں؟ اس کے معنی تو یہی ہیں کہ اس وقت لوگ بلا امام کے ہیں تو
پھر بروز قیامت ان کو کس کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ کیا یوم ندعو
کل اناس بامامھم (ہم ہر شخص کو بروز قیامت اس کے امام کے ساتھ
بلائیں گے) یہ آیت ہمارے لئے نہیں ہے؟ پھر حضرت کی یہ مسلمہ حدیث ہے
کہ آپ نے فرمایا:۔

لا یزال الدین قائماً حتی تقوم الساعۃ
او یکون علیھم اثنا عشر خلیفہ۔

کنز العمال جلد ۶ ص۲۰۲

یہ دین قیامت تک باقی رہے گا یہاں تک کہ اس پر بارہ خلیفہ ہوں گے۔
اس قسم کے بہت سے احادیث وارد ہیں جن میں بارہ امام کی پیشین گوئی کی
گئی۔ ان میں سے کسی میں نہیں ہے کہ بارہواں پیدا ہوگا بلکہ ان سے تو تسلسل مستفاد
ہوتا ہے کیونکہ لفظ قائم اس بات پر روشنی ڈالتا ہے کہ دین کا قائم ہونا ان خلفا

کے قائم ہونے کی وجہ سے ہوگا۔

خود امام عصر کے متعلق جو خصوصی پیشین گوئیاں ہیں ان میں بھی یہ نہیں ہے کہ وہ بعد میں پیدا ہوں گے۔ بہرحال یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ زمانہ کو ایک ایسے ہادی و رہبر کا انتظار ہے جو دنیا کو اپنے عدل و کرم سے بھر دے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ ایسا شخص اس وقت بھی موجود ہو لیکن کسی مصلحت سے معاملات زمانہ میں کلی طور سے دخل انداز نہ ہو۔ جیسا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چالیس برس تک صبر و سکون سے گزارے اور اپنی آنکھوں سے ہر قسم کا ظلم و ستم دیکھتے رہے۔ مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ خدائی زمین ایک لمحہ کے لیے اس کی حجت سے خالی ہو۔

امام عصرؑ پر اہلِ سنّت کی شہادتیں

اہل سنت والجماعت کی حسبِ ذیل کتب معتبرہ میں امام منتظر کے متعلق احادیث ملتی ہیں:۔

(۱) صحیح بخاری پ ۱۴ ص ۳۹۹
(۲) صحیح مسلم جلد ۲ ص ۹۵
(۳) صحیح ترمذی ص ۲۷۰
(۴) صحیح ابوداؤد جلد ۲ ص ۲۱۰
(۵) صحیح ابن ماجہ ص ۲۰۴ و ص ۳۰۹
(۶) جامع صغیر ص ۱۳۴
(۷) کنوز الحقائق ص ۹۰
(۸) مستدرک حاکم ص ۴۲۲ و ص ۵۱۴
(۹) سبائک الذہب ص ۷۸
(۱۰) مطالب السئول ص ۲۹۳
(۱۱) صواعق محرقہ ص ۱۲۴
(۱۲) تذکرہ خواص ص ۲۰۴
(۱۳) شواہد النبوۃ ص ۳۱۲
(۱۴) نور الابصار ص ۱۵۲

آپ کا اسم مبارک، کنیت اور القاب

امام صاحب العصر والزمان عجل اللہ فرجہ کا اسم مبارک اور کنیت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام و کنیت پر ابوالقاسم (م ح م د) ہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میرے خلفا کا آخری مہدی ہوگا۔

Marfat.com

جس کا نام میرے نام اور کنیت میری کنیت کے مطابق ہو گی۔ اس میں بعض مصلحت اندیش راویوں نے یہ اضافہ اور کر دیا کہ اس کے والد کا نام بھی میرے والد کے نام پر ہو گا۔ آپ کے القاب حجت، مہدی، صاحب امر، خلف صالح، قائم، منتظر، امام عصر اور صاحب الزمان ہیں۔

حلیہ مبارک

کتاب اکمال الدین میں شیخ صدوقؒ فرماتے ہیں کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ امام مہدی شکل و شباہت، صورت و سیرت، خصال و اقوال میں بالکل میرے مشابہ ہو گا۔ آپ کے حلیہ کے متعلق علماء نے لکھا ہے کہ آپ کا رنگ گندم گوں، قد میانہ، پیشانی کھلی ہوئی، ابرو گھنے اور باہم پیوستہ، بار یک و بلند بینی مبارک، بڑی آنکھیں، چہرہ نورانی ہے۔ داہنے رخسار پر ایک تل کا نشان کوکبِ دُرّیؐ مثل ستارہ کے ضو دیتا ہو گا۔ سینہ چوڑا، کاندھے کھلے ہوئے، آپ کی پشت پر یوں مہرِ امامت ثبت ہے جس طرح سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مہرِ نبوت تھی۔ آپ کے داہنے بازو پر نورانی حرفوں میں لکھا ہوا ہے۔ جاء الحق وزھق الباطل انّ الباطل کان زھوقاً

وقت ظہور آپ کا سن مبارک چالیس سال کا معلوم ہو گا۔

آپ کا نسب نامہ

آپ کے والد بزرگوار امام حسن عسکری علیہ السلام تھے آپ کا نسب نامہ حسب ذیل درج ہے۔

محمد بن امام حسن عسکری بن امام علی نقی بن امام محمد تقی بن امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر (آپ امام حسن سبط رسول الثقلین کے حقیقی نواسے تھے) بن امام زین العابدین بن امام حسین شہید کربلا بن امیر المومنین علیؑ (آپ

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقیقی چچا (اور خالہ زاد بھائی تھے) بن ابی طالب (جن کا نام عمران و عبد مناف تحریر ہے جو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پدر بزرگوار جناب عبد اللہ کے ہم بطن حقیقی بھائی تھے) بن عبد المطلب (جن کا نام شیبۃ الحمد تحریر ہے) بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی قریش مکی العربی از نسل حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ بن حضرت ابراہیم خلیل اللہ۔

امام احمد بن حنبلؒ کا کہنا ہے کہ اس سلسلہ نسب کو اگر کسی مجنون پر دم کیا جائے تو اسے یقیناً شفا حاصل ہوگی (مسند امام رضاؑ)

آپ کی والدہ ماجدہ

آپ کی والدہ معظمہ علیا خاتون حضرت نرجس خاتون ہیں۔ جو بیشوعا قیصر روم کی صاحبزادی تھیں۔ ایک خواب کی بنا پر آپ اسلام لائیں۔ امام علی نقیؑ نے ان معظمہ کو حضرت امام حسن عسکریؑ کے سپرد فرمایا۔ پہلے حضرت نرجس کا نام ملیکہ تھا اور مذہب حضرت عیسیٰؑ روح اللہ پر تھیں قیصر روم از نسل شمعون پطرس بن یوحنا حواری حضرت عیسیٰؑ پیغمبر تھا۔ (ماخوذ از مقصود فوق بلگرامی بحوالہ شیخ طوسی علیہ الرحمہ)

حضرت نرجس اور حضرت امام حسن عسکریؑ کا مزار سامرہ ملک عراق میں ہے۔

آپ کی ولادت

آپ دار السعالیک (سامراء) میں اپنے آبائی مکان میں ۱۵ شعبان المعظم ۲۵۵ھ[1] بوقت نماز صبح و بروز جمعہ پیدا ہوئے۔ جناب حکیمہ خاتون بنت امام محمد تقیؑ نے قابلہ کے فرائض انجام دیئے۔ بعض علمائے اہل سنت نے تاریخ ولادت ۸ ربیع شعبان اور بعض نے ۲۳ ماہ رمضان بھی بیان کی ہے۔ علامہ قندوزی نے

---

[1] بعض علمائے اہلسنت نے ۲۵۶ھ بھی لکھا ہے اس حساب سے آپ کا سنہ ولادت کلمہ "نور" سے برآمد ہوتا ہے۔

بنابیع المودۃ میں ۱۵ شعبان ہی بیان کی ہے۔ اور علم تقویم کے لحاظ سے نجوم کی حالت یوں لکھی ہے کہ اس وقت افق سامرا پر قوس میں قران اصغر تھا اور یہ قران قوس کے لحاظ سے چوتھا قران اکبر ہے اور آپ کا طالع برج سرطان میں ۲۵ درجہ پر تھا اور آپ کا زائچہ مبارکہ افق سامرا کے لحاظ سے حسب ذیل ہے۔ جو بعینہٖ زائچہ حضرت عیسیٰ بھی ہے۔

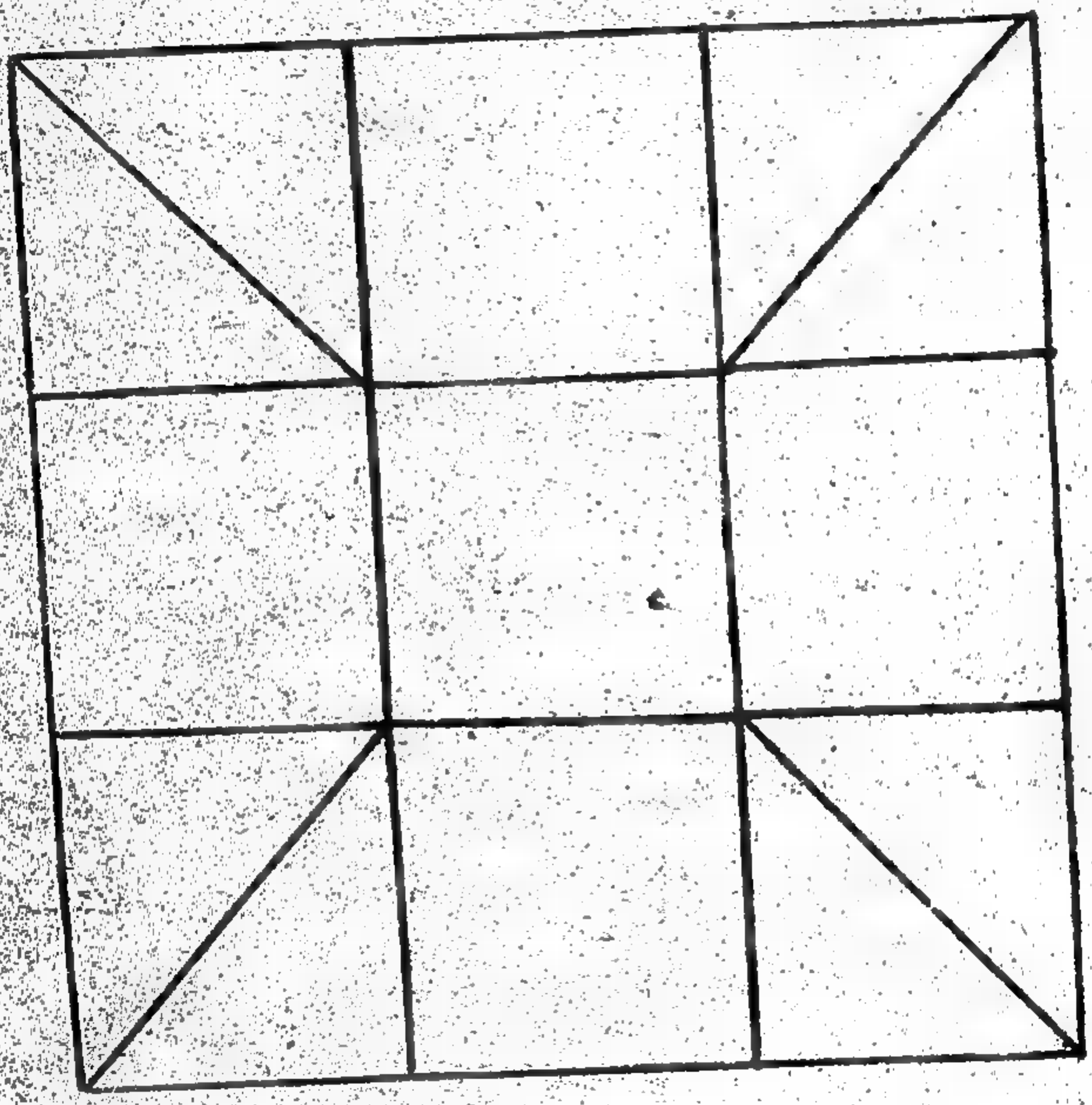

ینابیع المودۃ ط ایران ص ۱۸۴

آپ کی ولادت کے زمانہ میں معتمد عباسی حکومت کر رہا تھا چونکہ حکومت وقت اس بارھویں ہادی کی آمد کے خلاف تھی لہذا آپ کی ولادت میں کمال احتیاط برتی گئی یہاں تک کہ باپن والوں پر بھی امام کو اعتماد نہ تھا ان کو بھی نہ بتلایا۔ صرف چند خادم عقید و یاسر و نسیم اس بچہ کی ولادت سے باخبر تھے۔ ایک سال حضرت آغوش مادری میں رہے اس کے بعد اپنے پدر بزرگوار

کے پاس رہنے لگے۔ آپ مکان زحبس میں رہتے تھے۔ ہر وقت پردہ پڑا رہتا تھا کوئی آجا نہ سکتا تھا۔ شب کو مقام استراحت تبدیل ہوا کرتا۔ پانچ برس میں امام حسن عسکریؑ نے جملہ اسرار امامت آپ کو تفویض فرمائے۔

امام حسن عسکری کی شہادت

۸ ربیع الاول ۲۶۰ھ سنہ ۸۷۳ء کو زہر معتمد عباسی سے بمقام سامرہ امام حسن عسکریؑ نے شہادت پائی۔ معتمد نے ظاہرداری سے خون ناحق چھپانے کے لئے اظہار ملال کیا۔ سامرہ میں یوم غم ہوا۔ ستر ہزار کا مجمع نماز جنازہ میں شریک ہوا۔ حکم شاہی سے جب قاضی محمود نماز پڑھانے کے لئے بڑھا تو جعفر بن امام علی نقیؑ خود نماز پڑھانے کو صف کے آگے کھڑے ہو گئے۔ ناگاہ ایک کمسن بچہ نے جعفر کی عبا کا دامن پکڑ کر علیحدہ کر دیا۔ "چچا ہٹئے امام کی نماز امام پڑھا سکتا ہے" یہ فرما کر خود نماز پڑھائی اور عصمت سراپا فوراً چلا گیا۔ امام عصرؑ کی امامت کا یہ پہلا واقعہ ہے۔ اس وقت سے ۱۵ شعبان ۳۲۹ھ تک غیبت صغریٰ کا زمانہ ہے۔ اس کے بعد سے غیبت کبریٰ کا زمانہ اس وقت تک ہے اور تا ظہور رہے گا۔

آپ کا نقش خاتم

آپ کا نقش خاتم اَنَا حجّۃ اللّٰہ وخالصتہ وبقولے اَنَا حجۃ اللّٰہ وخاصتہ وبقولے العلم عند اللّٰہ ہے۔ اور حقیر مولف کو ایک عمل سے پتہ چلا ہے کہ مہر مبارک بیضاوی ہے۔ اور اس پر ھوا اللّٰہ القائم بامرہ کندہ ہے۔

نواب اربعہ

غیبت صغریٰ کے زمانہ میں وہی نظام امامت تھا جو امام علی نقیؑ و

امام حسن عسکریؑ کے زمانہ میں تھا یعنی سفراء ذمانیین کے ذریعہ روابط قائم
حضرت حجت کے زمانہ میں نواب اربعہ پر اس نیابت و سفارت کا خاتمہ
گیا۔ آپ کے چار خاص نائب تھے۔

(۱) ابو عمر عثمان بن سعید عسکری اسدی عمروی۔ آپ قبیلہ بنی اسد میں سے
قریہ عسکر کے رہنے والے روغن فروشی کرتے تھے اس لئے زیات بھی
جاتے تھے۔ دشمنوں کے خوف سے اموال خیریہ خمس مشکیزہ روغن
رکھکر امام تک پہنچاتے تھے۔ اپنے دادا جعفر عمروی کے نام پر ان کو
عمروی کہتے تھے۔ ان کو بالترتیب امام علی نقیؑ امام حسن عسکریؑ
امام عصر علیہم السلام کی نیابت اور سفارت کا منصب حاصل ہے۔ آپ
نے ۲۹۵ھ میں وفات پائی۔ آپ کا مزار اقدس بغداد سوق المیدان میں
عقب جنرل پوسٹ آفس واقع ہے۔ ۱۹۳۶ء میں جب حقیر مشرف بہ زیارت
ہوا تھا اس وقت نیا روضہ بنا تھا۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے صاحب
درجہ سفارت پر فائز ہوئے۔

(۲) ابو جعفر محمد بن عثمان بن سعید عسکری خلانی۔ آپ اپنے والد عثمان بن سعید
کے بعد بہ حکم امام عصر نائب خاص مقرر ہوئے۔ جمادی الاول ۳۰۵ھ میں
وفات پائی۔ آپ بھی بغداد باب الشیخ (جس کو باب الکوفہ بھی کہتے
ہیں) میں اپنے مکان میں دفن ہوئے۔

(۳) ابو القاسم حسین بن روح۔ یہ محمد بن عثمان کے مخصوصین میں سے تھے۔ ان
کی وقت وفات پائین پا بیٹھے تھے اور ان کے ایک اور صحابی جعفر بن احمد
بالائے سر تشریف فرما تھے۔ موخر الذکر کو عثمان بن سعید سے اتنا قرب
حاصل تھا کہ لوگوں کو یہی گمان تھا کہ ان کے بعد یہی جانشین ہوں گے۔ کہ
ایک مرتبہ عثمان نے جعفر کی طرف منہ پھیر کے فرمایا "مجھ کو حکم ہوا
ہے کہ حسین بن روح کو اپنا وصی بناؤں اور تمام امور ان کے سپرد کر

۱۵۴۸

فوراً یہ سنتے ہی جعفر عثمان کے سرہانے سے اٹھے اور حسین بن روح کو اسی جگہ لا بٹھایا۔

آپ کے خصوصیات میں سے یہ ہے کہ آپ جمہور مسلمین کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتے تھے کہ مذاہب اربعہ میں سے ہر ایک کو گمان تھا کہ آپ انہیں میں سے ہیں۔ ۳۲۶ھ میں انتقال فرمایا۔ آپ کا مزار محلہ شورجہ بغداد میں واقع ہے جہاں اب ایک شاندار روضہ اور مسجد بنا دی گئی ہے۔ زائرین ہر وقت آتے رہتے ہیں۔ شب نیمہ شعبان میں وقت مخبر آپ ہی کا نام لیکر صاحب الزمان علیہ السلام کی خدمت میں عریضہ سپرد آب کیا جاتا ہے۔

۴) ابوالحسن علی بن محمد سمری۔ آپ امام اخیر کے آخری نائب خاص ہیں۔ آپ نے ۳۲۹ھ میں وفات پائی۔ انگلستان میں اس وقت شاہ اڈمنڈ اوّل اور ہندوستان میں جیپال بن سلکھن مہاراجہ حکومت کرتا تھا۔

آخری توقیع

حضرت امام عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ کے قلم مبارک سے جو آخری توقیع صادر ہوئی وہ حسب ذیل ہے:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یا علی بن محمد السمری اعظم اللہ اجر اخوانک فیک فانک میت ما بینک وبین ستۃ ایام فاجمع امرک ولا توص الی احد فیقوم مقامک بعد وفاتک فقد وقعت الغیبۃ التامۃ فلا ظہور الا بعد اذن اللہ تعالیٰ ذکرہ وذلک بعد طول الامد وقسوۃ القلوب وامتلاء الارض جورا وسیاتی من شیعتی من یدعی المشاہدۃ قبل خروج السفیانی والصیحۃ فہو کذاب مفتر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اے علی بن محمد سمری! خدا تمہارے بارے میں تمہارے بھائیوں کے اجر کو عظیم کرے کیونکہ تم چھ روز کے اندر مرنے والے ہو۔ پس اپنے معاملات کو اکٹھا کر لو اور کسی کو اپنا وصی نہ بنانا جو تمہاری وفات کے بعد تمہاری جگہ پر بیٹھے کیونکہ اب غیبتِ کبریٰ واقع ہو گئی ہے۔ اب اللہ کے اذن کے بعد ہی ظہور ہو گا اور یہ اس وقت ہو گا جب مدت دراز گزر جائے گی۔ دل سخت ہو جائیں گے۔ اور زمین ظلم سے بھر جائے گی اور عنقریب میرے شیعوں سے کچھ افراد ایسے آئیں گے جو میری رویت کا ادعا کریں گے آگاہ ہو جاؤ کہ خروج سفیانی کے پہلے جو شخص میری رویت کا ادعا کرے وہ کذاب و مفتری ہے اور کوئی طاقت و قوت نہیں ہے سوائے خدائے عظیم کی طاقت و قوت کے۔

علی بن محمد سمری کی وفات سنہ ۳۲۹ھ میں واقع ہوئی۔ اس لحاظ سے غیبت صغریٰ و نیابتِ خاصہ کا زمانہ قریب ۷۴ سال کے ہے۔ جس میں تقریباً ۴۸ سال عثمان بن سعید و محمد بن سعید دونوں باپ بیٹوں کی نیابت کے اور تقریباً ۴۶ سال حسین بن روح و علی بن محمد کی نیابت کے گذرے۔ اس کے بعد حضرت کی سفارت خاصہ منقطع ہوئی اور غیبتِ کبریٰ واقع ہو گئی۔ لہٰذا بعد ازاں جو بھی سفارتِ خاصہ کا دعویدار ہو وہ جھوٹا ہے جیسا کہ حضرت نے فرمایا البتہ غیبتِ کبریٰ کے زمانہ میں آپ کے نائبین و سفراء بالعموم مجتہدین کرام و فقہاء عظام ہیں جیسا کہ حضرت نے اسحاق بن یعقوب کے جواب تحریر فرمایا کہ:

اب جو واقعات پیش آئیں ان میں ہمارے احادیث کے راویوں کی طرف رجوع کرنا۔ یا جیسا کہ امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ:

"دیکھو تم میں سے کون ایسا ہے جو ہماری حدیثوں کی روایت کرتا ہے اور ہمارے حلال و حرام پر اس کی نظر ہے اور ہمارے احکام کو جانتا ہے تو میں نے اس کو تم پر حاکم قرار دیا ہے۔ لہٰذا جب بھی وہ ہمارے حکم کیساتھ حکم کرے اور اسکی

تحمیل نہ کی جائے تو ایسا ہے جیسے ہمارے فرمان کی توہین کی گئی۔ اور ہماری رد کی گئی اور ہماری رد کرنے والا اللہ کی رد کرنے والا ہے اور وہ مشرک کی تعریف میں آتا ہے"۔

اور دوسری روایت میں ہے کہ۔

مَجَارِی الْاُمُوْرِ بِیَدِ الْعُلَمَاءِ الْاُمَنَاءِ عَلٰی حَلَالِہٖ وَحَرَامِہٖ

تمام امور کی باگ ڈور علمائے ربانی کے ہاتھ میں ہے جو اللہ کے حلال وحرام کے امین ہیں۔

چونکہ غیبتِ کبریٰ میں کار نیابت حضرت حجت ارواح العلمین لہ الفدا علمائے اعلام اور مجتہدین عظام کے کاندھوں پر ہے اور وہی اس عظیم ذمہ داری کو ادا کر رہے ہیں جس سے آج تک مذہب حق باقی ہے اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے بعض چیدہ چیدہ ہستیوں کا ذکر کیا جائے۔

علمائے مذہب اثنا عشریہ رحمہم اللہ تعالیٰ

کلینی رحمہ اللہ تعالیٰ

علامہ محمد بن یعقوب کلینی رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۳۲۹ھ۔ منتہی المقال میں ہے کہ آپ نے کافی بیس برس میں تالیف کی۔ رجال علامہ طباطبائی میں ہے کہ کافی میں اتنی حدیثیں ہیں جو مجموعہ احادیث صحاح ستہ اہلسنت سے زیادہ ہیں۔ اور نوادر البحرین سے نقل کرتے ہیں کہ کل احادیث کافی ۱۶۱۹۹ ہیں۔ شیخ کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے (۶۹) برس بعد شہادت امام حسن عسکری علیہ السلام انتقال کیا۔ یعنی بعض ایام حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اور کل زمانہ غیبت صغریٰ دیکھا۔ آپ کی وفات ۳۲۹ھ میں بمقام بغداد ہوئی۔ اسی سال والد شیخ صدوقؒ یعنی علی بن الحسین بابویہ نے وزیر جناب علی بن محمد السمری رحمۃ اللہ علیہ نائب آخر امام عصرؑ نے انتقال فرمایا۔ اور غیبتِ کبریٰ کا زمانہ شروع ہوا۔ کافی کے متعلق روضات الجنات میں ہے کہ امام عصرؑ نے فرمایا۔ کہ "کَافٍ لِشِیْعَتِنَا"

اور اسی کتاب میں ہے کہ حاکم بغداد نے آپ کی قبر کھود وائی تو کفن پر بھی داغ نہ لگا تھا. چنانچہ اس نے قبہ تعمیر کرا دیا۔ آپ کی شہرت جزیرۂ خضرا میں بھی ہے۔

ابن بابویہ علیہ الرحمہ

علامہ علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ (والد الشیخ صدوق)

وفات ۳۲۹ھ۔ ابن بابویہ نے قم میں منصور ابن حلاج کو دعویٰ وکالت حضرت صاحب الزمان علیہ السلام پر ذلیل وخوار کیا اور وہ قم سے نکل گیا۔ اور کلمہ طیبہ وروضات الجنات اور لؤلؤہ میں احتجاج طبرسی سے نقل کیا ہے۔ کہ امام حسن عسکریؑ نے نامہ لکھا۔ علی بن بابویہ کو اور بعد حمد وصلوٰۃ کے یہ تحریر فرمایا۔

اوصیک یاشیخی ومعتمدی وفقیهی ابا الحسن علی بن الحسین القمی وفّقك الله لمرضاته وجعل من صلبك اولادا صالحین بتقوی الله.

پھر آخر میں تحریر فرماتے ہیں:۔

فاصبر یاشیخی وامر جمیع شیعتی بالصبر.

تا آنکہ تحریر فرمایا۔

والسلام علیك وعلی جمیع شیعتنا ورحمة الله وبرکاته.

یعنی اے میرے شیخ ومعتمد وفقیہہ ابوالحسن علی بن حسین قمی خدا تم کو اپنی مرضی پر چلنے کی توفیق عطا کرے اور تمہاری صلب سے بھی نیک اولاد پیدا کرے. میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں. اے میرے شیخ صبر کرو۔ اور تمام شیعوں کو صبر کی تلقین کرو۔ تم پر سلام ہو اور ہمارے تمام شیعوں پر سلام ہو۔

منتہی المقال میں کہ ابن بابویہ نے جناب حسین بن روحؒ نائب سوم امام عصرؑ سے ملاقات کی اور پھر ان کو خط لکھا بدست علی بن جعفر الاسود۔ اور اس میں لکھا کہ یہ رقعہ میرا جناب صاحب امر علیہ السلام تک پہنچا دو۔ اور رقعہ میں

لکھا تھا کہ آپ میرے لئے دعائے عطائے فرزند فرمائیں۔ جواب ملا کہ دعا مستجاب ہوئی۔ دو پسر نیک بخت پیدا ہوں گے۔ (۱) ابو جعفر محمد شیخ صدوق (۲) ابو عبداللہ ابن بابویہ نے جس سال انتقال فرمایا اس سال ستارے بہت ٹوٹے۔ کلینیؒ علی بن محمد سمریؒ وکیل آخر صاحب الزمان علیہ السلام نے بھی اسی سال انتقال فرمایا۔ بعض اصحابِ شیعہ سے منقول ہے کہ ہم لوگ خدمتِ علی بن محمد سمریؒ میں بیٹھے تھے انہوں نے فرمایا کہ خدا رحم کرے علی بن بابویہ پر۔ کسی نے کہا وہ زندہ ہیں۔ فرمایا کہ آج وہ انتقال کر گئے۔ وہ دن لکھ لیا گیا۔ خبر آئی تو معلوم ہوا کہ اسی تاریخ انتقال فرمایا۔ سنہ ۳۲۹ھ (سنہ وفات)

شیخ صدوقؒ

علامہ محمد بن بابویہ یعنی شیخ صدوقؒ (مؤلف کتاب من لایحضرہ الفقیہ)

انوار نعمانیہ تالیف محدث شہیر سید نعمت اللہ جزائری رحمۃ اللہ علیہ میں ہے شیخ صدوق کا نام بھی حضرت حجت نے رکھا تھا۔ ناحیہ مقدسہ سے جو توقیع صادر ہوئی تھی اس کے الفاظ یہ تھے۔

قَدْ قبل اللّٰہ الدّعاء وسیُولد لک ولدانِ

---

(۱) رسالہ تبصرۃ الایمان مؤلفہ محمد مہدی بن سید طالب علی جونپوری میں ہے کہ علی بن الحسین ابن بابویہ والد شیخ صدوقؒ کے کوئی اولاد نہ ہوتی تھی اور یہ علی بن الحسین اجلا و اعاظم اصحاب سے تھے۔ دخترِ عم محمد بن موسیٰ بن بابویہ سے ان کی شادی ہوئی تھی بعریضہ حضرت حجۃ کی خدمت میں لکھا اور بتوسط ابوالقاسم بن روح عرض و استدعا کی کہ اولاد ذکور سے کرامت ہو۔ جواب عریضہ بخط مبارک تحریر فرمایا۔ اس میں لکھا تھا۔

انک لاترزقُ من ھذہٖ وستملک جاریۃ دیلمیۃ وترزق منھا ولدین خیرین صالحین فقیھین فاضلین۔

(ترجمہ) اس عورت سے تم صاحب اولاد نہ ہو گے۔ اور قریب ہے کہ تمہارے عقد میں کنیز دیلمیہ آئے جس سے دو پسر صاحب خیر۔ نیکوکار۔ فقیہہ اور فاضل پیدا ہوں گے

فَسَمَّوَا اَحَدَهُمَا مُحَمَّدًا وَالْاٰخَرَ حُسَیْنًا۔ اللہ نے دعا سن لی اور عنقریب تمہارے یہاں دو فرزند پیدا ہوں گے۔ ایک کا نام محمد دوسرے کا حسین رکھنا۔ یہ تو قبع مقدس شیخ صدوق کے پاس تھی اور وہ اس پر فخر کرتے تھے۔ شیخ صدوق نے ۳۸۱ھ میں انتقال فرمایا۔ رے میں دفن ہوئے۔ زمانہ فتح علی شاہ قاچار میں بارش کی وجہ سے ان کی قبر میں سوراخ ہو گیا۔ مرمت کیلئے قبر کھودی گئی تو آپ کا بدن صحیح و سالم تھا۔ ناخنوں پر اثر خضاب تھا۔ یہ واقعہ ۱۲۳۸ھ کا ہے۔ بادشاہ مع اعیان سلطنت تہران سے گئے۔ روضہ مزین تعمیر کرایا۔ آپ کی شہرت جزیرہ خضرا میں ہے۔

شیخ الطائفہ ابو جعفر محمد بن حسن طوسیؒ (مؤلف تہذیب و استبصار)

ولادت ۳۸۵ھ وفات ۴۶۰ھ۔ آپ کے فخر کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ مذہب شیعہ کی شہرۂ آفاق کتب اربعہ میں سے دو کے آپ مؤلف ہیں۔ شیخ مفیدؒ، سید مرتضیٰ سے تلمذ حاصل ہے۔ چنانچہ پانچ سال شیخ مفیدؒ کے ساتھ۔ اٹھائیس سال سید مرتضیٰ علم الہدیٰ کے ساتھ گزارے۔ سید رحمۃ اللہ کی وفات کے بعد چوبیس سال زندہ رہے۔ خلفا کی طرف سے آپ کو کرسی ملی تھی جس پر بیٹھ کر آپ خاص و عام کے سامنے علمی مباحثے کرتے تھے۔ آپ کی تفاسیر آسمان علم پر چاند و سورج کی طرح درخشاں ہیں۔ تفسیر میں تبیان، حدیث میں تہذیب و استبصار۔ فقہ میں نہایۃ، مبسوط، خلاف کتاب الجمل، والعقود، اصول میں عدہ، رجال میں فہرست، الاختیار۔ کلام میں تلخیص الشافی اور مفصح فی الامامۃ اور کتاب الغیبۃ۔ عبادات میں مصباح متہجد اور مختصر مصباح۔ آخر عمر میں نجف اشرف سکونت اختیار کی۔ چنانچہ مقابل روضہ مبارکہ شاہ نجف اپنے گھر میں دفن ہوئے۔ جہاں آج ایک عظیم الشان مسجد "مسجد طوسی" کے نام سے مشہور ہے۔

شیخ مفید علیہ الرحمۃ

ابو عبداللہ محمد بن نعمان بغدادی معروف بہ شیخ مفید۔ ولادت ۳۳۶ھ

وفات ۴۱۳ھ۔ آپ کی ریاست پر سب کا اجماع تھا۔ آپ کا علم و فضل و فقہ و عدالت موافق مخالف سب کے نزدیک مسلم تھی۔ حدیث و فقہ کلام میں اپنا جواب نہیں رکھتے تھے۔ علمائے اہل سنت نے آپ کی تعریف حسب ذیل الفاظ میں کی ہے:۔

"یہ شیعوں کے شیخ المشائخ، رئیس کلام و فقہ مناظرہ تھے۔ ہر مذہب و ملت والوں سے مناظرہ کرتے تھے۔ بہت خیرات دینے والے، بہت خشوع کرنے والے اور کثیر الصلوٰۃ و صوم تھے۔ لباس معمولی پہنتے۔ بوڑھے سبزہ رنگ لانعرانداز تھے ۷۶ سال زندگی کی۔ آپ کی تصانیف کی تعداد ۲ دو سو سے زیادہ ہے۔ آپ کے جنازہ میں ستر ہزار رافضیوں نے مشایعت کی۔ اپنے وقت کے بڑے زاہدوں میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ اور ہر وقت علم کی طرف متوجہ رہتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ کوئی شیعہ امامی ایسا نہیں جس پر ان کا احسان نہ ہو۔ شریف ابو یعلی جعفری جو شیخ مفیدؒ کے داماد تھے، بیان کرتے ہیں کہ شیخ مفیدؒ رات کو ذرا سی دیر کے لیے پلک جھپکا لیتے تھے۔ اس کے بعد ساری رات نماز یا مطالعہ یا تلاوتِ قرآن شریف میں بسر کر دیتے تھے۔" انتہیٰ

علامہ سید مرتضیٰ علم الہدیٰ نے آپ کی نماز جنازہ میدان اشنان بغداد میں ادا کی۔ شیخ طوسیؒ فرماتے ہیں کہ جس قدر تشییع اور گریہ و بکا مفیدؒ کی وفات کے روز ہوا۔ ایسا پھر کبھی نہیں دیکھا گیا۔ آپ کے جنازہ پر ہر موافق و مخالف گریہ کر رہا تھا۔ روضہ کاظمین میں آپ کا مزار ہے۔

آپ کی وفات کے بعد آپ کی قبر مبارک پر حسب ذیل مرثیہ خود بخود لکھا ہوا پایا گیا۔ جس کے متعلق علماء نے فرمایا ہے کہ یہ خود صاحب الزمان علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

لاصوت الناعی بفقدك انه
یوم علی آل الرسول عظیم
ان کنت قد غبت فی حدث الثریٰ
فالعدل والتوحید فیك مقیم
والقائم المهدی یفرح کلما
تلیت علیك من الدروس علوم

سیّد مرتضیٰ علم الہدیٰ

ابوالقاسم علی بن حسین مرتضیٰ علم الہدیٰ۔ ولادت ۳۵۵ھ وفات ۴۳۶ھ
علم الہدیٰ کا لقب خود امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کا عطا کردہ ہے[1]
آپ کا سلسلہ نسب صرف پانچ واسطوں سے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔ علم وادب وفقہ واصول وتفسیر تمام علوم میں استاد زمانہ تھے۔ ہر فن میں آپ کی کتابیں آج تک شہرۂ آفاق سمجھی جاتی ہیں۔ موافق ومخالف ہر ایک کو آپ کی بزرگی وشرف وقابلیت کا معترف ہے۔ خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں آپ کی مدح کی ہے۔ اور آپ سے اخبار نقل کی ہیں۔

---

[1] وزیر ابوسعید بیمار ہوا۔ تو اس نے خواب میں حضرت امیر المومنینؑ کو دیکھا کہ فرماتے ہیں۔ کہ علم الہدیٰ سے کہو کہ وہ تم پر دم کر دیں تاکہ تم اس مرض سے نجات حاصل کرو۔ وزیر مذکور نے کہا کہ کون علم الہدیٰ؟ حضرت نے ارشاد فرمایا علی بن الحسین موسوی وزیر یہ رویائے صادقہ دیکھ کر بیدار ہوا۔ اور اس نے سید مرتضیٰ کو خط لکھا۔ مگر سید علیہ الرحمہ نے جواب دیا کہ میں اس لقب کے لائق نہیں ہوں۔ جب یہ خبر خلیفہ قادر باللہ کو معلوم ہوئی تو اس نے خط لکھا کہ یہ لقب آپ کے جد نے آپ کو عطا فرمایا ہے اس کو قبول کر لیں۔ (کنیٰ والالقاب)

ابن خلکان لکھتا ہے:-

"آپ طالبین کے نقیب (سردار) علم کلام و ادب و شعر میں امام مانے جاتے تھے۔ آپ سید رضی جامع نہج البلاغہ کے بھائی ہیں"

شیخ عزالدین احمد بن مقبل کہا کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص یہ قسم کھائے کہ سید مرتضیٰ عربوں سے زیادہ عربی کے عالم تھے تو وہ گنہگار نہ ہوگا۔ شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ جب بھی سید مرتضیٰ کا نام نامی لیتے تھے تو صلوات اللہ علیہ ضرور کہتے تھے۔ اور اپنے شاگردوں کی طرف متوجہ ہو کر کہتے تھے کہ مرتضیٰ پر صلوات کیونکر نہ بھیجی جائے! آپ نے اپنی وفات کے بعد ۸۰ ہزار کتابیں چھوڑیں جو یا تو آپ کی تصنیف تھیں یا آپ ان کا مطالعہ کر چکے تھے۔

ایک کتاب آپ کی تصنیف ہے جس کا نام "ثمانین" (یعنی اسّی) ہے اسی طرح ہر چیز جو آپ نے چھوڑی اس کی تعداد اسّی تک پہنچتی ہے۔ عمر بھی آپ کی ۸۰ سال اور چند ماہ تھی۔ اس لئے آپ کا ایک لقب ثمانینی بھی ہے۔ حکومت میں آپ اتنے محترم تھے کہ منصب قضا اور امارت حج و حرمین پر پورے ۳۰ سال فائز رہے بغداد میں وفات پائی۔ روضہ کاظمین کے پاس سونپے گئے۔ پھر آپ کا جسد مبارک کربلائے معلیٰ لے جا کر دفنایا گیا۔ آپ کی حسب ذیل مشہور کتابیں ہیں:-

شافی (بحث امامت میں) ذخیرہ۔ جمل العلم والعمل۔ ذریعہ۔ کتاب الطیف والخیال۔ کتاب الشیب والشباب۔ کتاب الغرر والدرر۔ تنزیہ الانبیاء

آپ کا ایک عظیم دیوان بھی ہے جس میں بیس ہزار سے زیادہ شعر ہیں۔ صفحات گذشتہ میں گذر چکا ہے کہ شیخ الطائفہ ابو جعفر طوسیؒ کو آپ سے شرف تلمذ حاصل تھا۔

(کنیٰ والالقاب)

شریف رضی (جامع نہج البلاغہ)

ابوالحسن محمد بن حسین ملقب بہ شریف رضی۔ ولادت ۳۵۹ھ وفات ۴۰۶ھ

برادر سید مرتضیٰ علم الہدیٰ سابق الذکر۔ یہ دونوں بھائی آسمانِ شیعیت کے آفتاب و ماہتاب ہو کر چمکے، جیسا ان دو بھائیوں نے دنیا و دین اور آخرت کی عروج پایا ان کے بعد کسی کو نصیب نہ ہوا۔ آپ کا لقب اشعر الطالبین بھی ہے۔ حافظ قرآن بھی تھے۔ مقام علمی اسی سے ظاہر و باہر ہے کہ آپ کی جمع کردہ کتاب نہج البلاغہ کے متعلق آج تک بعض علمائے اہلسنت کو شبہ ہے کہ یہ آپ کی تصنیف ہے حالانکہ یہ شبہ بے بنیاد ہے کیونکہ آپ نے جو کچھ اس میں جمع کیا ہے وہ سید رضیؒ کی ولادت سے قبل خود اہلسنت کی کتب میں متفرقاً موجود تھا۔

ان دونوں بھائیوں کی جلالت قدر پر یہ واقعہ کافی ہے کہ جو ابن ابوالحدید معتزلی شارح نہج البلاغہ نے تحریر کیا ہے کہ ایک رات کو شیخ مفیدؒ نے خواب میں دیکھا کہ وہ محلہ کرخ کی مسجد میں بیٹھے ہیں ناگاہ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ حسن و حسین علیہما السلام کی انگلیاں پکڑے اندر داخل ہوئیں اور دونوں شہزادوں کو شیخ مفیدؒ کے سپرد فرمایا۔ کہ ان کو فقہ کی تعلیم دو۔ یہ خواب دیکھ کر شیخ مفیدؒ چونک پڑے اور صبح تک بڑے حیران رہے جس وقت صبح طالع ہوئی اور شیخ مسجد میں درس دینے گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک معظمہ کنیزوں کے جھرمٹ میں داخل مسجد ہوئیں۔ دو صاحبزادے ان کی انگلیاں تھامے ہوئے تھے۔ شیخ مفید ان کو دیکھتے ہی سر و قد تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اس خاتون نے فرمایا کہ شیخ! میں بچوں کو تمہارے پاس اس لئے لائی ہوں کہ تم ان کو فقہ کی تعلیم دو۔ یہ خاتون سید مرتضیٰ و سید رضی کی والدہ فاطمہ بنت حسین تھیں۔ یہ سنکر شیخ مفیدؒ رونے لگے اور اپنا خواب بیان کیا۔

آپ نے بغداد میں وفات پائی۔ روضہ کاظمین کے پاس ایک خوب صورت مسجد میں آپ کا مزار زیارت گاہ خواص و عوام ہے۔ آپ کے جنازہ پر سید مرتضیٰ شدت غم کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکے۔ بلکہ ان کی وفات ہونے میں اپنے جد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے روضہ پر چلے گئے۔ اور وہاں روتے رہے۔ بھائی کے

من سید رضی نے جو مرثیہ کہا ہے اس کے دو شعر یہاں پر نقل کئے جاتے ہیں :-

للرجال بفجعة جذمت یدی ووددت لو ذهبت علی براسی

للہ عمرك من قصیر طاهر ولرب عمر طال باد ناس

یعنی مجھ پر ایسی مصیبت پڑی جس نے میرے دونوں ہاتھ کاٹ ڈالے کاش کہ اس کے بدلہ میرا سر کٹ جاتا ۔ ہائے کس کمسنی میں تجھ کو موت آ گئی۔ درانحالیکہ تم پاک و پاکیزہ رہے۔ اور کتنے لوگ اپنی طویل عمر برائیوں سے وابستہ کر دیتے ہیں۔

نصیر الدین طوسی

نصیر الدین محمد بن محمد طوسی مشہور بہ محقق طوسی۔ ولادت ۵۹۷ھ وفات ۶۷۲ھ۔ فلسفہ و منطق و ہیئت جغرافیہ میں یگانہ روزگار تھے آپ کے علم و فضل کے آگے موالف و مخالف کی گردنیں خم تھیں۔ علامہ علی جیسی فرد فرید آپ کی شاگرد تھی۔ مقام طوس میں پیدا ہوئے وہیں بڑھے پڑھے اور کمال حاصل کیا۔ آپ نے علم کلام کی مشہور کتاب تالیف فرمائی جس کا نام تجرید الکلام ہے۔ جس کی ایک شرح علامہ حلی نے دوسری شرح سنی عالم قوشجی نے تحریر کی ہے۔ اور اس میں بہ این الفاظ اس کتاب کی تعریف کی ہے۔

"یہ کتاب عجائب و غرائب سے بھری ہوئی ہے۔ حجم میں کم ہے علم میں زیادہ ہے۔ آئمہ فن میں مقبول ہے آج تک علماء نے ایسی کتاب نہیں دیکھی۔ یہ کتاب دوپہر کے سورج کی طرح درخشاں ہے۔"

اس کے علاوہ حسب ذیل کتب بھی آپ کی تصنیف ہیں :-

تذکرہ نصیریہ (ہیئت) ۔ اخلاق ناصریہ ۔ آداب متعلمین ۔ اوصاف الاشراف ۔ قواعد العقائد ۔ تحریر المجسطی ۔ تحریر اصول ہندسہ ۔ تلخیص المحصل ۔ حل مشکلات اشارات ابن سینا ۔

آپ ہی اسلام میں وہ پہلے عالم ہیں جنہوں نے مراغہ میں ایک عظیم الشان رصد گاہ

مطالعہ نجوم کرنے کے لئے تعمیر کی تھی۔ اس رصد گاہ میں ایک کتب خانہ تھا جس میں
۴ لاکھ سے زیادہ نادر روزگار کتابیں تھیں۔ اس رصد گاہ میں بہت سے علماء آپ
کے معاون تھے۔ مثلاً قطب الدین شیرازی مؤید الدین عرضی وغیرہ۔

آپ کے علم و اخلاق کا یہ حال تھا کہ ایک شخص نے ایک دفعہ آپ کو ایک خط
بھیجا جس میں آپ کو (معاذ اللہ) کلیب بن کلب سے خطاب کیا گیا تھا۔ یہ خط دیکھ
آپ نے بالکل برا نہ منایا۔ قلم اٹھا کر تحریر فرمایا۔ تمہارا مجھ کو کلب بن کلب کہنا غلط
نہیں ہے۔ کیونکہ کتا ایک چوپایا ہے بھونکنے والا، لمبے ناخن والا، اس کے برخلاف
میں راست قامت، نمایاں پوست، عریض ناخن والا، ناطق و ضاحک ہوں
تو میرے فضول ہیں۔ خواص اس کے علاوہ ہیں۔ وہ شخص یہ جواب پاکر خجل ہوا۔

بغداد میں انتقال کیا۔ جوار امام موسیٰ کاظم اور محمد جواد علیہما السلام میں دفن ہوئے
رحمہ اللہ تعالیٰ۔

علامہ حلّی

شیخ جمال الدین ابو منصور حسن بن یوسف بن علی بن مطہر حلّی۔ ولادت ۶۴۸ھ
وفات ۷۲۶ھ علم و فضل کے اس درجہ پر فائز ہوئے کہ جب بھی مطلقاً علامہ کہا جائے
تو اس سے علامہ حلّی مراد ہوتے ہیں۔ رئیس علماء شیعہ اور مجدد ملت جعفریہ تھے
کمسنی میں درجہ علم و اجتہاد پر فائز ہو گئے۔ نصیر الدین طوسیؒ کے شاگرد تھے۔ بغداد میں
شاہ خدا بندہ کے دربار میں طلب کئے گئے علمائے اہل سنت سے زبردست مناظرہ
ہوا جس میں بڑی خوبصورتی سے مذہب جعفری کی اولیت اور مذاہب اربعہ (حنفی
شافعی، مالکی، حنبلی) کا تاخر ثابت فرمایا۔ نتیجہ میں خدا بندہ نے مذہب حق قبول کیا۔ آپ
کے تالیفات میں قواعد، تبصرہ، تذکرہ، مختلف الشیعہ، منتہی۔ تحریر (فقہ) شرح
تجرید (کلام) کشف الیقین (فضائل امیر المومنینؑ) ہیں۔ ایک کتاب مسمّٰی بہ الفین تحریر
فرمائی جس میں حضرت علی علیہ السلام کی خلافت بلا فصل پر پونے دو ہزار دلیلیں

ع کی ہیں۔
نجفِ اشرف میں حضرت علی علیہ السلام کے زیرِ منارہ مزار شریف ہے۔

شہیدِ اوّلؒ

شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن جمال الدین مکّی دمشقی عاملی مولف کتاب لمعہ دمشقیہ ولادت ۷۳۴ھ وفات ۷۸۶ھ۔ مکہ و مدینہ بغداد و دمشق میں چالیس سال تک درس و تدریس میں مشغول رہے۔ محبّت اہلِ بیت میں قید کئے گئے۔ ایک سال تک قلعہ شام میں حبس رہے۔ قید خانہ ہی میں اپنی مشہور کتاب لمعہ دمشقیہ تالیف فرمائی۔ اس وقت آپ کے پاس مختصر النافع کے علاوہ اور کوئی کتاب نہ تھی۔ آخر میں قاضی برہان الدین مالکی و عباد بن جماعۃ شافعی کے فتوے پر بید مرو شاہ دمشق کے حکم سے آپ کو سزائے موت سنائی گئی۔ کچھ جھوٹے الزامات عائد کئے گئے۔ اور کہا کہ اگر توبہ کر لو تو آزاد کر دیا جائے گا۔ آپ نے الزامات اور توبہ دونوں سے انکار کیا۔ آخر میں آپ کو پہلے تلوار سے قتل کیا گیا پھر لاش دار پر کھینچی گئی۔ اس کے بعد جلا دی گئی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ مالکی صاحب نے پہلے وضو کیا پھر دو رکعت نماز پڑھی بعد ازاں شیخ کے قتل کا فتوے دیا تھا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار!

آپ کے تصانیف میں سے لمعہ دمشقیہ، ذکریٰ، دروس، غایۃ المراد، قواعد وغیرہ ہیں۔

شہیدِ ثانیؒ

شیخ زین الدین بن نور الدین عاملی معروف بہ شہید ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ ولادت ۹۱۱ھ وفات ۹۶۵ھ مشہور علمائے شیعہ میں سے ہیں۔ فریقین کی فقہ و حدیث و تفسیر پر عبور کامل رکھتے تھے۔ شام و حجاز و مصر کے فقہاء سے استفادہ کیا۔ کمال حاصل کرنے بعد قسطنطنیہ آئے اور ۱۸ روز میں ایک رسالہ لکھ کر قاضی شہر کی خدمت میں پیش کیا۔

یہ قاضی ایک مردِ فاضل تھا اس نے شیخ کی کافی قدر کی۔ اور خود بھی کئی مباحثے کر کے ان
اطمینان کر لیا۔ تو حکومت وقت سے سفارش کر دی چنانچہ حکومت سے آپ کا وظ
معین ہو گیا اور بعلبک کا ایک مدرسہ سپرد کر دیا گیا جہاں آپ مذاہب خمسہ کی تدریس
کرتے تھے۔ رفتہ رفتہ شہرت اتنی بڑھی کہ ہر فرقے کے مفتی اعظم مانے جانے لگے
اس کے باوجود تواضع کی یہ کیفیت تھی کہ رات کو متعلقین کے لئے سودا سلف خر
تھے۔ صبح کو مسجد میں نماز پڑھا کر جب درس و تدریس کے لئے بیٹھتے تو معلوم ہوتا
کہ علم کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ ساری عمر تقیہ میں بسر کی۔ ۱۰۰۰ھ میں یہ زنہ فاش ہوا۔ یہ زنہ
وہ تھا کہ شرح لمعہ کی تالیف میں مشغول تھے۔ خواب میں سید مرتضیٰ علم الہدیٰؒ کو دیکھا
کہ انہوں نے علماء کی دعوت کی ہے جس میں بہت سے علماء بیٹھے ہیں۔ جب شیخ
وہاں پہنچے تو سید مرتضیٰ نے ان کی بہت تعظیم و تکریم کی اور ہاتھ پکڑ کر شہید اول
پہلو میں لا کر بٹھا دیا۔ یہ خواب دیکھ کر آنکھ کھلی۔ تو اپنے ایک محرم راز سے بتلایا کہ
شہید ثانی میں ہوں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حج کے لئے مکہ گئے ہوئے تھے۔ مسجد حرا
میں نماز عصر پڑھ کر فراغت پائی تھی کہ شاہ قسطنطنیہ کے حکم سے گرفتار کیے گئے
دنوں مکہ میں قید رہنے کے بعد قسطنطنیہ لائے گئے اور رستم پاشا وزیر شاہ قسطنطنیہ کے
حکم سے بجرمِ تشیع سمندر کے کنارہ لے جا کر گردن ماردی گئی۔ امام حسینؑ کی تاسی
میں تین روز تک لاشہ بے گور و کفن پڑا رہا۔ ترکمانوں کی ایک جماعت نے رات کو دیکھا
کہ اسی جگہ سے کچھ انوار آسمان پر آ جا رہے ہیں۔ صبح کو انہوں نے اکٹھا ہو کر دفن کیا وہیں
ایک قبہ تعمیر کیا۔ آپ کے تالیفات میں روضہ بہیہ در شرح لمعہ دمشقیہ، منیۃ المرید
فی آداب المفید والمستفید، اسرار الصلوٰۃ، رسالہ استیضاحیہ در واجبات عینیہ، رسالہ در
وجوب صلوٰۃ جمعہ، روض الجنان در شرح ارشاد علامہؒ، مسالک الافہام شرح
شرائع الاسلام، مقاصد علیہ وغیرہ ہیں۔

(کنیٰ والالقاب، فہرست کتب خانہ امام رضاؑ)

شہید ثالث

قاضی سید نور اللہ بن شریف الدین حسینی مرعشی شوشتری۔ ولادت ۹۵۶ھ وفات ۱۰۱۹ھ شیخ علی حزین نے اپنی کتاب تذکرہ میں آپ کی بابت لکھا ہے کہ آپ اکبر شاہ ہندوستان کے عہد میں ایران سے آئے۔ آپ اپنے مذہب کو پوشیدہ کئے رہے۔ مذاہب اربعہ کی فقہ میں ماہر کامل تھے۔ جب بادشاہ آپ کی استعداد علمی اور تبحر سے واقف ہوا۔ تو آپ کو قاضی القضاۃ کے منصب پر فائز کیا۔ سید نے یہ منصب باین شرط منظور کیا کہ وہ وقت فیصلہ و فتویٰ مذاہب اربعہ اہلسنت میں سے کسی ایک کے پابند نہیں رہیں گے بلکہ ان کو ان چاروں میں سے کسی ایک کے مطابق فتویٰ دینے کا اختیار ہوگا۔ بادشاہ نے منظور کر لیا۔ ایک عرصہ تک لاہور میں مسند قضا پر متمکن رہے۔ جب فیصلے کرنا شروع کئے تو وہ سب مذہب امامیہ کے مطابق ہوتے تھے۔ چغل خوروں نے بادشاہ سے شکایت کی۔ بادشاہ نے جب ان سے سوال کیا تو انہوں نے ہر فیصلے کو سنیوں کے مذاہب اربعہ میں سے کسی ایک کی کتاب سے نکال کر دکھلا دیا اور جان بچ گئی۔ جب اکبر کا انتقال ہو گیا اور اس کی جگہ پر جہانگیر بیٹھا تو پھر لوگوں نے ان کی شکایت کی۔ مگر جہانگیر نے بھی کان نہ دھرا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ آپ اپنی مشہور کتاب مجالس المومنین کی تالیف میں مشغول تھے۔ آخر میں یہ حیلہ اختیار کیا گیا کہ ایک شخص آپ کے شاگردوں میں داخل ہو کر دھوکہ سے وہ کتاب خلوت خانہ سے نکال لیگیا۔ پھر یہ کتاب علمائے وقت نے جو قاضی صاحب کی شہرت اور عزت سے جلے ہوئے تھے۔ بادشاہ کے سامنے پیش کر دی۔ بادشاہ جہانگیر نے سزا کا اختیار انہی کو دے دیا۔ اب کیا تھا سخت ترین سزا تجویز کی گئی۔ سو خاردار دُرّے، گدی سے زبان نکالی جائے۔ ٹکٹکی پر باندھ کر دُرّے لگائے جائیں۔ پیری کا عالم، ابھی پندرھواں کوڑا لگا تھا کہ طائر روح نے مقام سدرہ میں پناہ لی۔ مگر مردہ جسم پر باقی تعداد پوری کی گئی۔ اور گدی سے زبان بھی نکال دی گئی۔ ان کا لاشہ بھی تین روز تک مزبلہ پر پڑا رہا۔ کچھ

لوگوں نے جناب فاطمہ زہراؑ کو خواب میں دیکھا کہ فرماتی ہیں وہ "میرا فرزند بے گور و کفن منزلیہ پر پڑا ہے"۔ چنانچہ ان لوگوں نے بصد احترام جنازہ اٹھایا۔ اور نماز پڑھ کر دفن کر دیا۔ یہ واقعہ اکبر آباد معروف بہ آگرہ کا ہے۔ آج بھی آپ کا مزار وہاں مرجع خاص و عام ہے۔ نور اللہ حقیقتاً وہ نور تھے جو قدرت نے اہل ہند کے لئے فروزاں کیا تھا۔ آج اقطار ہند و پاکستان میں جو کچھ بھی علم و ایمان کے چرچے ہیں وہ نور اللہ شوشتری ہی کے انفاس قدسیہ اور ان کی قربانی کا ثمر ہیں۔ کیونکہ ان ہی نے ان دیار میں مذہب حق کی بنیاد رکھی ہے۔

آپ کے تالیفات میں مجالس المومنین، احقاق الحق، مصائب النواصب، صوارم مہرقہ در جواب صواعق محرقہ، عقائد امامیہ وغیرہ ہیں۔

شہید رابع

شیخ محمد تقی بن محمد برغانی قزوینی شہید رابع۔ وفات ۱۲۶۳ھ۔ فحول علمائے امامیہ اور بڑے مجتہد تھے۔ ایران کے ایک قریہ برغان میں پیدا ہوئے۔ اس کے بعد قزوین میں رہائش اختیار کی۔ پھر قم و اصفہان میں علمائے وقت کی مجالس درس میں حاضر ہوئے۔ جہاں فقہ و اصول و حکمت و کلام کی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد نجف اشرف چلے گئے۔ سید علی صاحب ریاض سے تلمذ حاصل کیا۔ ۱۲۴۲ھ میں شیخ جعفر کاشف الغطا کی معیت میں جہاد میں بھی شریک ہوئے۔ پھر موصوف سے اجازہ لے کر فتح علی شاہ قاچار کے زمانہ میں ایران واپس آ گئے۔ اور قزوین میں مقیم ہوئے جہاں مجلس درس قائم کی۔ تصنیف و تالیف میں مشغول رہے۔ راتوں کو عبادت الٰہی، دن میں درس و تصنیف میں بسر کرتے تھے۔

یہ وہ زمانہ تھا جب کہ ایران میں شیخیت و بابیت نے سر اٹھایا تھا۔ چنانچہ موصوف نے اس کے خلاف شدت سے وعظ کرنا شروع کیا اور بابیوں کے کفر کا فتوا دے صادر کیا جو ان کی جان کی قیمت پر تمام ہوا۔ ایک رات کو اپنی مسجد میں مصروف

گریہ و بکا تھے۔ کہ کچھ لوگ اندر داخل ہوئے اور خنجروں سے جسم اقدس کو چھلنی کر دیا۔ آپ فوراً مسجد کے باہر آ گئے تاکہ خون خانہ خدا میں نہ بہے۔ جونہی دروازہ پر پہنچے غش کھا کے گر پڑے۔ قاتل اپنا کام کر کے بھاگ گئے۔ دوسرے لوگ جو موقعہ پر پہنچ گئے تھے اٹھا کر گھر لائے دو روز زندہ رہے مگر نہ کسی سے بات کر سکتے تھے نہ آب و غذا سے بہرہ ور ہو سکتے تھے کیونکہ ایک ظالم نے منہ پر بھی وار کیا تھا۔ اسی عالم میں امام حسین علیہ السلام کی تشنگی کو یاد کرتے تھے۔ اور روتے تھے۔ یہاں تک کہ روح اقدس نے قفس عنصری سے پرواز کی۔ قزوین میں دفن ہوئے جہاں آپ کا مزار مشہور و معروف ہے۔

شہید ثالث سے آپ کی مشابہت علاوہ شہادت کے آپ کی کتاب مجالس المتقین بھی ہے۔ کیونکہ شہید ثالث نے مجالس المومنین تحریر فرمائی تھی۔ مجالس المتقین کے علاوہ عیون الاصول۔ منہج الرشاد۔ شرح شرائع مکمل ۲۴ جلدوں میں ہے۔ جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ صاحب جواہر نے اس سے مدد لی ہے۔

شیخ بہائی

شیخ الاسلام بہاؤالدین محمد بن حسین عاملی۔ ولادت ۹۵۳ھ وفات ۱۰۳۱ھ

شیخ عباس قمی نے آپ کو بھی مجدد مذہب جعفری لکھا ہے۔ کیونکہ آپ گیارہویں صدی کے شروع میں ترویج دین فرما رہے تھے۔ تمام فنون و علوم میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ شاہ عباس صفوی نے منصب "شیخ الاسلام" عطا کیا تھا۔ روضہ امام رضا غریب میں دفن ہوئے۔

آپ کے تالیفات میں حبل المتین۔ اربعین۔ جامع عباسی۔ کشکول۔ عروۃ الوثقیٰ۔ مثنوی نان و حلوہ۔ زبدہ۔ صمدیہ۔ خلاصۃ الحساب۔ تشریح الافلاک۔ مفتاح الفلاح در عمل یوم و لیلہ وغیرہ ہیں۔

مقدّس اردبیلی

شیخ احمد بن محمد اردبیلی نجفی وفات ۹۹۳ھ۔ علامہ مجلسی فرماتے ہیں۔ کہ مقدس اردبیلی ورع و تقویٰ زہد و فضل کی جس مسند پر پہنچے ہوئے تھے ان جیسی فرد نہ متقدمین میں دکھائی دیتی ہے نہ متاخرین میں۔ امام عصر عجل اللہ فرجہٗ کی زیارت سے مشرف ہوئے تھے۔ امیر علام بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات کو صحن روضہ امیر المومنین علیہ السلام میں تھا۔ رات کا کافی حصہ گذر چکا تھا۔ اتنے میں میں نے ایک سایہ کو رات کی تاریکی میں روضہ اقدس کی طرف بڑھتے دیکھا جب میں اس سایہ کے قریب گیا تو میں نے پہچانا کہ یہ میرے استاد تقی زکی مولانا شیخ احمد اردبیلی ہیں۔ ان کو دیکھ کر میں نے اپنے کو پوشیدہ کر لیا۔ شیخ بڑھتے بڑھتے حرم کے دروازہ کے پاس آئے جو مقفول تھا۔ مگر جب وہ نزدیک پہنچے تو از خود کھل گیا۔ وہ اندر تشریف لے گئے۔ میں نے دروازہ کے پاس آکر سنا تو اندر سے دو شخصوں کی سرگوشی کرنے کی آواز آرہی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد شیخ روضہ سے باہر آئے اور کوفہ کی طرف روانہ ہوئے میں بھی ان کے پیچھے پیچھے روانہ ہوا۔ یہاں تک کہ ہم مسجد کوفہ میں داخل ہوئے۔ مقدس اردبیلی اس محراب میں آئے جہاں امیر المومنینؑ کی شہادت ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر وہاں توقف فرمایا۔ پھر نجف کی طرف روانہ ہوئے جب مسجد حنانہ کے نزدیک پہنچے تو مجھ کو کھانسی آگئی شیخ نے پلٹ کر دیکھا اور فرمایا تم میر علام یہاں کیا کر رہے ہو؟ میں نے عرض کی میں نجف سے یہاں تک آپ کے ساتھ ہوں۔ آپ کو صاحب قرآن کی قسم دیتا ہوں کہ بیان فرمائیے یہ کیا معاملہ ہے؟ — فرمایا شرط یہ ہے کہ میری زندگی میں کسی سے بیان نہ کرنا۔ میں نے کہا منظور ہے۔ مقدس اردبیلی نے فرمایا کہ میں بعض مسائل پر غور و فکر کر رہا تھا جواب سمجھ میں نہیں آتا تھا اتنے میں میرے ذہن میں آیا کہ

حرم امیرالمومنینؑ میں چلکر اس کا جواب لینا چاہیئے۔ چنانچہ میں حرم میں آیا اور میرے لئے بغیر کلید کے دروازہ وا کر دیا گیا۔ حرم میں میں نے مناجات کی تو میں نے اپنے مولا و آقا کی آواز ضریح کے اندر سے سنی کہ فرما رہے ہیں کہ مسجد کوفہ جاؤ اور قائمؑ سے اس کا جواب دریافت کرو۔ کیونکہ امام عصر وہ ہیں چنانچہ اب میں امام زمانہؑ سے جواب پاکر گھر کی طرف جا رہا ہوں۔

آپ کے زہد و اتقا کے بڑے قصے مشہور و معروف ہیں کہتے ہیں کہ مقدس اردبیلی نے ایک کنویں میں پانی بھرنے کے لئے ڈول ڈالا۔ جب ڈول اوپر کھینچا تو کیا دیکھتے ہیں کہ اس میں جواہرات بھرے ہوئے ہیں۔ آپ نے وہ ڈول کنویں میں انڈیل دیا۔ دوبارہ کھینچا تو پھر جواہرات نکلے۔ پھر انڈیل دیا۔ جب تیسری دفعہ بھی ڈول کھینچنے پر جواہرات ہی برآمد ہوئے تو شیخ احمد کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ سمجھ گئے کہ امتحان ہو رہا ہے۔ کہنے لگے خدایا! "احمد آب می خواہد جواہر نمی خواہد"۔ نجف اشرف میں وفات پائی حضرت کے روضہ کے داہنے منارہ کے نیچے مزار شریف ہے۔ بائیں منارہ کے نیچے علامہ حلیؒ کی قبر ہے۔

آپ کے تصانیف میں آیات احکام۔ مجمع برہان۔ شرح ارشاد۔ حدیقۃ الشیعہ۔ مشہور کتابیں ہیں۔

علامہ مجلسیؒ

شیخ الاسلام علامہ محمد باقر بن محمد تقی مجلسیؒ۔ ولادت ۱۰۳۷ھ وفات ۱۱۱۰ھ مستدرک الوسائل میں ہے کہ اسلام میں کسی کو وہ توفیقات نہیں ملیں جو علامہ مجلسیؒ کو ہاتھ آئیں۔ ایک طرف سے بے پایان تصنیفات چھوڑیں۔ دوسری طرف بلند مرتبہ شاگرد چھوڑے۔ پھر راتوں کو بے حد عبادت و ریاضت بھی کی۔ آپ کے درس سے ایک ہزار علماء و فضلا برآمد ہوئے۔ آپ کی سب سے بڑی

خصوصیت یہ ہے کہ آپ نے تمام احادیث شیعہ کو ایک مجموعہ میں جمع کر دیا جس کا نام بحار الانوار ہے۔ اس عظیم الشان کتاب کی ۲۶ جلدیں ہیں[1]۔

آپ کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ بحار الانوار کے علاوہ دیگر انتہائی مفید فارسی کتب تالیف فرمائیں۔

آپ کی تیسری خصوصیت یہ ہے کہ آپ اپنے عصر میں مومنین اور حکومت وقت کے درمیان رابطہ تھے۔ اور لوگوں کے حوائج پورے ہونے میں ان کی مدد کرتے تھے۔ خلاصہ یہ کہ آپ کے مدارج و مراتب حد سے سوا ہیں۔ علامہ نوری نقل کرتے ہیں کہ صاحب جواہر علیہ الرحمۃ نے بیان فرمایا کہ میں نے خواب میں ایک مکان دیکھا جس میں بہت سے علما جمع ہوئے ہیں دروازہ پر دربانوں کا پہرہ ہے۔ میں جس وقت اندر گیا تو میں نے اس جگہ ہر قسم کے چھوٹے بڑے عالموں سے مملو دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ صدر مجلس میں علامہ مجلسی صدر مجلس میں تشریف فرما ہیں۔ صاحب جواہر فرماتے ہیں کہ یہ دیکھ کر میں نے دربان سے پوچھا کہ ان کو یہ شرف کیسے ملا؟ اس نے جواب دیا کہ یہ آئمہ معصومین کی بارگاہ میں زیادہ معروف ہیں۔ ایران کے شہر اصفہان میں وفات پائی۔ جامع کبیر کے باب قبلہ میں دفن ہیں۔ آپ کی تاریخ ولادت ہے۔ جامع کتاب بحار الانوار۔

آپ کے تالیفات میں بحار الانوار کے علاوہ حیات القلوب۔ عین الحیاۃ۔ حلیۃ المتقین، مرآت العقول شرح کافی، زاد المعاد۔ فرائد الطریقہ۔ جلاء العیون۔ تحفۃ الزائر۔ ملاذ الاخیار۔ شرح تہذیب الاخبار وغیرہ ہیں۔

---

[1] دسویں جلد جو حالات امام حسین علیہ السلام میں ہے۔ اس کا فصیح و بلیغ ترجمہ محقق عصر علامہ جزائری مدظلہ نے ۲ دو جلدوں میں فرمادیا ہے۔ فجزاہ اللہ خیراً۔ مومنین مطالعہ فرمائیں (مولف)

محدث جزائری

محدث شہیر سید نعمت اللہ بن سید عبداللہ جزائری شوشتری ولادت ۱۰۵۰ھ وفات ۱۱۱۲ھ جزائر کے ایک قریہ صباغیہ میں پیدا ہوئے۔ یہ جزائر مشہور جزائر کے علاوہ ہے جو سرزمین عراق میں شہر عمارہ وسوق الشیوخ کے پاس واقع ہے۔ دجلہ و فرات نے وہاں چھوٹے چھوٹے جزیرے سے بنا دیئے ہیں۔ اس بنا پر اس کو جزائر کہتے ہیں۔ سید نعمت اللہ جزائری انہی جزائر کی طرف منسوب ہیں۔

کنیٰ والالقاب میں ہے۔

« والجزائر هنا عبارة عن الناحية الكبيرة والقرى المتصلة الواقعة على شفيرنهر تستر بينها وبين البصرة حسنة الرباع والاقطاع خرج منها جمع كثير من علماء الشيعة ومنهم السيد نعمت الله الموسوى الجزائرى » انتهٰی۔

یہاں جزائر سے مراد وہ سرسبز وشاداب وسیع وعریض رقبہ ہے جو نہر شوشتر کے کنارے شوشتر اور بصرہ کے درمیان واقع ہے۔ اس مقام (جزائر) سے بہت سے علمائے شیعہ نکلے ہیں اور ان میں سے سید نعمت اللہ موسوی جزائری بھی ہیں۔ (کنیٰ والالقاب جلد ۲ صـ ۳۰۴)

آپ کا سلسلہ نسب بارہ واسطوں سے امام ہمام موسیٰ کاظم علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔ ایران وعراق میں سادات جزائر سادات صحیح النسب کا بہت بڑا اور مشہور قبیلہ ہے۔ جن میں اکثر علماء وفضلا ہیں۔

سید نعمت اللہ جزائری جن کو ہم آئندہ ان کے لقب سیّد جزائری کے ساتھ یاد کریں گے۔ ان منفرد علمائے امامیہ میں سے ہیں جنہوں نے مذہب امامیہ کی ترویج میں بڑی زحمتیں برداشت کیں۔

ابھی آپ کی عمر چھ سال سے متجاوز نہ ہوئی تھی کہ قرآن و ادب میں دسترس حاصل ہو گیا تھا۔ گیارہ سال کی عمر میں عراق سے ہجرت کر کے ایران میں شیراز آ گئے جہاں اپنی تحصیلات مکمل کیں۔ اپنی تحصیل کے آخری دور میں اصفہان میں آ گئے جہاں علامہ مجلسیؒ سے تلمذ حاصل کیا۔ علامہ مجلسیؒ کے حلقہ درس میں آپ ارشد تلامذہ شمار ہوتے تھے۔ یہاں تک کہ مجلسیؒ اپنے تالیفات میں ان سے مدد لیا کرتے تھے۔ چنانچہ اہل الآثار مستدرک الوسائل وغیرہ میں ہے۔ کہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے اپنی عظیم کتاب بحار الانوار کی تالیف میں نعمت اللہ جزائری سے مدد لی۔ اور وہ ان کو خاص لطف عنایت و احترام کی نظر سے دیکھتے تھے۔ اور ان کے ہمعصروں میں ان کو فوقیت دیتے تھے۔

سید جزائریؒ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ نے جس زحمت و تکلیف کے ساتھ تحصیل علم کی علماء میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ چنانچہ موصوف اپنی بعض تالیفات میں تحریر فرماتے ہیں کہ زمانہ طالب علمی میں میرے پاس چراغ تک نہ تھا۔ چاندنی راتوں میں ایران کی کڑاکے کی سردیوں کے باوجود کوٹھے پر چاند کی روشنی میں مطالعہ کیا کرتا تھا۔ جب راتیں اندھیری ہو جاتی تھیں تو کمرہ میں آ جاتا تھا جہاں دیوار میں ایک شگاف تھا اس سے ہمسایہ مکان سے ناکافی روشنی آ جاتی تھی۔ ایک دفعہ میں نے کتاب پر خون کے چھینٹے دیکھے تو حیران ہوا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ رات کی سردی نے میرے ہاتھ کاٹ دیئے تھے جن سے خون کے قطرے کتاب پر بہہ گئے اور مجھے خبر نہ ہوئی۔

جس زمانہ میں شوشتر ایران کا پایۂ تخت تھا اس زمانہ میں آپ وہاں کے امام جمعہ و جماعت تھے۔ آج بھی آپ کی اولاد شوشتر و ہویزہ کربلا و نجف پاکستان و ہندوستان میں موجود ہے۔ جن میں بڑی تعداد علماء و فضلا کی ہے۔ ہندوستان میں سرکار مفتی سید احمد علی صاحب قبلہ مجتہد العصر اور پاکستان میں علامہ جزائری مفتی سید طیب آغا صاحب قبلہ مجتہد العصر آپ کی ذریت سے ہیں۔

سید جزائری کے تالیفات میں سب سے اہم شرح تہذیب بارہ جلدوں میں۔ شرح
استبصار دو جلدوں میں ہے۔ افسوس کہ دونوں نادر روزگار کتابیں ابھی تک زیور
طبع سے آراستہ نہیں ہوئیں۔ ورنہ سید کا صحیح مقام لوگوں کے سامنے آتا۔
آپ کے مشہور تصانیف میں انوار نعمانیہ اور زہر الربیع (دو جلدوں میں) بھی ہیں۔
زہر الربیع میں زیادہ تر مطائبات جمع کئے ہیں جو اگرچہ اہل ہند کی افتاد طبع سے
ہٹے ہوئے ہیں مگر اہل خبر جانتے ہیں کہ اہل عراق و اہل ایران بلکہ خود قرآن کے لب و
لہجہ میں یہ طرز گفتگو شائع و ذائع ہے۔ سورۂ تحریم میں جناب مریم کے مقام مدح
میں ارشاد ہوتا ہے:۔ ومریم بنت عمران التی احصنت
فرجها فنفخنا فیه من روحنا (تحریم: ۱۲)
اگر یہی الفاظ اردو میں کسی عورت کے لئے استعمال کیے جائیں تو اس کی
مذمت بن جائیں۔ علاوہ بریں زہر الربیع کے مقدمہ میں سید نے جو اس کتاب
کی وجہ تالیف بیان کی ہے۔ اس سے ان کے مقصد پر روشنی پڑتی ہے چونکہ
اہل علم مطالعہ و تصنیف و تالیف سے گھرے ہوتے ہیں حوادث روزگار بھی
ان کو بالعموم بہت ستاتے ہیں اگر بعض اوقات دماغ کو تفریحی باتوں سے
سکون نہ پہنچایا جائے تو اس کے مختل ہونے کا اندیشہ ہے۔ اسی لئے یہ حدیث
وارد ہے کہ۔
ان الارواح تکل کما تکل الابدان فابتغوا لها
طرائف الحکمة
روحیں بھی اسی طرح ریاضت سے تھک جاتی ہیں جس طرح جسم تھک جاتے
ہیں لہذا ان کے لئے تر و تازہ حکمت کی باتیں فراہم کرو۔
بہر حال غم غلط کرنے کے لئے زہر الربیع سے بہتر کوئی کتاب نہیں۔ اگر
کسی کو شک ہو تو وہ اس کا مطالعہ کرے۔
مذکورہ کتب کے علاوہ آپ کے حسب ذیل تصنیفات ہیں:۔

Marfat.com

قصص الانبیاء۔ نوادر الاخبار۔ شرح صحیفہ کاملہ۔ شرح جامی۔ منبع الحیاۃ۔ مفتاح اللبیب در شرح تہذیب۔ ہدیہ۔ ریاض الابرار فی مناقب الائمہ الاطہار (۳ مجلد) مسکن الشجون۔ غرائب الاخبار۔ مقامات النجاۃ۔ منتہی المطلب حواشی القرآن (۳ مجلد) وغیرہ۔

سید جزائری کا مزار شوشتر کے قریب مقام جائے درد پل دختر) میں زیارت گاہ خاص و عام اور وسیلہ حل مشکلات مومنین ہے۔

حال ہی میں آپ کا روضہ متداول زمانہ سے گر گیا تھا وہاں کے ایک عالم نے خواب میں سیدؒ کو دیکھا فرماتے ہیں میرا روضہ بنوا دو۔ انہوں نے کہا کہ جنگل میں اینٹ پتھر کہاں سے آئے گا۔ جواب دیا روضہ کے پاس ایک ٹیلہ ہے اس کو کھودنا تو اندر سے مطلوبہ سامان دستیاب ہو جائے گا۔ عالم مذکور نے اس مقام پر آکر کھدوایا تو اندر سے اینٹیں برآمد ہوئیں جن سے قبہ کی دوبارہ تعمیر عمل میں آئی۔ لطف یہ کہ نہ ایک اینٹ کم ہوئی نہ زائد۔

علمائے عراق و ایران کے تذکرہ کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اب ہم مختصر الفاظ میں بعض مخول علمائے ہند کا بھی تذکرہ کر دیں جن کی روشنیٔ علم سے آج تک ہم بہرہ اندوز ہو رہے ہیں۔

سابقاً ذکر کیا جا چکا ہے کہ ہندوستان میں علوم اہلبیتؑ کی داغ بیل سید نور اللہ شوشتری شہید ثالث نے ڈالی۔ آپ کے بعد جن علماء نے نور محمدی اور چراغ سرمدی کے فروزاں رکھنے میں حصہ لیا ان میں غفران مآب سید دلدار علی صاحب اعلی اللہ تعالیٰ مقامہٗ کا نام صف اوّل میں ہے۔

غفران مآب سید دلدار علیؒ

محی الملۃ والدین علامہ سید دلدار علی غفران مآب نقوی نصیر آبادی جائسی لکھنوی ولادت ۱۱۶۶ھ وفات ۱۲۳۵ھ آپ کے والد بزرگوار سید محمد معین نصیر آبادی

تھے۔

آپ کے اجداد میں سید ذکریا فاتح نصیر آباد اور اُن کے جد بزرگوار نواب نجم الملک سید نجم الدین سبزاواری فاتح جائس ۴۲۰ھ خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ آپ کی ولادت بمقام قصبہ نصیر آباد روز جمعہ ۱۱۶۶ھ میں ہوئی۔ ۱۱۹۱ھ میں آپ کے والد بزرگوار نے انتقال فرمایا۔ ابتدائی تعلیم آپ کی مولوی سید فتح علی جائسی سید غلام حسین دکنی۔ مولوی حیدر علی سندیلوی سے ہوئی۔ ۱۱۹۳ھ میں سفر عراق کیا۔ وہاں آقا سید محمد باقر بہبہانی مجتہد کربلا۔ آقا سید مہدی طباطبائی بحر العلوم مجتہد نجف۔ آقا سید محمد مہدی شہرستانی مجتہد کربلا سے اجازات حاصل کئے۔ ۱۱۹۴ھ میں مشہد مقدس پہنچے۔ اور آقا محمد مہدی بن ہدایت اللہ اصفہانی شہید رابع طاب ثراہ سے اجازہ حاصل فرمایا۔ لکھنؤ واپس آکر نماز جماعت کی نیو آپ نے ڈالی۔ اور پہلی مرتبہ زمانہ نواب آصف الدولہ بہادر نواب اودھ میں حسن رضا خاں وزیر کے قصر میں ۱۳ رجب ۱۲۰۰ھ کو نماز ظہرین پڑھائی اور ۲۷ رجب ۱۲۰۰ھ کو نماز جمعہ پڑھائی۔ آپ نے اور آپ کی اولاد نے ملک ہند میں مذہب اثنا عشر کی خوب تبلیغ کی۔ آپ نے تیس کتابیں لکھی ہیں جن میں "عماد الاسلام" بہت مشہور ہے۔ ۱۲۲۷ھ میں امامباڑہ غفران مآب واقع لکھنؤ کی تعمیر ہوئی جس میں آپ اور دیگر اولاد و مجتہدین و اکابر شیعہ دفن ہیں۔ آپ کے پانچ صاحبزادے عالم جید ہوئے۔ آپ کی وفات ۱۹ رجب ۱۲۳۵ھ میں بمقام لکھنؤ ہوئی۔ سلطان العلما سید محمد آپ کے جانشین ہوئے۔

مفتی اعظم سید محمد عباسؒ

شمس العلما و درع الناس مفتی اعظم سید محمد عباس شوشتری جزائری لکھنوی۔ ولادت ۱۲۲۴ھ وفات ۱۳۰۶ھ آپ نابغۂ دہر و علامۂ عصر تھے۔ کوئی علم و فن ایسا نہ تھا جس میں آپ کی استادی و بالادستی مسلم نہ ہو۔ آپ کا نسب ۱۷ واسطوں سے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔ اس نسب کے تین خصوصیات ہیں۔

(۱) یہ نسب جس خانوادہ سے منسوب ہے اس کو بلادِ عجم و عرب میں سادات نوریہ یا سادات جزائری کہتے ہیں۔ اور یہ نسب نہایت معزز و محترم ہے

(۲) یہ نسب نہایت کم واسطوں سے امام عالی مقام تک منتہی ہوتا ہے اس کو اصطلاح علم نسب میں "نسب عالی" کہتے ہیں۔

(۳) اس نسب میں جتنے واسطے ہیں وہ سب تقریباً علماء و زہاد عصر ہیں ان خصوصیات کا نسب کم کسی کو نصیب ہوتا ہے۔

آپ کے دادا سید محمد جعفر شوشتری (سید نعمت اللہ جزائری کے پوتے) ایران سے ہندوستان آئے۔ اور لکھنؤ کو اپنا مستقر بنایا۔ ان کے فرزند سید علی اکبر بھی عالم جلیل صاحب تصانیف تھے۔ ان کو خداوند کریم نے ایک گوہر نایاب عطا فرمایا جس کا نام انہوں نے اپنے بھائی کے نام پر محمد عباس رکھا۔ ایرانی تربیت، ماحول کی تاثیر اور توفیق الٰہی کی برکت سے جلد ہی افق عالم پر سورج بن کر چمکنے لگا۔ واجد علی شاہ نے اس دُرِ نجف کو اپنے تاج کا آویزہ بنایا۔ حکومت اودھ کی چیف جسٹسی (قاضی القضاۃ) کا عہدہ پیش کیا۔ جو آپ نے اس شرط پر قبول فرمایا کہ بادشاہ و وزیر کو بھی بوقت ضرورت عدالت شرعیہ میں پیش ہونا پڑے گا۔ یہ شرط واجد علی شاہ نے دل و جان سے منظور کی۔ اور مفتی صاحب قبلہ سریر قضاوت پر جلوہ افروز ہوئے۔ "مفتی" کا لقب دربار عالی سے عطا ہوا۔ جو اس وقت تک ان کی اولاد میں باقی ہے۔ واجد علی شاہ کو سرکار مفتی صاحب قبلہ سے کس حد تک عقیدت تھی وہ شاہ موصوف کے اس منظوم خط سے ہوتی ہے۔ جو انہوں نے مٹیا برج (کلکتہ) سے نظر بندی کے زمانہ میں تحریر فرمایا ہے۔ اس کے بعض شعر ہیں:

سرورِ تاج روحانیاں	سرورِ دل و جان ایمانیاں
نگین سریر عرش رنگین کلام!	پے پس روان مرشد و خوش امام
تمنائے جان غریب اللہ یار	انیس و رفیق و دل غمگسار

سر پا دشاہانِ گردوں وقار	ہمائے بلندی چمن خ بہار
حسام یداللہِ خیبر شکن	ولی سبک خو، امام زمن
آخر میں لکھتے ہیں :-	
ترستا ہوں اس سن میں دیدار کو	مزے کسب نوری کے اغیار کو
پے مجتہد عدالت ہے ضرور	نہ یہ کہ وہ مفتی بھی ہو ذی شعور
تباعد میں بس حال دل ہوگا کیا	اسی واسطے مقتدا حقا بنا
کلام از ادب خالی ہو کیا عجب	بہت اب ستاتا ہے فرط نقب
بتاؤ! کہ کب تک کروگے کرم	کہ ہو نطق پہ پہنچا ہے فرقت سے دم[1]

مفتی صاحب قبلہ کے تبحر علمی کے آگے تمام علمائے عصر سر نیاز جھکاتے تھے تشنگانِ علوم زانوائے ادب تہ کرتے تھے۔ علمی حلقوں میں آپ "استاد کل فی الکل" کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔ حجۃ الاسلام سید حامد حسین صاحب قبلہ صاحبِ عبقات الانوار اور ناصر الملت سید ناصر حسین صاحب قبلہ دونوں باپ بیٹے آپ کے شاگرد رشید، نجم الملت سید نجم الحسن صاحب قبلہ بانی مدرسۃ الواعظین لکھنؤ و مدرسہ ناظمیہ آپ کے شاگرد اور داماد تھے۔ میر انیس تک کو آپ سے شرف تلمذ حاصل تھا۔

سرکار مفتی صاحب قبلہ کی وفات کے بعد ان کے دونوں صاحبزادے مفتی سید محمد علی صاحب[2] قبلہ مجتہد اور مفتی سید احمد علی صاحب قبلہ مجتہد آسمان لکھنؤ پر آفتاب و ماہتاب بنکر چمکے۔ مؤخر الذکر اس وقت لکھنؤ میں بقید حیات ہیں۔ اور متحدہ ہند میں مفتی اعظم مانے جاتے ہیں۔ (اطال اللہ بقاءہ)

---

[1] یہ پوری نظم "تاریخ عباس" مرتبہ عزیز لکھنوی میں درج ہے حصہ دوم ص ۱۶۶

[2] محقق اعصر علامہ حیدر آبادی مفتی سید طیب آغا مجتہد آپ ہی کے صاحبزادہ ہیں جو لاہور (پاکستان) میں مقیم ہیں۔ ۱۲

سرکار مفتی صاحب قبلہ نے اپنے بعد تقریباً ہر علم و فن میں گراں قدر تصانیف کا سرمایہ چھوڑا۔ جن میں سے بعض یہ ہیں:۔

روائح القرآن (تفسیر) نزح القوس۔ ترصیع الجواہر۔ التقاط اللئالی (حدیث) شعلہ جوالہ بشرح بیعت غرا۔ صفحۃ الماس۔ روض اریض (فقہ) اسوار عسجدیہ علی مبحث الفوریہ۔ نور الابصار فی مسائل الاصول والاخبار نبراس فی حجیۃ القیاس (یعنی قیاس بالادلویہ) جلجلۃ السحاب فی حجیۃ ظواہر الکتاب (اصول) کتاب التواریخ۔ مقتل عثمان (تاریخ) دلیل قوی۔ بغیۃ الطالب فی ایمان ابی طالب۔ جواہر عبقریہ رد تحفہ اثنا عشریہ (در مناظرہ) تحفۃ الادب رطب العرب۔ اجناس الجناس۔ ید بیضا۔ اوراق الذہب (در ادب) توصیف التصریف۔ فوح البیر فی مسئلۃ القید واختیر۔ (نحو وصرف) تعلیقہ حسنا حواشی ملا حسن شرح سلم۔ حواشی حمد اللہ۔ رسالہ فارسیہ۔ جواب انعکاس خاصۃ (منطق) حواشی تحریر اقلیدس۔ (علم ہندسہ) رفع الالتباس (عروض) تحفۃ الطب۔ حاشیہ شرح اسباب۔ شرح موجز۔ (در طب) من وسلوی۔ اخلاق حسینیہ۔ مواعظ قرآنیہ (مواعظ)

غرضیکہ مفتی صاحب قبلہ کے تصانیف اگر گنوائے جائیں اور ان پر تبصرہ کیا جائے تو شاید یہ پوری کتاب ناکافی ہو۔

Marfat.com

جدول ولادت و وفات علمائے اعلام

	اسم مبارک	سن ولادت	مولد	سن وفات	مدفن	عمر شریف
۱	عثمان بن سعید نائب خاص		سامرہ	۲۹۵	بغداد (عراق)	
۲	محمد بن عثمان		〃	۳۰۵	〃 〃	
۳	حسین بن روح			۳۲۶	〃 〃	
۴	علی بن محمد سمری			۳۲۸	〃 〃	
۵	محمد بن یعقوب کلینی رح		کلین (ایران)	۳۲۹	〃 〃	
۶	علی بن بابویہ	۲۸۰	قم	۳۴۹	قم	۶۹
۷	شیخ صدوق	۳۳۰	〃	۳۸۱	رے (ایران)	۵۱
۸	شیخ الطائفہ محمد طوسی	۳۸۵	طوس	۴۶۰	نجف (عراق)	۷۵
۹	شیخ مفید	۳۳۶	بغداد	۴۱۳	کاظمین	۷۷
۱۰	سید مرتضیٰ علم الہدیٰ	۳۵۵	〃	۴۳۶	کربلا	۸۱
۱۱	سید رضی	۳۵۹	〃	۴۰۶	کاظمین	۴۷
۱۲	نصیر الدین طوسی	۵۹۷	طوس (ایران)	۶۷۲	〃	۷۵
۱۳	علامہ حلی	۶۴۸	حلہ (عراق)	۷۲۶	نجف اشرف	۷۸
۱۴	شہید اول	۷۳۴		۷۸۶		۵۲
۱۵	شہید ثانی	۹۱۱		۹۶۵	قسطنطنیہ	۵۴
۱۶	شہید ثالث	۹۵۶	مرعش (ایران)	۱۰۱۹	آگرہ	۶۳
۱۷	شہید رابع		برغان 〃	۱۲۶۳	قزوین (ایران)	
۱۸	شیخ بہائی	۹۵۳		۱۰۳۱	مشہد	۷۸
۱۹	مقدس اردبیلی		اردبیل (ترکستان)	۹۹۳	نجف اشرف	

۲۰	علامہ مجلسی رح	۱۰۳۷		۱۱۱۰	اصفہان
۲۱	سید نعمت اللہ جزائری	۱۰۵۰	جزائر	۱۱۱۲	جادر (ایران)
۲۲	عظران ماب	۱۱۶۶	نصیرآباد	۱۲۳۵	لکھنؤ
۲۳	مفتی محمد عباس	۱۲۲۴	لکھنؤ	۱۳۰۶	〃

جزیرۂ خضرا میں پانچ علماء کی شہرت ہے

زمانۂ غیبت کبریٰ میں حضرت کا مقام جزیرۂ خضرا میں بتایا گیا ہے۔ چنانچہ صاحبِ مفتاح الشفاعہ نے نجم ثاقب سے نقل کیا ہے کہ محدثِ جلیل علامہ حسین نوری فرماتے ہیں کہ جس وقت شیخ زین الدین علی بن فاضل مازندرانی جزیرۂ خضرا میں مشرف ہوئے۔ اور انہوں نے واپس آکر وہاں کے حالات بیان کئے تو انہوں نے کہا کہ میں نے جزیرۂ خضرا میں علمائے امامیہ کے پانچ شخصوں کا نام لیتے ہوئے سنا۔

(۱) سید مرتضیٰ علم الہدیٰ

(۲) شیخ ابوجعفر طوسی (شیخ الطائفہ)

(۳) محمد بن یعقوب کلینی

(۴) ابن بابویہ

(۵) شیخ ابوالقاسم جعفر بن اسمٰعیل حلّی (یعنی محقق صاحب شرائع)

اس کے بعد علامہ حسین نوری لکھتے ہیں کہ پوشیدہ نہ رہے کہ محقق کا نام سہ ہے۔ اور یحییٰ بن سعید ہذلی حلی کے فرزند ہیں۔ لہذا یا تو اس حکایت میں کوئی تحریف معلوم ہوتی ہے۔ یا ان کے اجداد میں سے کوئی شخص اسمٰعیل نامی گذرا ہو جس کی طرف نسبت دی۔ اس حکایت کو علامہ مجلسی رح نے بحارالانوار جلد ۱۳ ار میں بھی ذکر کیا ہے۔ ان کے علاوہ دیگر کثیر علماء نے اس واقعہ کو اپنی

(۶) سات کاذب پیغمبر دعوی پیغمبری کریں گے۔ (۷) مغلوں کے دو فرقوں میں شدید خونریزی ہو گی۔ (۸) بغداد میں اول روز سیاہ آندھی اور زلزلہ آئے گا۔ (۹) اکثر شہر غرق زمین ہوں گے (۱۰) قتل۔ وبا۔ مال۔ زراعت۔ میوے عراق میں بکثرت ہوں گے اور ٹڈی آئے گی۔ (۱۱) اولاد ابی طالب میں بارہ علم بدعوی امامت بلند ہوں گے (۱۲) ایک بدھنی جماعت بندر اور سور کی صورتوں میں مسخ ہو جائے گی۔ (۱۳) ماہ جمادی الاخر سے ماہ رجب کے دس روز تک اسقدر مینہ برسے گا کہ خلقت نے کبھی نہ دیکھا ہو گا۔ اور اس مینہ سے قبروں کے اندر مومنین کے گوشت اگیں گے۔ (۱۴) قریب قیامت تین چاند متواتر ۲۹ کے ہوا کریں گے۔

حضرت صاحب العصر علیہ السلام کے ظہور کے پیشتر پانچ علامتیں ظاہر ہوں گی۔ (۱) ماہ رجب میں آسمان سے ندا آوے گی۔ (۲) سفیانی نکلے گا۔ (۳) روبرو بے خانہ کعبہ یا پشت کوفہ پر ایک پاک نفس حسینی سید قتل ہو گا۔ (۴) اہل یمن خروج کریں گے۔ اس وقت حضرت صاحب العصر والزمان ع تین سو تیرہ متقی مومنین کو ہمراہ لیکر خروج کریں گے۔ یہ ہمراہی شہرہائے مختلف سے کچھ لوگ بستروں سے غائب ہو کر بعض علانیہ صفر طے کر کے صبح کے وقت بمقام مکہ خدمت امام علیہ السلام میں پہنچ جائیں گے۔ احادیث معتبرہ میں وارد ہوا ہے کہ جس روز آپ کا ظہور ہو گا وہ منگل کا دن اور محرم کی دسویں تاریخ ہو گی پہلے حضرت جبرائیل بیعت کریں گے اور ہر ایک مومن کی قبر میں ایک فرشتہ ندا دے گا کہ تیرا امام ظاہر ہو گیا ہے اگر تو چاہے تو ہم تجھے ان کے پاس پہنچا دیں۔ پھر جس وقت حضرت مکہ معظمہ سے باہر تشریف لائیں گے اور مومنین جمع ہو جائیں گے تو اس وقت منجانب امام منادی ہو گی کہ کوئی شخص پانی اور خوراک ہمراہ نہ رکھے۔ صرف حضرت موسیٰ کا پتھر ایک اونٹ پر بار کیا جائے گا جس میں سے ہر منزل پر بارہ چشمے جاری ہو کر بھوکوں اور پیاسوں کو سیر و سیراب

کر دیں گے۔ زمین وقت سفر کوتاہ ہو گی کہ بہت جلد نجفِ اشرف میں پہنچ جائیں گے وہاں قیام کریں گے تو اسی پتھر سے دودھ اور شربت کی نہریں جاری ہوں گی۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے کوئی وقت ظہور کا ظاہر نہیں فرمایا جو مقرر کرے اس نے علم غیب کا دعویٰ کیا اور کافر ہوا۔

آپ دفعتاً پشت خانہ کعبہ سے اس طرح ظاہر ہوں گے کہ عبائے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوڑھے ہوئے۔ زرد عمامہ فرق اقدس پر۔ نعلین حضرتؑ پائے مبارک میں۔ عصائے حضرت ہاتھ میں۔ چند گوسفند آگے آگے۔ سفید پوشاک زیب تن۔ دو انگشتریاں زیب انگشت۔ ایک امام حسینؑ کی جس پر انی مستجیر بك یا امان الخائفین۔ دوسری امام حسنؑ کی جس پر انی واثق برحمتك کندہ ہو گا۔

سنِ اقدس چالیس سال کا معلوم ہو گا۔ اس طرح تنہا در خانہ کعبہ پہ پہنچیں گے اہل مکہ سو جائیں گے۔ حضرت دست مبارک روئے اقدس پر پھیریں گے۔ اور فرمائیں گے حمد و شکر اس خدا کا جس نے ہمارے وعدے کو سچا کیا اور بہشت کو ہماری میراث کی کہ جہاں ہم چاہیں قرار کریں۔ بعد اس کے درمیان حجر اسود اور مقام ابراہیمؑ پر آپ کھڑے ہوں گے۔ اور ایک عمود نور زمین سے آسمان تک بلند ہو گا۔ صبح کو ۳۱۳ مومنین خدمت حضرت میں حاضر ہوں گے جن میں سے چھ مومنین ہندوستان سے مذکور ہیں (علمدار حضرت امام عصر محمد حنفیہ ہونگے) بموجب حدیث امام علی رضاؑ اسّی ہزار ملائک محدقین قبر الحسینؑ حضرت قائمؑ کے یا برکاب شریک جہاد ہوں گے اور انتقام خون ناحق مظلوم کربلا لیں گے:۔

امام عصرؑ کے ظہور کا تعیّن

اگرچہ روایات میں امام عصرؑ کے ظہور کی صرف علامات ہی بیان کی گئی ہیں اور اس کے تعین کی نفی کی گئی ہے مگر اس سلسلہ میں ایک روایت اور ایک خواب ہم درج کرتے ہیں جس کو رویائے صادقہ کہا جا سکتا ہے جس سے

آپ کے وقت ظہور پر روشنی پڑتی ہے وھوہذا۔

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے اپنے رسالہ رجعت میں تفسیر عیاشی سے ایک روایت درج کی ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یقوم قائمنا عند انقضائھا بالـرا۔ یعنی ہمارا قائم "الرا" کے خاتمہ پر ظہور کرے گا۔ اس حدیث کے معنی علامہ مجلسیؒ نے یوں کہے کہ قرآن کے پانچ سورے جہاں "الرآ" آیا ہے اس کو جمع کر کے اس کے عدد جوڑے ۱۱۵۵ھ بنا۔ جو گذر گیا۔ اور آپ کا ظہور نہیں ہوا۔ وہ پانچ سورے یہ ہیں۔ (۱) ہود (۲) ابراہیم (۳) حجر (۴) یونس (۵) یوسف۔ حالانکہ قرآن کریم میں ایک چھٹا سورہ رعد بھی ہے جس میں الرآ ہے۔ لہذا اب کل چھ سورے ہوئے۔ الرا کے عدد ۲۳۱ ہیں اس کو ۶ سے ضرب دینے پر ۱۳۸۶ نکلتا ہے۔ یہ اگرچہ مجملات میں سے ہے لیکن اگر اس کا یہی مطلب ہے جو علامہ مجلسیؒ نے سمجھا ہے تو ۱۳۸۶ھ یعنی آج سے دو سال بعد آپ کا ظہور موفور السرور ہوگا۔ عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ وسہل مخرجہٗ

پیشین گوئی بذریعہ رویائے صادقہ

شب نوزدہم ماہ شوال ۱۳۵۹ھ میں بوقت نماز صبح مجبی سید محمد صادق رضوی ولد سید ابوالفضل صاحب رئیس کروانی نے ایک خواب دیکھا۔ جس کی تعبیر کیلئے موصوف نے حقیر سے دوسری شب میں بموجودگی سید کرار حسین و سید فدا محمد و شیخ محمد حسین صاحبان سیدانوی جائسی ذکر کیا۔ میں نے تعبیر موافق دی۔ حسب مطلب خواب کا اقتباس درج ذیل ہے۔

ایک شخص نے آکر کہا کہ صادق تم کو حضرتؑ یاد فرماتے ہیں۔ میں روانہ ہوا۔ پہلے سیاہ دریا ملا۔ پھر سفید۔ پھر سبز۔ اس کے گرد گرم پانی کا دھارا تھا۔ سرسبز وادی میں داخلہ۔ پہاڑ۔ قلعہ کوہ پر عمارت۔ در پر خادم۔ در اقدس پر جا کر میں ٹھہرا۔

وقت جزیرہ میں داخل ہوا تھا ایک بزرگ ملے تھے جنہوں نے فرمایا تھا کہ
نام سیّد محمدؐ ہے۔ میں حضرت کا پرپوتا ہوں۔ میری عمر اس وقت پونے
سو سال ہے میں نے تم کو حسب الحکم حضرت طلب کیا ہے۔ اور صادق!
پنے کو عارف باللہ مشہور کرو۔ بہرحال در دولت پر بوسہ دینے کے بعد
یعہ خادم کئی مرتبہ آمد و رفت کے بعد یہ حکم ہوا کہ تم مسلح تیار رہو۔ پچاس
کے بعد صحیح وقت کا علم صرف خدا کو ہے۔ اس وقت جبکہ چالیس مومن
ہیں بیک وقت جمع ہو جائیں گے۔ ابھی تک چالیس مومن بیک وقت زندہ
ں رہتے۔ گھوڑا اسی وقت ملے گا۔ اس کے بعد حکم واپسی ملا۔ خدمت سید محمدؐ
آیا۔ انہوں نے دو رکعت نماز زیارت اور دو رکعت نماز شکر پڑھائی۔ ناگاہ
طراہٹ کی شدید آواز سنائی دی۔ دیکھا تو ہزارہا آدمی مسلح گھوڑوں پر
سوار تھے۔ دریافت پر سید صاحب سے معلوم ہوا کہ یہ وہ مومنین ہیں
نا سے جہاد میں فوت ہو چکے۔ سب یہاں ہیں۔ آنکھ کھل گئی۔

تصدیق کرتا ہوں۔

محمد صادق

۱۹ر شوال المکرم ۵۹ھ

بعض احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کا ظہور پنجشنبہ یا جمعہ بروز عاشورہ
ہ طاق میں ہوگا۔ شیخ مفیدؒ نے "تاریخ ظہور ۲۵ر ذیقعدہ بتائی ہے۔

پ کے ظہور کے دیگر کیفیات

جس وقت حضرت امام عصرؑ ظہور فرمائیں گے تو حضرت عیسیٰ و خضر و
سن و ادریس علیہم السلام خدمت امام میں حاضر ہوں گے اور حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ مفضّل نے امام جعفر صادق علیہ السلام
روایت کی ہے کہ آپ کا پایہ تخت شہر کوفہ ہوگا۔ جس کی آبادی اس وقت

بغداد سے ملحق ہو جائے گی۔ دربار مسجد کوفہ میں لگے گا۔ بیت المال مسجد سہلہ میں، مقام خلوت نجف اشرف، تعداد لشکر ظفر پیکر ایک لاکھ ۹ میل کے رقبہ میں لشکر پڑاؤ ڈالے گا۔ آپ کے علمدار محمد حنفیہ ہوں گے اسی ہزار ملائکہ مجاورین قبر امام حسینؑ آپ کے پابہ رکاب شریک جہاد ہوں جو انتقام خون ناحق امام حسین علیہ السلام ظالموں سے لیں گے۔ حضرت معرکہ شدید دجال ملعون کو قتل کریں گے۔ اور ظلم و عدوان کو روئے زمین سے حرف غلط کی طرح مٹادیں گے۔ اس کے بعد ۳۰۹ برس تک بادشاہی کریں گے۔

امام عصرؑ کی شہادت اور دیگر معصومینؑ کی رجعت

بعض کتب سے مستفاد ہے کہ آپ کی شہادت کا باعث ایک ریش دار "ملیحہ" نامی ہوگی جو دمشق میں آپ کو شہید کرے گی۔ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی نماز جنازہ پڑھائیں گے۔ کیونکہ حضرت کے ظہور کے ساتھ باقی معصومین کی رجعت ہو گی۔ اور اس وقت سب موجود ہوں گے۔ چنانچہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر نماز پڑھائیں امام حسین علیہ السلام کفن دیں گے۔ اور مسجد رسولؐ مدینہ منورہ میں نزدیک جائے قبر رسولؐ آپ کو دفن کریں گے۔

باب دوم

در ارشادات امام عصر علیہ السّلام

صفحات گذشتہ میں درحالات علماء گزر چکا کہ مقدس اردبیلی رح نے حضرت
ہر سے جواب مسائل طلب کئے۔ تو آپ نے ان کو مسجد کوفہ جاکر امام عصرؑ
ے پوچھنے کی ہدایت کی اور ارشاد فرمایا۔ ملّا احمد! مسجد کوفہ چلے جاؤ اور اپنے مسائل
جوابات قائم آل محمدؐ سے دریافت کرو۔ کیونکہ وہ اس وقت امام زمانہ ہیں حضرت
ے ارشاد سے واضح ہے کہ اس وقت ہم کو اپنے زمانہ کے جملہ ارشادات وفرامین
سے باخبر رہنا چاہیئے تاکہ ابتلاءات عصریہ میں ہم آپ سے حل مشکل چاہیں
ور آپ کے حکم کے مطابق طریقے اختیار کریں۔ چنانچہ ہم ذیل میں حضرت کے اُن
رشادات کو ذکر کرتے ہیں جو در زمان غیبت صغریٰ نواب اربعہ کے ذریعہ
کل توقیع برآمد ہوئے ہیں۔ وھو ھذا۔

فتاوی حضرت امام العصرؑ والزّمان

۱) ابوالعباس احمد بن خضر کا بیان ہے کہ میں ایام غیبت صغریٰ امام عصر کی رویت
اور زیارت کی تمنا میں از حد بے چین تھا۔ اسی اثنا میں بغیر کسی تحریک کے ایک
توقیع مبارک میرے نام برآمد ہوئی جس کا ترجمہ یہ ہے۔

جواب مسئلہ

جس شخص نے میری جستجو کی وہ حقیقتاً میری تلاش میں میرے پیچھے پڑ گیا۔
ور جو شخص میری تلاش میں میرے پیچھے پڑ گیا وہ ضرور تمام خلائق کو میرا نشان
لادے گا۔ اور جس شخص نے خلائق کو میرا نشان بتلا دیا وہ میرے قتل و ہلاکت کا

باعث ہوا۔ اور جو شخص میرے قتل و ہلاکت کا باعث ہوا وہ مشرک بھی ہوا اور کافر بھی۔

(۲) سائل نے نماز جناب جعفر طیارؓ کی نسبت استفسار کیا کہ حالت قیام میں رکوع و سجود کی حالتوں میں ذکر تسبیح اس سے سہو ہو گیا اور نماز تمام ہو چکی سے پہلے ذکر سہو شدہ کا اس کو خیال آ گیا تو ایسی حالت میں وہ اپنے سہو کر ذکر تسبیح کو ادا کرے یا نماز کو ادا کر لے۔ بعد اس کے ذکر تسبیح کو ادا کرے۔ سائل کے جواب میں توقیع مقدس نکلی۔ ترجمہ:۔

جواب:۔

جب ایسی حالتوں میں سے کسی حالت میں سہو واقع ہو اور وقت گذر جانے کے بعد وہ یاد آئے تو جو چیز کہ اس سے فوت ہوئی ہے ادا کر سکتا ہے

(۳) زن و شو کے معاملات میں پوچھا گیا کہ آیا عورت اپنے شوہر کی مشایعت جنازہ میں شریک ہو سکتی ہے؟ جواب میں ارشاد ہوا۔

جواب:۔

مشایعت جنازہ کر سکتی ہے۔

(۴) پھر دریافت کیا گیا کہ بیوہ کو ایام عدت میں اپنے شوہر کی قبر کی زیارت جائز ہے یا نہیں؟ تحریر فرمایا گیا۔

جواب:۔

شوہر کی قبر کی زیارت کر سکتی ہے مگر رات کے وقت اپنے گھر سے باہر نہ نکلے۔

(۵) پھر استفسار کیا گیا کہ وہ اپنے کار ضروری کے لئے بھی ایسی حالت میں باہر جا سکتی ہے؟ حکم ہوا۔

جواب:۔

اگر اس کو کسی شخص غیر سے اپنا کوئی حق لینا ہے تو وہ اس سے لے سکتی ہے

اور اس کے لئے باہر جا سکتی ہے۔ مگر رات کے وقت اپنا گھر نہیں چھوڑ سکتی۔

(۶) وداع ماہ رمضان المبارک کی نسبت پوچھا گیا کہ عموماً وداع ماہ مبارک رمضان شب آخر میں پڑھی جاتی ہے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ روز آخر جب ہلال عید نمودار ہو پڑھنا چاہیئے۔ ان دونوں صورتوں میں کون سی صورت اختیار کی جائے؟ جواب میں ارشاد ہوا۔

جواب:۔

اعمال ماہ رمضان المبارک تمام تر رات کو کئے جاتے ہیں اس لئے وداع بھی آخر شب میں کرنی چاہیئے۔ اگر کمی ایام کا خیال ہے تو دونوں راتوں (۲۹/۳۰) کو وداع کریں۔

(۷) نماز کے بارے میں پوچھا گیا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے۔ جب تشہد اوّل سے فارغ ہوا۔ اور تیسری رکعت کے واسطے کھڑا ہوا۔ تو اس کے لئے تکبیر کہنا واجب ہے یا نہیں؟ بعضے اس کے وجوب کے قائل نہیں۔ صرف بحول اللہ تعالیٰ وقوتہ اقوم واقعد کے ذکر کو کافی سمجھتے ہیں۔ اس مسئلہ کے جواب میں ارشاد ہوا۔

جواب:۔

اس امر میں دو حدیثیں وارد ہیں۔ ایک یہ ہے کہ جب مصلّی ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہو تو اس پر تکبیر ہے۔ اور دوسری یہ ہے کہ جب سجدہ دوم سے سر اٹھائے تو اس پر تکبیر ہے۔ پھر بیٹھ جائے پھر اٹھے۔ پس بیٹھنے کے بعد اٹھنے کے لئے اسے تکبیر کہنا لازم نہیں ہے۔ اور اسی طرح تشہد اوّل کی بھی صورت ہے اور ان دونوں صورتوں میں سے جس پر عمل کیا جائے وہ صحیح ہوگا۔

(۸) قربانی کے متعلق سوال کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنے دوست سے کہا کہ اس کی طرف سے اونٹ مول لے کر اسی کی طرف سے منیٰ میں نحر کر دے

Marfat.com

چنانچہ اس شخص نے اونٹ تو خرید لئے مگر قربانی کرتے وقت اس کا نام لینا بھول گیا۔ جب ذبح کر چکا تو نام یاد آیا۔ تو آیا ایسی قربانی اس شخص کی طرف سے صحیح ہو گی یا نہیں ؟ جواباً قلمی ہوا۔

جواب :۔

اس میں کوئی مضائقہ نہیں اور اس کے دوست کی طرف سے جائز ہے

(۹) دریافت کیا گیا کہ کتب اعمال مثل (ثواب القرآن فی الفرائض) وغیرہا میں وارد ہے کہ آپ کی خدمت سے حکم ہوا ہے کہ مجھے سخت تعجب ہوتا ہے اس شخص کی غفلت پہ جو اپنی نماز میں سورۃ انا انزلناہ کی تلاوت ترک کرتا ہے میں نہیں سمجھتا کہ اس کی نماز کیسے مقبول بارگاہ احدیت ہوتی ہے۔ پھر دوسری جگہ حکم ہوا کہ وہ نماز کسی طرح بہتر نہیں کہی جا سکتی جس میں سورۃ قل ھو اللہ احد کی تلاوت نہیں کی جاتی۔ پھر تیسری جگہ فرمایا گیا ہے کہ جو شخص اپنی نماز میں سورۂ ہمزۃ یعنی ویل لکل ھمزۃ۔ پارہ ۳۰ میں ہے) کی تلاوت کرتا ہے۔ اس کو بقدر دنیا ثواب ملتا ہے۔ کیا ایسی حالت میں مناسب ہے کہ سورہ ہائے انا انزلناہ اور قل ھو اللہ احد کو ترک کر کے سورۂ ہمزۃ کی تلاوت کی جائے۔ اگرچہ یہ ظاہر ہے کہ ان دونوں سورتوں کے ترک کرنے میں اجابت و مقبولیت نماز میں تردد واقع ہوتا ہے۔ جواب بذریعہ توقیع عطا ہوا کہ :۔

جواب :۔

ثواب ان سورتوں کی تلاوت کا ایسا ہی ہے جیسا کہ وارد کیا گیا ہے۔
اور اگر کوئی شخص ان سورتوں میں سے جن کا ثواب لکھا ہے ترک کر دے
اور بجائے اس کے سورۂ قل ھو اللہ احد اور سورۂ انا انزلناہ
ان کی فضیلت کی وجہ سے پڑھے تو ثواب اُن سورتوں کا جو اس نے پڑھے
اور ان سوروں کا بھی جو اس نے ترک کر دئے دونوں اس کو عطا کئے جائیں گے۔

اور یہ بھی جائز ہے کہ ان دونوں سوروں کے سوا دوسرے سورے بھی پڑھے جائیں۔ نماز ہو جائے گی لیکن ان دو سوروں کا ثواب اسے نہیں ملے گا۔

(۱۰) ایک شخص کے بارے میں پوچھا گیا کہ ایک شخص کو تحصیل اموال موقوفات کا عہدہ سپرد ہے اور وہ ان اموال کو خواص کے قبضہ میں ہیں اپنے لئے حلال جانتا ہے۔ اور اموال موقوفات کو لے لینے سے کوئی پرہیز نہیں کرتا ایسی حالت میں مجھ کو اکثر ان دیہات میں جانے کا اتفاق ہوا جو اس کے زیر انتظام ہیں۔ اور اس کو میں اکثر وہاں پاتا ہوں۔ اور مجھے اس کے پاس جانے کا بھی اتفاق ہوتا ہے۔ اور اکثر کھانے کا وقت بھی ہو جاتا ہے۔ وہ مجھے کھانے کی تکلیف دیتا ہے۔ اگر میں اس کے کھانے سے انکار کرتا ہوں تو وہ مجھ سے سخت عداوت کرتا ہے۔ اور اس کی موجودہ عداوت میری مختلف اقسام کی مضرت کا باعث ہوتی ہے۔ ایسی خاص حالت میں مجھے اس کا کھانا کھانا جائز ہوگا یا نہیں۔ اور اگر میں اس کے کفارہ میں تصدق کرنا چاہوں تو اس تصدق کی کیا مقدار ہونی چاہیئے۔ اور اگر یہ وکیل موقوفات کسی شخص کے پاس کوئی شے کھانے کی ہدیہ کے طور پر بھیجتا ہو اور اتفاق وقت سے میں بھی اس کے پاس موجود ہوں اور وہ مجھ سے کہے کہ اس میں سے کھا لو۔ یا اپنے گھر لے جاؤ۔ حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ ہدیہ بھیجنے والا۔ وکیل موقوفات ان اموال موقوفات کے تصرف میں کوئی خوف نہیں کرتا ہے تو اگر وہ ہدیہ میں لے لوں یا اس میں سے کچھ اپنے گھر لے جاؤں تو میرے اس عمل سے خاص میرے لئے کوئی حرج ہوگا یا نہیں؟ اس کا جواب ذیل کی عبارت میں مرحمت کیا گیا۔

جواب :۔

اگر اس شخص کی کوئی جائداد یا آمدنی سوائے اموال موقوفات کے اس کے اختیار میں ہے تو اس کا کھانا بھی کھایا جا سکتا ہے اور تحفہ بھی لیا جا سکتا ہے۔

اور اگر دوسری معاش نہیں ہے تو جائز نہیں ہوگا۔

(۱۱) ارکان نماز واجب وسنت اور سجدہ شکر کی نسبت پوچھا گیا کہ نماز واجب میں مصلّی قنوت کی دعا پڑھ کر اپنے ہاتھ اپنے منہ اور سینہ کی طرف سیدھا کر لیتا ہے مطابق اس روایت کے جس میں وارد ہوا کہ حق سبحانہ وتعالیٰ اس سے کہیں زیادہ بزرگ ہے کہ وہ اپنے بندے کے ہاتھوں کو دعا کرنے کے بعد خالی پھیر دے بلکہ وہ اپنی رحمت سے اس کے ہاتھوں کو لبریز کر دیتا ہے۔ اور دوسری روایت کی رُو سے ہاتھوں کو منہ پر پھیر لینا منقول ہوا ہے۔ آیا یہ عمل جائز ہے یا نہیں ؟ بعض علما سے مروی ہے کہ نماز میں دونوں صورتوں میں سے صرف ایک ہی پر عمل جائز ہو سکتا ہے۔ جواب میں ارشاد فرمایا گیا۔

جواب :۔ نماز واجبی میں ہاتھوں کو سر اور منہ پر پھیرنا جائز نہیں ہے۔ اور جس چیز کے ساتھ نماز واجبی میں عمل کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب مصلی قنوت پڑھ چکے تو وہ اپنے ہاتھوں کو آہستگی اور سہولت کیساتھ اپنے سینے کے مقابل لا کر اپنے زانوؤں تک پہنچائے اور تکبیر کہے۔ اور پھر رکوع میں جلد چلا جائے۔ منہ پر ہاتھ پھیر لینے کی خبر بھی صحیح ہے۔ مگر نوافل شب و روز میں نہ کہ نمازہائے واجب میں۔ اور نوافل میں اس عمل کا بجالانا یعنی ہاتھوں کا منہ پر پھیر لینا افضل ہے

(۱۲) سجدہ ہائے شکر کے بارے میں پوچھا گیا کہ کرنا چاہئے یا نہیں ؟ کیونکہ بعض اس کو بدعت بتلاتے ہیں۔ اور اگر جائز ہے تو نماز مغرب کے بعد ہے یا نافلہ پڑھ کر ہے۔ ؟ اس مسئلہ کا جواب ذیل کی عبارت میں صادر ہوا۔

جواب :۔ سجدۂ شکر لازم و واجب ترین سنت سے ہے اور کبھی کسی نے اس کو بدعت نہیں بتلایا مگر اس شخص نے جس نے دین خدا میں احداث و اختراع کیا ہوگا۔ اب اس امر کا جواب کہ سجدۂ شکر خصوصاً بعد

از مغرب وقبل از چہار رکعت نوافل مغرب کے ساتھ لازم ہے بیہ ہے کہ اُن دعا اور تسبیحات کی فضیلت جو بعد فرائض بجالائی جائیں اُن دعاؤں پر جو نوافل کے ساتھ ادا کی جائیں بعینہٖ ایسی ہے جیسا کہ فرائض کی فضیلت نوافل پر ثابت ہے۔ اور سجدہ اصل میں دعا و تسبیح ہے لہذا افضل یہی ہے کہ فرائض کے بعد بجالایا جائے اور اگر بعد نوافل بجالائیں تو بھی جائز ہوگا۔

(۱۳) بیع وشراء کے متعلق یہ سوال کیا گیا کہ ہمارے چند برادرانِ ایمانی ایسے ہیں جنہیں ہم پہنچانتے ہیں۔ ایک قطعہ زمین نوآباد قید خانہ شاہی سے ملحق ہے جس میں حاکم وقت کا بھی حصّہ ہے اور قبضہ جابرانہ وغاصبانہ ہے اکثر اوقات بعض اہل شہر اُسے بغیر اجازت جوت بو لیتے ہیں اور اس کی وجہ سے عمال شاہی اُن کو سزا بھی دیتے ہیں۔ اور حتی الامکان ملازمینِ سلطانی اس کی پیداوار پر قابض ومتصرف ہونے سے اہلِ شہر کو باز رکھتے ہیں۔ اس لئے وہ زمین بوجہ ویران رہنے کے کچھ ایسی قیمت بھی نہیں رکھتی اس لئے کہ کامل بیس۲۰ برس سے محض افتادہ پڑی ہوئی ہے۔ یہ مذکورہ بالا برادران ایمانی اس کی خریداری سے انکار محض کرتے ہیں اس لئے کہ ان کو معلوم ہو چکا ہے کہ یہ قطعہ زمین کسی زمانہ میں کسی شخص خاص نے وقف کیا تھا جس کو سلطان وقت نے جبراً لے لیا ہے۔ پس صورت مسطورہ میں اگر زمین مذکور کی بیع سلطان وقت کی طرف سے جائز ہے اور اس میں کوئی حرج شرعی نہیں ہے تو اس کا خرید لینا ہمارے برادران ایمانی کے لئے نہایت مفید اور نافع ثابت ہوگا۔ اور زمین مذکورہ بھی شاداب وآباد ہو جائے گی۔ اور وہ حصّہ زمین ایسا ہے کہ آسانی سے سیراب ہو سکتا ہے اور عمدہ پیداوار دے سکتا ہے۔ اور اگر اس کی بیع سلطان وقت کی جانب سے حلال نہیں ہے تو حکم امتناع جاری فرمایا جائے۔ جواب یہ آیا:۔

جواب:۔ سوائے مالک زمین مذکورہ کے بیع کئے ہوئے یا

اس کا حکم یا اس کی رضا و استمزاج لئے ہوئے معاملہ مسطورہ صحیح و جائز نہ ہوگا :-

(۱۴) ۳۰۸ھ میں (غیبت صغرا) محمد بن عبداللہ حمیری نے آپ کی خدمت ایک بہت بڑا عریضہ لکھا اور یہ بیان کیا کہ ہماری قوم و ملت کے بعض علم و یقین اور اکثر خواتین باتمکین آج ۲۲ برس سے ماہ رجب کے روز رکھتی ہیں۔ اور اپنے ان روزوں کو علی التسلسل شعبان اور ماہ رمضان روزوں سے ملا دیتی ہیں۔ بخلاف اس سیرت کے ہمارے بعض علما فر ہیں کہ یہ روزے معصیت میں داخل ہیں اس مسئلہ کے جواب میں ذیل کی عبارت تحریر فرمائی گئی۔

جواب :- ماہ رجب میں پندرہ روز تک تو روزہ رکھیں پھر منقطع کر دیں مگر اپنے قضا روزوں میں سے تین روزے بعد کو بھی رکھ سکتے ہے۔ کیونکہ اس امر میں حدیث خاص وارد ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں کہ ماہ رجب قضا روزوں کے ادا کرنے کے لئے سب سے اچھا مہینہ ہے۔

(۱۵) دریافت کیا گیا کہ مامموم اس وقت شریک جماعت ہوا جب امام ذکر رکوع میں مشغول تھا۔ وہ اپنے موجودہ الحاق بالجماعت اور ذکر رکوع کو جو اس نے امام کے ساتھ کیا ہے رکعت فوت شدہ کے برابر جانتا ہے۔ بخلاف اس کے بعض اصحاب کا خیال ہے کہ تاوقتیکہ یہ شخص امام تکبیر کی آواز کو جو امام بیش از رکوع کہتا ہے نہ سن لے صرف ذکر رکوع یا محض اقتدائے امام جماعت کو ایک رکعت فوت شدہ کی جگہ نہیں شمار کر سکتا اس مسئلہ کا جواب ان لفظوں میں قلمی ہوا۔

(۱۸)

جواب :- اگر وہ شخص ایسی حالت میں بھی امام جماعت سے مل جائے کہ جب اس کو ذکر رکوع میں صرف ایک بار سبحان اللہ کہنے کو اور رہ گیا

ہوتا ہے اس کی ایک رکعت شمار میں آئے گی خواہ اس نے امام جماعت کی تکبیر قبل از رکوع کی آواز کو سنا ہو یا نہیں۔

(۱۶) دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے نماز ظہر کے بعد نماز عصر پڑھی جب نماز عصر کی دو رکعت پڑھ چکا تو اُسے خیال آیا کہ اس نے نماز ظہر کی کُل ۲ دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ ایسی صورت میں اُسے کیا کرنا چاہئے؟ جواب میں تحریر فرمایا گیا۔

جواب:۔ اگر اس نے درمیان نماز کے کوئی ایسا امر کیا ہے جس سے نماز باطل ہو جاتی ہے تو اسے دونوں نمازوں کا اعادہ کرنا چاہیئے۔ اور اگر ایسا امر کوئی اس سے سرزد نہیں ہوا ہے تو ان دونوں رکعتوں کو جو اس نے نماز عصر کے حساب میں پڑھی ہیں۔ نماز ظہر کے تتمہ میں محسوب کرے بعد اس کے نماز عصر پڑھ لے۔

(۱۷) سوال ہوا کہ آیا اہل بہشت کے لئے توالد و تناسل بھی ہے یا نہیں؟ جواب مرحمت ہوا۔

جواب:۔ عورتوں کو بہشت میں ولادت، حیض، نفاس اور تمام نسائی ضرورتوں کی کوئی حاجت نہیں ہوگی۔ (اس کے بعد جنت کی حالت تحریر فرمائی گئی ہے) ..... عورتوں کو بہشت میں حمل ہونے اور بچہ جننے وغیرہ کی کوئی ضرورت نہ ہوگی اور تمام اشیاء وہاں ایسی ہی مخلوق ہوں گی جیسے کہ حضرت آدم علیٰ نبینا وآلہ وعلیہ السلام کو اس نے عبرت اور تنبیہ الخلائق کے لئے خاص طور پر بغیر ان اسباب کے لئے خلق فرمایا ہے۔

(۱۸) پوچھا گیا کہ خاک تربت جناب امام حسینؑ میت کے ساتھ قبر میں رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب میں تحریر فرمایا گیا۔ جائز ہے۔

(۱۹) استفسار کیا گیا کہ حضرت امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ آپ
اپنے فرزند گرامی حضرت اسمٰعیل رضی اللہ عنہ کے کفن پر اپنے دست مبارک
سے تحریر فرما دیا تھا۔ اسمٰعیل یشھد ان لا الٰہ الا اللہ
آیا ہم لوگوں کے لئے بھی اپنی میت کے پارچہ ہائے کفن پر اس کا لکھنا جائز
ہوگا یا نہیں؟ اور آیا ہم ان فقرات کو خاک تربت امام حسین سے لکھ سکتے
ہیں یا نہیں۔ جواب میں تحریر ہوا۔

جواب:۔ جائز ہے۔

(۲۰) پوچھا گیا کہ خاک تربت حضرت امام حسین سے تسبیح تیار کر کے اس پر
سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھنا جائز ہوگا یا نہیں؟ اگر جائز ہے
تو اس میں کوئی فضیلت خاص بھی ہے یا نہیں۔ جواب میں حکم ہوا:
جواب:۔ تسبیح خاک شفا پر ذکر جائز ہے کسی دوسری شے پر ذکر
تسبیح کو وہ فضیلت حاصل نہیں ہے جو خاک شفا پر ہے اور جو فضیلت
مخصوصہ اس کو حاصل ہے وہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ذکر تسبیح کو بھول جائے
اور صرف اس کے دانوں کو گردش دیا کرے تو اس کو ذکر تسبیح کا بھی
ثواب دیا جائے گا۔

(۲۱) دریافت کیا گیا کہ بائیں ہاتھ سے تسبیح پڑھنا جائز ہے۔؟
جواب:۔ جائز ہے۔

(۲۲) سوال کیا گیا کہ کیا انسان کے لئے جائز ہے کہ وہ نماز واجبی یا مستحبی میں
تسبیح کو اپنے ہاتھ سے گردش دے۔
جواب:۔ اگر اس کو غلطی یا سہو کا خوف ہو تو جائز ہے۔

(۲۳) پوچھا گیا کہ خاک پاک پر سجدہ صحیح ہے۔ اور اس میں بھی کوئی فضیلت
خاص ہے؟ حکم ہوا۔
جواب:۔ جائز ہے اور اس میں بھی فضیلت ہے۔

(۲۴) استفسار کیا گیا کہ ایک شخص زیارت قبور حضرات آئمہ طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین کے لیے جایا کرتا ہے۔ اُس کو اُن قبور مطہرہ کے آگے سجدہ جائز ہے یا نہیں۔ آیا یہ بھی اس کے لیے جائز ہے کہ وہ قبر مطہر ات کے نزدیک نماز پڑھے اور اگر نماز پڑھے تو قبر مطہر کی پشت پر کھڑا ہو۔ اور مزار کو قبلہ کی طرف آگے لے لے۔ یا قبر مطہر کی دائیں جانب استادہ ہو۔ یا بائیں جانب کھڑا ہو کر نماز ادا کرے۔ آیا جائز ہے کہ قبر منور کو اپنی پشت پر لے کر اس کے آگے قبلہ کی طرف اس طرح کھڑا ہو کہ قبر مطہر اس کی پس پشت واقع ہو؟ ناحیہ مقدسہ سے اس کا جواب اس عبارت میں صادر ہوا۔

جواب:۔ قبور پر سجدہ کرنا کسی صورت میں عام اس سے کہ بقصد زیارت ہو یا نوافل یا فرائض جائز نہیں ہے۔ باقی رہا جس امر پر عمل ہو سکتا ہے وہ آنا ہی ہے کہ سیدھے رخسار کو قبر مطہر پر رکھے۔ اور نماز ہر قبر منور کے پشت پر اس طرح ادا کرے کہ قبر منور کو اپنے منہ کے آگے رکھے۔ اور قبر منور کے آگے کھڑے ہو کر یا بالائے سر یا پائیں پا نماز کا ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ امامؑ کے آگے کھڑے ہونا یا ان کے برابر کھڑا ہونا یا اُن کے یمین و یسار کھڑا ہونا جائز نہیں ہے۔

(۲۵) استفسار کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنے مال میں سے کچھ نذر خدا نکالا اور نیت کی کہ اپنے اس مال کو اپنے کسی برادر مومن پر ایثار کر دے گا۔ مگر اس نیت کے بعد وہ اپنے عزیز و اقارب میں سے خاص ایک شخص کو محتاج پاتا ہے تو کیا ہو سکتا ہے کہ بخلاف نیت سابق وہ اپنے اس مال کو بجائے عام برادران ایمانی کے اپنے اس عزیز اور قریبی برادر کے حوالہ کر دے۔ ناحیہ مقدسہ سے یہ جواب عنایت کیا گیا۔

جواب:۔ دونوں میں سے جو شخص اس کے مذہب سے قریب تر

ہو اس کو دینا چاہیئے۔ اور اگر اس حدیث پر نظر کی جائے کہ معصومؑ نے فرمایا۔ خدا اس شخص کے صدقہ کو قبول نہیں کرتا جس کا کوئی عزیز محتاج ہو تو اس مال کو دونوں پر تقسیم کر دینا چاہیئے۔ تاکہ دونوں فضیلتیں ہاتھ آجائیں :۔

(۲۶) پوچھا کہ مبرص و مجذوم اور مفلوج کی گواہی درست ہے کیونکہ ان کے متعلق وارد ہوا ہے کہ یہ امامت نماز نہیں کر سکتے۔

جواب :۔ اگر یہ امراض ان کو پیدائش کے بعد حادث ہوئے ہوں تو جائز ہے۔ اور اگر خلقی ہوں تو جائز نہیں ہے۔

(۲۷) پوچھا گیا کہ خز[1] کا لباس جس میں خرگوش کے بال مخلوط ہوں اس کے بارے میں امام حسن عسکری علیہ السلام سے پوچھا گیا تھا کہ آیا اس میں نماز ہو سکتی ہے یا نہیں ؟ — فرمایا ہو سکتی ہے۔ پھر ایک روایت میں ہے کہ نہیں ہو سکتی۔ پس ان دونوں روایتوں میں سے کس پر عمل کیا جائے ؟

جواب :۔ ان کی جلد کے ساتھ نماز حرام خالی بالوں میں جائز ہے۔

(۲۸) دریافت کیا گیا کہ بعض اوقات انسان اندھیرے میں نماز شب پڑھتا ہے اور غلطی سے پیشانی بجائے سجدہ گاہ کے فرش پر پڑ جاتی ہے۔ جب سر اٹھایا تو سجدہ گاہ نظر آئی کیا یہ سجدہ محسوب ہوگا یا نہیں ؟

جواب :۔ جب تک بالکل سیدھا ہو کر نہیں بیٹھا ہے سجدہ گاہ ڈھونڈنے کے لئے سر اٹھا سکتا ہے۔ (احتجاج طبرسی)

(۲۹) وقت طلوع و غروب آفتاب نماز کے متعلق پوچھا گیا کیونکہ روایات بہ طرق عامہ وارد ہیں کہ یہ وقت شیطان کے سینگ نکلنے کا ہوتا ہے۔

---

[1] ایک قسم کا دریائی چوپایہ جو لومڑی سے مشابہ ہوتا ہے۔ اس کو دریائی کتا بھی کہتے ہیں۔ اس کے سمور میں نماز درست ہے جلد میں درست نہیں ہے۔ (جزائری)

لہذا ان اوقات میں نماز نہیں پڑھنا چاہیئے۔ جواب بہ الفاظِ ذیل برآمد ہوا:۔

جواب :۔ تم نے طلوع و غروب شمس کے وقت نماز کی بابت جو دریافت کیا ہے تو اس کے متعلق یہ ہے کہ اگر بالفرض وہ بات مان لی جائے جو عامۃ الناس میں مشہور ہے کہ صبح کو سورج شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع کرتا ہے اور شام کو بھی اس کے سینگوں کے بیچ میں غروب کرتا ہے تو شیطان کی ناک رگڑنے کے لئے نماز سے بہتر کونسی چیز ہو سکتی ہے لہذا تم ان اوقات میں نماز پڑھ کر ابلیس کی ناک کو خوب رگڑا کرو۔

(۳۰) ایک ایسے بچہ کے متعلق سوال کیا گیا جس کا ختنہ کیا گیا۔ لیکن بعد میں کھال دوبارہ بڑھ گئی۔ اس کا دوبارہ ختنہ کیا جائے یا نہیں۔؟

جواب :۔ اس کا ختنہ دوبارہ واجب ہے کیونکہ اغلف (جسکا ختنہ نہ کیا گیا ہو) جب زمین پر پیشاب کرتا تو چالیس روز تک زمین فریاد کرتی ہے۔

(۳۱) نماز کی حالت میں سامنے آگ، مورت، چراغ کی بابت پوچھا گیا کہ ایسی حالت میں نماز درست ہے یا نہیں!

جواب :۔ جو بت پرستوں اور آتش پرست کی اولاد ہو اس کے لئے جائز نہیں ہے۔

نمازِ مغرب و صبح دیر سے پڑھنے والا ملعون ہے

شیخ محمد بن یعقوب کلینیؒ نے کافی میں زہری سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں عرصہ سے صاحب الزمان کی زیارت کا مشتاق تھا۔ اور اس مقصد کے لئے میں نے کافی پیسہ صرف کیا یہاں تک کہ میں محمد بن عثمان عمری

(حضرت کے دوسرے نائب خاص) کی خدمت میں شرف یاب ہوا۔ اور ایک عرصہ تک میں ان کی خدمت کرتا رہا۔ آخر میں میں نے ان سے اپنا مدعا بیان کیا پہلے تو انہوں نے میری مطلب برآری سے پہلوتہی کی۔ جب میں نے بہت الحاح وزاری کی تو انہوں نے کہا کہ کل صبح سویرے آجانا۔ چنانچہ میں دوسرے روز ان کی خدمت میں پہنچا۔ جس وقت میں وہاں گیا تو میں نے ان کو ایک جوان سے گفتگو میں مشغول پایا۔ جس کا چہرہ بہت خوب صورت تھا اور اس کے جسم سے خوشبو نکل رہی تھی اور اس کی آستین میں تاجروں کی طرح سے کوئی چیز تھی۔ میں عمری کی طرف بڑھا۔ مگر انہوں نے اس شخص کی طرف انگلی سے اشارہ کیا۔ میں نے اس شخص سے جو سوالات کئے انہوں نے ہر بات کا جواب شافی دیا۔ بعد ازاں وہ گھر میں داخل ہونے لگے۔ عمری نے کہا۔ اور جو پوچھنا ہو پوچھ لو۔ کیونکہ اس کے بعد پھر کبھی ان کو نہ دیکھ سکو گے۔ میں مزید سوالات کرنے کے لئے آگے بڑھا۔ تو انہوں (صاحب الزمان علیہ السلام) نے اس سے زیادہ کوئی بات نہ فرمائی کہ۔

مَلْعُوْنٌ مَلْعُوْنٌ مَنْ اَخَّرَ الْعِشَاءَ اِلٰی اَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ مَلْعُوْنٌ مَلْعُوْنٌ مَنْ اَخَّرَ الْغَدَاةَ اِلٰی اَنْ تَنْقَضِیَ النُّجُوْمُ ——— ملعون ہے ملعون ہے، وہ شخص جو شام کی نماز (یعنی مغرب) اتنی دیر سے پڑھے کہ ستارے آسمان پر چھٹک جائیں اور صبح کی نماز اتنی دیر سے پڑھے کہ ستارے غائب ہو جائیں۔ ——— یہ کہکر آپ گھر میں داخل ہو گئے۔ (احتجاج طبرسی)

خمس کے متعلق امام عصرؑ کا ارشاد

خمس کے متعلق ہمارے اہل ثروت حضرات بڑی سستی کرتے ہیں اور ان کو اللہ کی غفاری اور اہلبیت کی رحیمی پر بھروسہ ہے کہ وہ بروز قیامت بخشوا لیں گے

حالانکہ ان کو خبر نہیں کہ یہ حقوق الناس میں سے ہے۔ اور یہ بھی خبر نہیں کہ امام عصرؑ نے اس معاملہ میں سہل انگاری کرنے والے کو کن الفاظ میں یاد کیا ہے۔ اس سلسلہ میں حسب ذیل احادیث ملاحظہ ہوں۔

(۱) من یستحل ما فی یدہ من اموالنا ویتصرف فیہ تصرفہ فی مالہ من غیر امرنا فمن فعل ذلک فھو ملعون ونحن خصماؤہ یوم القیمۃ وقد قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المستحل من عترتی ما حرّم اللہ ملعون علی لسانی ولسان کل نبی مجاب فمن ظلمنا کان فی جملۃ الظالمین لنا وکانت لعنۃ اللہ علیہ لقولہ عزوجل الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین۔

(ترجمہ) اگر کسی کے پاس ہمارا مال (سہم امام) ہو۔ اور وہ اس میں اس طرح تصرّف کرے کہ جس طرح اپنے مال میں تصرّف کرتا ہے پس جو بھی ایسا کرے وہ ملعون ہے اور ہم بروز قیامت اس کے دشمن ہوں گے۔ کیونکہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو شخص میری عترت سے وہ حلال سمجھے جو اللہ نے اس کے لئے حرام قرار دیا ہے وہ میری زبان سے ملعون ہے اور ہر نبی مستجاب الدعوات کی زبان سے ملعون ہے۔ لہذا جو بھی ہم پر ظلم کرے وہ بھی انہی ظالموں میں سے محسوب ہوگا جنہوں نے ہم اہل بیت پر ظلم کیا اور اس پر خدا کی لعنت ہوگی۔ کیونکہ اس نے قرآن میں ظالموں پر لعنت فرمائی ہے۔

(۲) اور جو تو نے اس جائداد کے متعلق سوال کیا ہے جو از باب خمس

ہم سے متعلق ہے کہ کیا اس پہ عمارت بنائی جا سکتی ہے اور اس کا خراج دے کر اور مخارج ادا کر کے جو کچھ بچ رہے وہ ہم کو بھجوا دیا جائے تو اس کا جواب یہ ہے کہ کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ دوسرے کے مال میں اس کے بدون اجازت تصرّف کرے۔ جب یہ عام لوگوں کا قانون ہے تو ہمارے مال میں یہ کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ پس جس نے بھی ہماری اجازت کے بغیر ایسا کیا تو اس نے فعلِ حرام کا ارتکاب کیا۔ وَمَنْ اَکَلَ مِنْ اَمْوَالِنَا شَیْئًا فَاِنَّمَا یَاْکُلُ فِی بَطْنِہٖ نَارًا وَسَیَصْلٰی سَعِیْرًا۔ جس نے بھی ہمارے اموال (خمس وغیرہ) میں سے کچھ بھی کھایا اس نے اپنے پیٹ میں آگ کو بھرا۔ اور عنقریب وہ جہنم میں جائے گا۔

۳ ابوالحسن اسدی بیان کرتے ہیں کہ محمد بن عثمان عمری کے پاس حضرت کی حسب ذیل توقیع برآمد ہوئی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ عَلٰی مَنِ اسْتَحَلَّ مِنْ اَمْوَالِنَا دِرْھَمًا:۔ اللہ اور تمام فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اس شخص پر جو ہمارے اموال میں سے ایک درہم کو بھی حلال سمجھے۔ اس روایت کے راوی بیان کرتے ہیں کہ اس توقیع مبارک کو دیکھنے کے بعد میرے دل میں یہ خیال گزرا یہ عقاب اس شخص کے لئے ہے جو ناحیہ مقدسہ کے مال کو اپنے لئے حلال سمجھے وہ شخص اس میں داخل نہیں ہے جو اپنے کو غلطی پر جانتے ہوئے اس میں تصرف کرے۔ اگر یہی امر ہے تو پھر اس معاملہ میں کیا خصوصیت ہے ہر حرام کے حلال سمجھنے والے کے لئے یہی پاداش و عقاب ہے۔

راوی کہتا ہے بخدا ! اس کے بعد جونہی میری نظر دوبارہ توقیع پر پڑی تو میں نے دیکھا کہ حروف بدل گئے تھے۔ اور اب یہ نئی عبارت مرقوم تھی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ عَلٰی مَنْ اَکَلَ مِنْ مَالِنَا دِرْھَمًا حَرَامًا۔ اللہ اور تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت اُس پر جو ہمارے مال میں سے ایک درہم کھائے۔

مذکورہ بالا توقیعات کے ملاحظہ سے معلوم ہوا ہوگا کہ سادات کا حق دبانا خصوصًا امام زمانہ کا حق واجب (جس کو سہم امام کہتے ہیں) ادا نہ کرنا کتنا بڑا جُرم ہے۔ افسوس کہ ہماری قوم کے متمول افراد اس اہم فریضہ سے چشم پوشی کرتے ہیں اور جب دُنیا ان کی آنکھوں پر چھائی ہوتی ہے وہ یا تو خمس نکالتے ہی نہیں یا اگر نکالتے بھی ہیں تو غلط جگہ صرف کر دیتے ہیں۔ جو نہ نکالنے سے بھی بدتر ہے۔

ضروری مسائلِ خمس

۱ خمس ہر اس شخص پر نکالنا فرض ہے جس کا کوئی کاروبار یا نوکری ہو آمدنی میں سے سال کا خرچ نکالنے کے بعد جو کچھ پس انداز ہو اس پر خمس نکلے گا۔

۲ ۔ ایک دفعہ جس چیز پر خمس نکال دیا جائے دوبارہ اس پر خمس واجب نہیں ہوتا۔

۳ ۔ خمس کا تعلق ہر چیز سے ہے۔ لہٰذا اگر ایک چھلہ بھی بلا ضرورت پڑا ہوا ہے تو اس پر بھی خمس ہے۔ اسی طرح سال کے بعد مٹھی بھر اناج بچ رہے تو اس کا بھی خمس نکلے گا۔

۴۔ اگر ایک شخص کی دو طرح سے آمدنی ہو۔ ایک حرام دوسری حلال دونوں کی مقدار بھی معلوم نہ ہو تو خمس نکالنے سے وہ پاک ہو جائے گی۔

۵۔ خمس سے مراد $\frac{1}{5}$ واں حصّہ ہے جس کے دو حصے کئے جائیں گے۔ ایک حصہ (یعنی $\frac{1}{10}$) نماز گذار سادات کو خود دے سکتے ہیں دوسرا حصّہ مجتہد جامع الشرائط کو پہنچانا چاہیئے۔ یا اس کو دے جس کو مجتہد جامع الشرائط نے اجازت دی ہو۔

نوٹ:۔

شروع کتاب میں آیۃ اللہ سیّد محسن حکیم مدظلہ کے فرمان (جو خمس سے متعلق ہے) کا فوٹو و ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:۔

خمس کے تفصیلی مسائل ہمارے تازہ رسالے "خمس" مولفہ علامہ جزائری میں ملاحظہ ہوں۔ (رسالہ زیر طبع ہے)

باب سوم

در اعمال و اوراد

خواص سورہائے قرآنی

بعض سوروں کے خواص امام عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ نے بیان فرمائے ہیں:۔

سورۂ توحید (اخلاص)

سورۂ قل ھو اللہ احد کے متعلق حضرتِ حجت کا ارشاد ہے کہ وہ نماز کسی طرح بہتر نہیں کہی جا سکتی جس میں سورۂ قل ھو اللہ کی تلاوت نہیں کی جاتی۔

سورۂ قدر

سورۂ انا انزلناہ کے متعلق حضرتؑ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے سخت تعجب ہے اس شخص کی غفلت پر جو اپنی نماز میں سورۂ انا انزلناہ کی تلاوت کو ترک کرتا ہے۔ مجھ کو تعجب ہے کہ اس کی نماز قبول بارگاہ احدیت کیسے ہوتی ہے۔

بسند معتبر حضرتِ حجتؑ سے منقول ہے کہ اگر کسی سورہ کا ثواب تم کو پہنچا ہو اور تم اس کو ترک کر کے نماز میں قل ھو اللہ احد اور انا انزلناہ پڑھو تو ان سوروں کا ثواب ملے گا جن کو ان دو سوروں کی خاطر ترک کیا ہے:۔

سورہ سبحات یعنی حدید و حشر و صف و جمعہ و تغابن کے متعلق وارد ہوا ہے کہ اگر قبل سونے کے پڑھے تو نہ مرے گا جب تک امام عصرؑ کی زیارت سے مشرف یاب نہ ہو۔ اور اگر مرے گا تو بہشت میں حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمسایہ میں جگہ پائے گا۔

اعمال برائے حضرت حجت علیہ السلام

زیارت امام عصرؑ (مختصر)

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْعَصْرِ وَالزَّمَانِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ الرَّحْمٰنِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَرِيْكَ الْقُرْاٰنِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَاطِعَ الْبُرْهَانِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ، عَجَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَرَجَكَ وَسَهَّلَ مَخْرَجَكَ وَجَعَلَنَا مِنْ اَعْوَانِكَ وَاَنْصَارِكَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰبَائِكَ الطَّيِّبِيْنَ وَاَجْدَادِكَ الطَّاهِرِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

زیارت امامِ عصرؑ (طویل)

کتاب احتجاج طبرسی میں ہے کہ ناحیہ مقدسہ سے محمد حمیری کے نام جو توقیع شریف برآمد ہوئی اس میں یہ مرقوم تھا کہ جب تم ہمارے واسطہ سے خدا کی طرف اور خود ہماری طرف توجہ کرنا چاہو تو یوں کہو جس طرح خود خدا نے فرمایا ہے۔

سَلَامٌ عَلٰی اٰلِ یٰسٓ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا دَاعِیَ
اللّٰهِ وَرَبَّانِیَّ اٰیَاتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا بَابَ
اللّٰهِ وَدَیَّانَ دِیْنِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَلِیْفَةَ
اللّٰهِ وَنَاصِرَ حَقِّهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حُجَّةَ
اللّٰهِ وَدَلِیْلَ اِرَادَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا تَالِیَ كِتَابِ
اللّٰهِ وَتَرْجُمَانَهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ فِیْ اٰنَآءِ لَیْلِكَ
وَاَطْرَافِ نَهَارِكَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا بَقِیَّةَ
اللّٰهِ فِیْ اَرْضِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مِیْثَاقَ
اللّٰهِ الَّذِیْ اَخَذَهٗ وَوَكَّدَهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ
یَا وَعْدَ اللّٰهِ الَّذِیْ ضَمِنَهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا
الْعَلَمُ الْمَنْصُوْبُ وَالْعِلْمُ الْمَصْبُوْبُ وَالْغَوْثُ

وَالرَّحْمَةُ الْوَاسِعَةُ وَعْدًا غَيْرَ مَكْذُوْبٍ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تَقُوْمُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
حِيْنَ تَقْعُدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تَقْرَءُ
وَتُبَيِّنُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تُصَلِّيْ وَ
تَقْنُتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تَرْكَعُ وَ
تَسْجُدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تُهَلِّلُ
وَتُكَبِّرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تَحْمَدُ وَ
تَسْتَغْفِرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تُصْبِحُ
وَتُمْسِيْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ فِي اللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى
وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاِمَامُ
الْمَاْمُوْنُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمُقَدَّمُ الْمَاْمُوْلُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ بِجَوَامِعِ السَّلَامِ اُشْهِدُكَ
يَا مَوْلَايَ اَنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
لَا حَبِيْبَ اِلَّا هُوَ وَاَهْلُهٗ وَاُشْهِدُكَ يَا
مَوْلَايَ اَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ حُجَّتُهٗ
وَالْحُسَيْنُ حُجَّتُهٗ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ

حُجَّتُهُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ حُجَّتُهُ وَجَعْفَرُ
ابْنُ مُحَمَّدٍ حُجَّتُهُ وَمُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ حُجَّتُهُ
وَعَلِيُّ بْنُ مُوسَى حُجَّتُهُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ
حُجَّتُهُ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حُجَّتُهُ وَالْحَسَنُ بْنُ
عَلِيٍّ حُجَّتُهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ حُجَّةُ اللّٰهِ أَنْتُمُ
الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَأَنَّ رَجْعَتَكُمْ حَقٌّ لَا رَيْبَ
فِيهَا يَوْمَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ
آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا
وَأَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَأَنَّ نَاكِرًا وَنَكِيرًا حَقٌّ
وَأَشْهَدُ أَنَّ النُّشُورَ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَأَنَّ
الصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْمِرْصَادَ حَقٌّ وَالْمِيزَانَ حَقٌّ
وَالْحِسَابَ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَقٌّ وَالْوَعْدَ
وَالْوَعِيدَ بِهِمَا حَقٌّ يَا مَوْلَايَ شَقِيَّ مَنْ
خَالَفَكُمْ وَسَعِدَ مَنْ أَطَاعَكُمْ فَأَشْهَدُ
عَلَى مَا أَشْهَدْتُكَ عَلَيْهِ وَأَنَا وَلِيٌّ لَكَ
بَرِيٌّ مِنْ عَدُوِّكَ فَالْحَقُّ مَا رَضِيتُمُوهُ
وَالْبَاطِلُ مَا أَسْخَطْتُمُوهُ وَالْمَعْرُوفُ مَا

اَمَرْتُ بِهٖ وَالْمُنْكَرُ مَا نَهَيْتُمْ عَنْهُ فَنَفْسِیْ
مُؤْمِنَةٌ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَبِرَسُوْلِهٖ
وَبِاَمِيْرِالْمُؤْمِنِيْنَ وَبِكُمْ يَامَوْلَایَ اَوَّلِكُمْ
وَاٰخِرِكُمْ وَنُصْرَتِیْ مُعَدَّةٌ لَكُمْ وَمَوَدَّتِیْ
خَالِصَةٌ لَكُمْ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ۔ اِس کے بعد یہ دُعا
پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی
مُحَمَّدٍ نَبِیِّ رَحْمَتِكَ وَكَلِمَةِ نُوْرِكَ وَاَنْ
تَمْلَاَ قَلْبِیْ نُوْرَالْيَقِيْنِ وَصَدْرِیْ نُوْرَ
الْاِيْمَانِ وَفِكْرِیْ نُوْرَ النِّيَّاتِ وَعَزْمِیْ
نُوْرَالْعِلْمِ وَقُوَّتِیْ نُوْرَالْعَمَلِ وَلِسَانِیْ نُوْرَ
الصِّدْقِ وَدِيْنِیْ نُوْرَالْبَصَآئِرِ مِنْ عِنْدِكَ
وَبَصَرِیْ نُوْرَالضِّيَآءِ وَسَمْعِیْ نُوْرَالْحِكْمَةِ وَ
وَمَوَدَّتِیْ نُوْرَالْمُوَالَاةِ لِمُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ عَلَيْهِمُ
السَّلَامُ حَتّٰی اَلْقَاكَ وَقَدْ وَفَيْتُ بِعَهْدِكَ
وَمِيْثَاقِكَ فَتُغَشِّيْنِیْ رَحْمَتُكَ يَاوَلِیُّ
يَاحَمِيْدُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حُجَّتِكَ فِیْ
اَرْضِكَ وَخَلِيْفَتِكَ فِیْ بِلَادِكَ وَالدَّاعِیْ

إِلَى سَبِيلِكَ وَالْقَائِمِ بِقِسْطِكَ وَالثَّائِرِ
بِأَمْرِكَ وَلِيِّ الْمُؤْمِنِينَ وَبَوَارِ الْكَفِرِينَ وَ
مُجَلِّي الظُّلْمَةِ وَمُنِيرِ الْحَقِّ وَالنَّاطِقِ بِالْحِكْمَةِ
وَالصِّدْقِ وَكَلِمَتِكَ التَّامَّةِ فِي أَرْضِكَ
الْمُرْتَقِبِ الْخَائِفِ وَالْوَلِيِّ النَّاصِحِ سَفِينَةِ
النَّجَاةِ وَعَلَمِ الْهُدَى وَنُورِ أَبْصَارِ الْوَرَى
وَخَيْرِ مَنْ تَقَمَّصَ وَارْتَدَى وَمُجَلِّي
الْعَمَى الَّذِي يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا وَقِسْطًا
كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى وَلِيِّكَ وَابْنِ
أَوْلِيَائِكَ الَّذِينَ فَرَضْتَ طَاعَتَهُمْ وَأَوْجَبْتَ
حَقَّهُمْ وَأَذْهَبْتَ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرْتَهُمْ
تَطْهِيرًا۔ اَللّٰهُمَّ انْصُرْهُ وَانْتَصِرْ بِهِ لِدِينِكَ
وَانْصُرْ بِهِ أَوْلِيَائَكَ وَأَوْلِيَائَهُ وَشِيعَتَهُ
وَأَنْصَارَهُ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ اَللّٰهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ
شَرِّ كُلِّ بَاغٍ وَطَاغٍ وَمِنْ شَرِّ جَمِيعِ خَلْقِكَ
وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ

وَعَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَاحْرُسْهُ وَامْنَعْهُ
مِنْ اَنْ يَّوْصَلَ اِلَيْهِ بِسُوْءٍ وَاحْفَظْ فِيْهِ
رَسُوْلَكَ وَاٰلَ رَسُوْلِكَ وَاَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ
وَاَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ وَانْصُرْ نَاصِرِيْهِ وَاخْذُلْ
خَاذِلِيْهِ وَاقْصِمْ قَاصِمِيْهِ وَاقْصِمْ بِهِ
جَبَابِرَةَ الْكُفْرِ وَاقْتُلْ بِهِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ
وَجَمِيْعَ الْمُلْحِدِيْنَ حَيْثُ كَانُوْا مِنْ مَّشَارِقِ
الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا بَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَامْلَاْ بِهِ
الْاَرْضَ عَدْلًا وَاَظْهِرْ بِهِ دِيْنَ نَبِيِّكَ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاجْعَلْنِيْ اَللّٰهُمَّ مِنْ اَنْصَارِهٖ
وَاَعْوَانِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَشِيْعَتِهٖ وَاَرِنِيْ فِيْ اٰلِ
مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مَا يَاْمُلُوْنَ وَفِيْ عَدُوِّهِمْ
مَا يَحْذَرُوْنَ اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ يَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

زیارتِ دیگر آن حضرتؑ (طویل)

یہ زیارت سید ابن طاؤس رح نے نقل کی ہے۔ جو مضامین
عالیہ پر مشتمل ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَى الْحَقِّ الْجَدِيْدِ وَالْعَالِمِ الَّذِىْ عِلْمُهٗ
لَا يَبِيْدُ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحْيِى الْمُؤْمِنِيْنَ وَمُبِيْرِ
الْكٰفِرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰى مَهْدِيِّ الْاُمَمِ وَ
جَامِعِ الْكَلِمِ اَلسَّلَامُ عَلٰى خَلَفِ السَّلَفِ وَ
صَاحِبِ الشَّرَفِ السَّلَامُ عَلٰى حُجَّةِ الْمَعْبُوْدِ
وَكَلِمَةِ الْمَحْمُوْدِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُعِزِّ الْاَوْلِيَآءِ وَمُذِلِّ
الْاَعْدَآءِ اَلسَّلَامُ عَلٰى وَارِثِ الْاَنْبِيَآءِ وَخَاتِمِ
الْاَوْصِيَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْقَآئِمِ الْمُنْتَظَرِ وَالْعَدْلِ
الْمُشْتَهَرِ اَلسَّلَامُ عَلَى السَّيْفِ الشَّاهِرِ وَالْقَمَرِ
الزَّاهِرِ وَالنُّوْرِ الْبَاهِرِ اَلسَّلَامُ عَلٰى شَمْسِ
الظَّلَامِ وَبَدْرِ التَّمَامِ اَلسَّلَامُ عَلٰى رَبِيْعِ الْاَنَامِ
وَنَضْرَةِ الْاَيَّامِ اَلسَّلَامُ عَلٰى صَاحِبِ الصَّمْصَامِ وَ
فَلَّاقِ الْهَامِ اَلسَّلَامُ عَلَى الدِّيْنِ الْمَاْثُوْرِ وَالْكُتُبِ
الْمَسْطُوْرِ اَلسَّلَامُ عَلٰى بَقِيَّةِ اللّٰهِ فِىْ بِلَادِهٖ وَحُجَّتِهٖ
عَلٰى عِبَادِهٖ الْمُنْتَهٰى اِلَيْهِ مَوَارِيْثُ الْاَنْبِيَآءِ وَ
لَدَيْهِ مَوْجُوْدٌ اٰثَارُ الْاَصْفِيَآءِ الْمُؤْتَمَنِ عَلَى
السِّرِّ وَالْوَلِيِّ لِلْاَمْرِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَهْدِيِّ

الَّذِیْ وَعَدَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ بِہِ الْاُمَمَ اَنْ یَجْمَعَ
بِہِ الْکَلِمَ وَیَلُمَّ بِہِ الشَّعْثَ وَیَمْلَاءَ بِہِ الْاَرْضَ
قِسْطًا وَّعَدْلًا وَیُمَکِّنَ لَہٗ وَیُنْجِزَ بِہِ وَعْدَ
الْمُؤْمِنِیْنَ اَشْہَدُ یَا مَوْلَایَ اَنَّکَ وَالْاَئِمَّۃَ مِنْ
اٰبَائِکَ اَئِمَّتِیْ وَمَوَالِیَّ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَ
یَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْہَادُ اَسْئَلُکَ یَا مَوْلَایَ اَنْ
تَسْئَلَ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ صَلَاحِ شَانِیْ
وَقَضَاءِ حَوَائِجِیْ وَغُفْرَانِ ذُنُوْبِیْ وَالْاَخْذِ بِیَدِیْ
فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ وَلِاِخْوَانِیْ وَاِخْوَانِیْ
الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کَافَّۃً اِنَّہٗ غَفُوْرٌ رَحِیْمٌ

اس کے بعد دو رکعت کر کے بارہ رکعت نماز زیارت پڑھیں۔ ہر نماز کے بعد تسبیح زہرا پڑھیں۔ اور ان نمازوں کے ثواب کو حضرت حجت علیہ السلام کی خدمت میں ہدیہ کریں جب آخری نماز سے فارغ ہوں تو یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حُجَّتِکَ فِیْ اَرْضِکَ وَخَلِیْفَتِکَ
فِیْ بِلَادِکَ الدَّاعِیْ اِلٰی سَبِیْلِکَ وَالْقَائِمِ بِقِسْطِکَ
وَالْفَائِزِ بِاَمْرِکَ وَلِیِّ الْمُؤْمِنِیْنَ وَمُبِیْرِ الْکَافِرِیْنَ
وَمُجْلِی الظُّلْمَۃِ وَمُنِیْرِ الْحَقِّ وَالصَّارِعِ بِالْحِکْمَۃِ

وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَالصِّدْقِ وَكَلِمَتِكَ وَعَيْبَتِكَ
وَعَيْبَتِكَ فِي اَرْضِكَ الْمُتَرَقِّبِ الْخَائِفِ الْوَلِيِّ النَّاصِحِ
سَفِيْنَةِ النَّجَاةِ وَعَلَمِ الْهُدٰى وَنُوْرِ اَبْصَارِ الْوَرٰى
وَخَيْرِ مَنْ تَقَمَّصَ وَارْتَدٰى وَالْوِتْرِ الْمَوْتُوْرِ وَ
مُفَرِّجِ الْكَرْبِ وَمُزِيْلِ الْهَمِّ وَكَاشِفِ الْبَلْوٰى
صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰبَائِهِ الْاَئِمَّةِ الْهَادِيْنَ
وَالْقَادَةِ الْمَيَامِيْنَ مَا طَلَعَتْ كَوَاكِبُ الْاَسْحَارِ
وَاَوْرَقَتِ الْاَشْجَارُ وَاَيْنَعَتِ الْاَثْمَارُ وَاخْتَلَفَ
اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَغَرَدَتِ الْاَطْيَارُ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا
بِحُبِّهٖ وَاحْشُرْنَا فِيْ زُمْرَتِهٖ وَتَحْتَ لِوَائِهٖ اِلٰهَ
الْحَقِّ اٰمِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔

صلوات بر آں حضرت ۳

یہ صلوات حضرت حجت ؑ کے لئے مخصوص ہے ہر روز پڑھی جا سکتی ہے:۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَصَلِّ
عَلٰى وَلِيِّ الْحَسَنِ وَوَصِيِّهٖ وَوَارِثِهِ الْقَائِمِ
بِاَمْرِكَ وَالْغَائِبِ فِيْ خَلْقِكَ وَالْمُنْتَظَرِ لِاِذْنِكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَقَرِّبْ بُعْدَهٗ وَاَنْجِزْ وَعْدَهٗ
وَاَوْفِ عَهْدَهٗ وَاكْشِفْ عَنْ بَاْسِهٖ حِجَابَ الْغَيْبَةِ
وَاَظْهِرْ بِظُهُوْرِهٖ صَحَائِفَ الْمِحْنَةِ وَقَدِّمْ اَمَامَهُ
الرُّعْبَ وَثَبِّتْ بِهِ الْقَلْبَ وَاَقْرِبْهِ الْحَرْبَ وَ
اَيِّدْهُ بِجُنْدٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوَّمِيْنَ وَسَلِّطْهُ
عَلٰى اَعْدَاءِ دِيْنِكَ اَجْمَعِيْنَ وَالْمِمْهُ اَنْ لَّا يَدَعَ
مِنْهُمْ رُكْنًا اِلَّا هَدَّهٗ وَلَا هَامًّا اِلَّا قَدَّهٗ وَلَا كَيْدًا
رَدَّهٗ وَلَا فَاسِقًا اِلَّا حَدَّهٗ وَلَا فِرْعَوْنَ اِلَّا اَهْلَكَهٗ
وَلَا سِتْرًا اِلَّا هَتَكَهٗ وَلَا عَلَمًا اِلَّا نَكَّسَهٗ وَلَا سُلْطَانًا
اِلَّا كَسَبَهٗ وَلَا رُمْحًا اِلَّا قَصَفَهٗ وَلَا مِطْرَدًا اِلَّا خَرَقَهٗ
وَلَا جُنْدًا اِلَّا فَرَّقَهٗ وَلَا مِنْبَرًا اِلَّا اَحْرَقَهٗ وَلَا سَيْفًا
اِلَّا كَسَرَهٗ وَلَا صَنَمًا اِلَّا رَضَّهٗ وَلَا دِمَنًا اِلَّا اَرَاقَهٗ وَلَا
جَوْرًا اِلَّا اَبَادَهٗ وَلَا حِصْنًا اِلَّا هَدَمَهٗ وَلَا بَابًا
اِلَّا رَدَمَهٗ وَلَا قَصْرًا اِلَّا خَرَّبَهٗ وَلَا مَسْكَنًا اِلَّا فَشَّتَهٗ
وَلَا سَهْلًا اِلَّا اَوْطَئَهٗ وَلَا جَبَلًا اِلَّا اَصْعَدَهٗ وَلَا
كَنْزًا اِلَّا اَخْرَجَهٗ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ

صلواتِ دیگر بر آں حضرتؐ

صلوات بعد نمازِ صبح :-

اَللّٰھُمَّ بَلِّغْ مَوْلَایَ صَاحِبَ الزَّمَانِ صَلَوَاتُ
اللّٰہِ عَلَیْہِ عَنْ جَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِیْ
مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِھَا وَبَرِّھَا وَبَحْرِھَا
وَسَھْلِھَا وَجَبَلِھَا حَیِّھِمْ وَمَیِّتِھِمْ وَعَنْ وَالِدَیَّ
وَوَلَدِیْ وَعَنِّیْ مِنَ الصَّلَوَاتِ وَالتَّحِیَّاتِ
زِنَۃَ عَرْشِ اللّٰہِ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ وَمُنْتَھٰی رِضَاہُ
وَعَدَدَ مَا اَحْصَاہُ کِتَابُہٗ وَاَحَاطَ بِہٖ عِلْمُہٗ
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُجَدِّدُ لَہٗ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ وَفِیْ کُلِّ
یَوْمٍ عَھْدًا وَعَقْدًا وَبَیْعَۃً فِیْ رَقَبَتِیْ لَہُ اَللّٰھُمَّ
کَمَا شَرَّفْتَنِیْ بِھٰذَا التَّشْرِیْفِ وَفَضَّلْتَنِیْ
بِھٰذِہِ الْفَضِیْلَۃِ وَخَصَصْتَنِیْ بِھٰذِہِ النِّعْمَۃِ
فَصَلِّ عَلٰی مَوْلَایَ وَسَیِّدِیْ صَاحِبِ الزَّمَانِ
وَاجْعَلْنِیْ مِنْ اَنْصَارِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَالذَّابِّیْنَ
عَنْہُ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُسْتَشْھَدِیْنَ بَیْنَ یَدَیْہِ
طَائِعًا غَیْرَ مُکْرَہٍ فِی الصَّفِّ الَّذِیْ نَعَتَّ اَھْلَہٗ

فِیْ کِتَابِكَ فَقُلْتَ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ
عَلٰی طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ وَاٰلِهٖ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ
اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ بَیْعَةٌ لَهٗ فِیْ عُنُقِیْ اِلٰی یَوْمِ
الْقِیَامَةِ :- علامہ مجلسیؒ نے فرمایا ہے کہ اس صلوات کے
پڑھنے کے بعد اپنے سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر اس طرح مارے
جس طرح بیعت کی جاتی ہے۔

دعائے حفظ برائے امام زمانؑ ۴

امام رضا علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ صاحب الامر کیلئے
یہ دعا کیا کرو۔

اَللّٰهُمَّ ادْفَعْ عَنْ وَلِیِّكَ وَخَلِیْفَتِكَ
وَحُجَّتِكَ عَلٰی خَلْقِكَ وَلِسَانِكَ الْمُعَبِّرِ عَنْكَ
النَّاطِقِ بِحِكْمَتِكَ وَعَیْنِكَ النَّاظِرَةِ بِاِذْنِكَ وَ
شَاهِدِكَ عَلٰی عِبَادِكَ الْحُجَّاجِ الْمُجَاهِدِ
الْعَائِذِ بِكَ الْعَابِدِ عِنْدَكَ وَاَعِذْهُ مِنْ شَرِّ
جَمِیْعِ مَا خَلَقْتَ وَبَرَاْتَ وَاَنْشَاْتَ وَصَوَّرْتَ
وَاحْفَظْهُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ
وَعَنْ یَمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَمِنْ فَوْقِهٖ وَمِنْ
تَحْتِهٖ بِحِفْظِكَ الَّذِیْ لَا یَضِیْعُ مَنْ حَفِظْتَهٗ بِهٖ

وَاحْفَظْ فِيْهِ رَسُوْلَكَ وَاٰبَآءَهٗ اَئِمَّتَكَ وَ
دَعَائِمَ دِيْنِكَ وَاجْعَلْهُ فِيْ وَدِيْعَتِكَ الَّتِيْ
لَاتُضِيْعُ وَفِيْ جِوَارِكَ الَّذِيْ لَا يُخْفَرُ وَفِيْ
مَنْعِكَ وَعِزِّكَ الَّذِيْ لَا يُقْهَرُ وَاٰمِنْهُ بِاَمَانِكَ
الْوَثِيْقِ الَّذِيْ لَا يُخْذَلُ مَنْ اٰمَنْتَهٗ بِهٖ وَاجْعَلْهُ
فِيْ كَنَفِكَ الَّذِيْ لَا يُرَامُ مَنْ كَانَ فِيْهِ وَانْصُرْهُ
بِنَصْرِكَ الْعَزِيْزِ وَاَيِّدْهُ لَا بِجُنْدِكَ الْغَالِبِ وَ
قَوِّهٖ بِقُوَّتِكَ وَارْدِفْهُ بِمَلٰٓئِكَتِكَ وَوَالِ مَنْ
وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَاَلْبِسْهُ دِرْعَكَ الْحَصِيْنَةَ
وَحُفَّهُ بِالْمَلٰٓئِكَةِ حَفًّا اَللّٰهُمَّ اشْعَبْ بِهِ الصَّدْعَ
وَارْتُقْ بِهِ الْفَتْقَ وَاَمِتْ بِهِ الْجَوْرَ وَاَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ
وَزَيِّنْ بِطُوْلِ بَقَائِهِ الْاَرْضَ وَاَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ وَ
انْصُرْهُ بِالرُّعْبِ قَوِّ نَاصِرِيْهِ وَاخْذُلْ
خَاذِلِيْهِ وَدَمْدِمْ مَنْ نَصَبَ لَهٗ وَدَمِّرْ مَنْ
غَشَّهٗ وَاقْتُلْ بِهِ جَبَابِرَةَ الْكُفْرِ وَعَمَدَتَهٗ
وَدَعَائِمَهٗ وَاقْصِمْ بِهٖ رُؤُسَ الضَّلَالَةِ وَشَارِعَةَ
الْبِدَعِ وَمُمِيْمَةَ السُّنَّةِ وَمُقَوِّيَةَ الْبَاطِلِ وَ

ذَلِّلْ بِهِ الْجَبَّارِيْنَ وَاَبِرْ بِهِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَمِيْعَ
الْمُلْحِدِيْنَ فِيْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا وَ
بَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَسَهْلِهَا وَجَبَلِهَا حَتّٰى لَا تَدَعَ
مِنْهُمْ دَيَّارًا وَلَا تُبْقِيْ لَهُمْ اٰثَارًا، اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ
مِنْهُمْ بِلَادَكَ وَاشْفِ مِنْهُمْ عِبَادَكَ وَاَعِزَّ بِهِ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَحْيِ بِهِ سُنَنَ الْمُرْسَلِيْنَ وَدَارِسَ
حُكْمِ النَّبِيِّيْنَ وَجَدِّدْ بِهِ مَا امْتَحَى مِنْ دِيْنِكَ
وَبُدِّلَ مِنْ حُكْمِكَ حَتّٰى تُعِيْدَ دِيْنَكَ بِهِ
وَعَلٰى يَدَيْهِ جَدِيْدًا غَضًّا مَحْضًا صَحِيْحًا لَا
عِوَجَ فِيْهِ وَلَا بِدْعَةَ مَعَهُ وَحَتّٰى تُنِيْرَ بِعَدْلِهِ
ظُلَمَ الْجَوْرِ وَتُطْفِئَ بِهِ نِيْرَانَ الْكُفْرِ وَتُوْضِحَ
بِهِ مَعَاقِدَ الْحَقِّ وَمَجْهُوْلَ الْعَدْلِ فَاِنَّهُ عَبْدُكَ
الَّذِيْ اسْتَخْلَصْتَهُ لِنَفْسِكَ وَاصْطَفَيْتَهُ
عَلٰى غَيْبِكَ وَعَصَمْتَهُ مِنَ الذُّنُوْبِ وَبَرَّاْتَهُ
مِنَ الْعُيُوْبِ وَطَهَّرْتَهُ مِنَ الرِّجْسِ وَسَلَّمْتَهُ
مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ فَاِنَّا نَشْهَدُ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ
يَوْمَ حُلُوْلِ الطَّامَّةِ اَنَّهُ لَمْ يُدَنِّسْ ذَنْبًا وَ

لَا اَتٰی حُوْبًا وَلَمْ یَرْتَکِبْ مَعْصِیَةً وَلَمْ یُضَیِّعْ
لَکَ طَاعَةً وَلَمْ یَهْتِکْ لَکَ حُرْمَةً وَلَمْ یُبَدِّلْ
لَکَ فَرِیْضَةً وَلَمْ یُغَیِّرْ لَکَ شَرِیْعَةً وَاَنَّهُ الْهَادِیُ
الْمُهْتَدِیُ الظَّاهِرُ التَّقِیُّ النَّقِیُّ الرَّضِیُّ الزَّکِیُّ اَللّٰهُمَّ
اَعْطِهِ فِیْ نَفْسِهِ وَاَهْلِهِ وَوَلَدِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ وَ
اُمَّتِهٖ وَجَمِیْعِ رَعِیَّتِهٖ مَا تَقَرُّ بِهٖ عَیْنُهٗ وَتَسُرُّ بِهٖ نَفْسُهٗ
وَتَجْمَعُ لَهٗ مُلْکَ الْمَمْلَکَاتِ کُلِّهَا قَرِیْبِهَا وَبَعِیْدِهَا
وَعَزِیْزِهَا وَذَلِیْلِهَا حَتّٰی تُجْرِیَ حُکْمَهٗ عَلٰی کُلِّ حُکْمٍ
وَتَغْلِبَ بِحَقِّهٖ کُلَّ بَاطِلٍ اَللّٰهُمَّ اسْلُکْ بِنَا عَلٰی
یَدَیْهِ مِنْهَاجَ الْهُدٰی وَالْمَحَجَّةَ الْعُظْمٰی وَالطَّرِیْقَةَ
الْوُسْطٰی الَّتِیْ یَرْجِعُ اِلَیْهِ الْغَالِیْ وَیَلْحَقُ بِهَا
التَّالِیْ وَقَوِّنَا عَلٰی طَاعَتِهٖ وَثَبِّتْنَا عَلٰی مُشَایَعَتِهٖ
وَامْنُنْ عَلَیْنَا بِمُتَابَعَتِهٖ وَاجْعَلْنَا فِیْ حِزْبِهِ
الْقَوَّامِیْنَ بِاَمْرِهِ الصَّابِرِیْنَ مَعَهٗ الطَّالِبِیْنَ رِضَاکَ
بِمُنَاصَحَتِهٖ حَتّٰی تَحْشُرَنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْ اَنْصَارِهٖ
وَاَعْوَانِهٖ وَمُقَوِّیَةِ سُلْطَانِهٖ اَللّٰهُمَّ وَاجْعَلْ ذٰلِکَ
لَنَا خَالِصًا مِنْ کُلِّ شَکٍّ وَشُبْهَةٍ وَرِیَاءٍ وَسُمْعَةٍ

حَتّٰى لَا نَعْتَمِدَ بِهٖ غَيْرَكَ وَلَا نَطْلُبَ بِهٖ اِلَّا وَجْهَكَ
وَحَتّٰى تُحِلَّنَا مَحَلَّهٗ وَتَجْعَلَنَا فِى الْجَنَّةِ مَعَهٗ وَاَعِذْنَا
مِنَ السَّآمَةِ وَالْكَسَلِ وَالْفَتْرَةِ وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ يَّنْتَصِرُ
بِهٖ لِدِيْنِكَ وَتُعِزُّ بِهٖ نَصْرَ وَلِيِّكَ وَلَا تَسْتَبْدِلْ
بِنَا غَيْرَنَا فَاِنَّ اسْتِبْدَالَكَ بِنَا غَيْرَنَا عَلَيْكَ يَسِيْرٌ
وَهُوَ عَلَيْنَا كَثِيْرٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى وُلَاةِ عَهْدِهٖ
وَالْاَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهٖ وَبَلِّغْهُمْ اٰمَالَهُمْ وَزِدْ
فِىْ اٰجَالِهِمْ وَاَعِزَّ نَصْرَهُمْ وَتَمِّمْ لَهُمْ مَا اَسْنَدْتَ
اِلَيْهِمْ مِنْ اَمْرِكَ لَهُمْ وَثَبِّتْ دَعَآئِمَهُمْ وَاجْعَلْنَا
لَهُمْ اَعْوَانًا وَعَلٰى دِيْنِكَ اَنْصَارًا فَاِنَّهُمْ مَعَادِنُ
كَلِمَاتِكَ وَخُزَّانُ عِلْمِكَ وَاَرْكَانُ تَوْحِيْدِكَ وَ
دَعَآئِمُ دِيْنِكَ وَوُلَاةُ اَمْرِكَ وَخَالِصَتُكَ مِنْ
عِبَادِكَ وَصَفْوَتُكَ مِنْ خَلْقِكَ وَاَوْلِيَآؤُكَ
وَسَلَائِلُ اَوْلِيَآئِكَ وَصَفْوَةُ اَوْلَادِ نَبِيِّكَ وَ
السَّلَامُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ
بَرَكَاتُهٗ

حضرتؑ کا شرفِ ملازمت حاصل کرنے کیلئے صلوات

کفعمیؒ نے بسند معتبر امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص بعد نماز صبح و ظہر حسب ذیل صلوات کی مداومت کرے تو اس کو موت نہ آئے گی یہاں تک کہ مولانا صاحب العصر علیہ السّلام کی ملازمت کا شرف حاصل کرے گا۔ اور وہ صلوات یہ ہے:-

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَھُمْ:-

دُعائے دیگر برائے حشر با امامِ عصرؑ

جو شخص ہر روز بعد نماز اس دُعا کو پڑھے گا وہ بروز قیامت حضرت حجّت علیہ السّلام کے ساتھ محشور ہوگا:-

یَانُوْرَ النُّوْرِ یَامُدَبِّرَ الْاُمُوْرِ یَا بَاعِثَ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ لِیْ وَلِشِیْعَتِیْ مِنَ الضِّیْقِ وَمِنَ الْھَمِّ مَخْرَجًا وَاَوْسِعْ لَنَا الْمَنْھَجَ وَاَطْلِقْ مِنْ عِقْدِكَ مَا یُفَرِّجُ وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ یَا کَرِیْمُ

دُعائے عہد

مصحفِ ناطق امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص اس عہد نامہ کو قربۃً الی اللہ لگاتار چالیس روز تک نماز صبح کے بعد باوضو رُو بہ قبلہ پڑھے گا تو وہ ہمارے قائم (آلِ محمدؐ) کے یار و انصار میں ہوگا۔ اور اگر امام آخر الزمانؑ کے ظہور پر نور سے قبل وہ مر جائے گا تو خدائے بزرگ و برتر اس کو قبر سے اٹھائے گا (اور امام زمانہ کے انصار میں شامل کرے گا) اور اسے ہر کلمہ و لفظ کے عوض میں ہزار نیکیاں اور حسنات عطا فرمائے گا اور اس کے نامہ اعمال سے ہزار برائیاں محو کرے گا۔ نیز اس دُعائے مبارکہ کو پندرہ ماہ شعبان کو بعد نماز صبح ضرور پڑھنا چاہیئے۔ جو امام آخر الزمان کی ولادت باسعادت کا دن ہے:۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ رَبَّ
النُّوْرِ الْعَظِیْمِ وَرَبَّ الْکُرْسِیِّ الرَّفِیْعِ وَرَبَّ
الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ وَمُنْزِلَ التَّوْرٰیۃِ وَالْاِنْجِیْلِ
وَالزَّبُوْرِ وَرَبَّ الظِّلِّ وَالْحَرُوْرِ وَمُنْزِلَ الْقُرْاٰنِ
الْعَظِیْمِ وَرَبَّ الْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَالْاَنْبِیَآءِ
وَالْمُرْسَلِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ بِوَجْھِکَ الْکَرِیْمِ
وَبِنُوْرِ وَجْھِکَ الْمُنِیْرِ وَمُلْکِکَ الْقَدِیْمِ یَا حَیُّ
یَا قَیُّوْمُ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ بِہِ
السَّمٰوٰتُ وَالْاَرَضُوْنَ وَبِاسْمِکَ الَّذِیْ

يَصْلُحُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ يَا حَيُّ قَبْلَ كُلِّ
حَيٍّ وَيَا حَيُّ بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ وَيَا حَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ
يَا مُحْيِيَ الْمَوْتٰى وَمُمِيْتَ الْاَحْيَآءِ يَا حَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ
اَنْتَ اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَانَا الْاِمَامَ الْهَادِيَ الْمَهْدِيَّ
الْقَآئِمَ بِاَمْرِكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰبَآئِهِ
الطَّاهِرِيْنَ عَنْ جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
فِيْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا وَسَهْلِهَا وَ
جَبَلِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَعَنِّيْ وَعَنْ وَّالِدَيَّ
وَاِخْوَانِيْ وَاَخَوَاتِيْ مِنَ الصَّلَوَاتِ زِنَةَ عَرْشِ
اللّٰهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ وَمَا اَحْصَاهُ عِلْمُهٗ وَاَحَاطَ بِهٖ
كِتَابُهٗ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُجَدِّدُ لَهٗ فِيْ صَبِيْحَةِ يَوْمِيْ
هٰذَا وَمَا عِشْتُ مِنْ اَيَّامِيْ عَهْدًا وَّعَقْدًا وَّبَيْعَةً
لَهٗ فِيْ عُنُقِيْ لَآ اَحُوْلُ عَنْهَا وَلَآ اَزُوْلُ اَبَدًا اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْنِيْ مِنْ اَنْصَارِهٖ وَاَعْوَانِهٖ وَالذَّابِّيْنَ عَنْهُ
وَالْمُسَارِعِيْنَ اِلَيْهِ فِيْ قَضَآءِ حَوَآئِجِهٖ وَالْمُمْتَثِلِيْنَ
لِاَوَامِرِهٖ وَنَوَاهِيْهِ وَالْمُحَامِيْنَ عَنْهُ وَالسَّابِقِيْنَ
اِلٰى اِرَادَتِهٖ وَالْمُسْتَشْهِدِيْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ اَللّٰهُمَّ

اِنْ حَالَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ الْمَوْتُ الَّذِيْ جَعَلْتَهُ
عَلٰى عِبَادِكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا فَاَخْرِجْنِيْ مِنْ
قَبْرِيْ مُؤْتَزِرًا كَفَنِيْ شَاهِرًا سَيْفِيْ مُجَرِّدًا
قَنَاتِيْ مُلَبِّيًا دَعْوَةَ الدَّاعِيْ فِي الْحَاضِرِ وَالْبَادِيْ اَللّٰهُمَّ
اَرِنِي الطَّلْعَةَ الرَّشِيْدَةَ وَالْغُرَّةَ الْحَمِيْدَةَ وَاكْحُلْ
نَاظِرِيْ بِنَظْرَةٍ مِّنِّيْ اِلَيْهِ وَعَجِّلْ فَرَجَهُ وَسَهِّلْ
مَخْرَجَهُ وَاَوْسِعْ مَنْهَجَهُ وَاسْلُكْ بِيْ مَحَجَّتَهُ وَاَنْفِذْ
اَمْرَهُ وَاشْدُدْ اَزْرَهُ وَاعْمُرِ اللّٰهُمَّ بِهِ بِلَادَكَ وَاَحْيِ
بِهِ عِبَادَكَ فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ ظَهَرَ الْفَسَادُ
فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ فَاَظْهِرْ
اَللّٰهُمَّ لَنَا وَلِيَّكَ وَابْنَ بِنْتِ نَبِيِّكَ الْمُسَمّٰى بِاسْمِ
رَسُوْلِكَ حَتّٰى لَا يَظْفَرَ بِشَيْءٍ مِّنَ الْبَاطِلِ اِلَّا مَزَّقَهُ
وَيُحِقُّ الْحَقَّ وَيُحَقِّقُهُ وَاجْعَلْهُ اَللّٰهُمَّ مَفْزَعًا
لِمَظْلُوْمِ عِبَادِكَ وَنَاصِرًا لِمَنْ لَّا يَجِدُ لَهُ نَاصِرًا
غَيْرَكَ وَمُجَدِّدًا لِمَا عُطِّلَ مِنْ اَحْكَامِ كِتَابِكَ
وَمُشَيِّدًا لِمَا وَرَدَ مِنْ اَعْلَامِ دِيْنِكَ وَسُنَنِ
نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْهُ اَللّٰهُمَّ

مِمَّنْ حَصَّنْتَهٗ مِنْ بَاْسِ الْمُعْتَدِيْنَ اَللّٰهُمَّ سُرَّ
نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِرُؤْيَتِهٖ
وَمَنْ تَبِعَهٗ عَلٰى دَعْوَتِهٖ وَارْحَمِ اسْتِكَانَتَنَا
بَعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ هٰذِهِ الْغُمَّةَ عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ
بِحُضُوْرِهٖ وَعَجِّلْ لَنَا ظُهُوْرَهٗ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا
وَنَرٰىهُ قَرِيْبًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ؕ

۔اس کے بعد اپنا ہاتھ دائیں ران پر تین مرتبہ ماریں اور ہر بار یہ کہیں :۔

اَلْعَجَلَ الْعَجَلَ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ۔

مذہبی کتابوں کے لئے یاد رکھئے

ادارہ علوم آل محمدؐ

سٹریٹ ۳۹ وسن پورہ — لاہور

اعمال برائے قضائے حوائج

ہر دُعا سے پہلے امام عصرؑ کا واسطہ دینا چاہیئے

بسندِ معتبر منقول ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ میں آپ حضرات کا واسطہ دے کر دُعا کرتا ہوں لیکن میری دُعا مستجاب نہیں ہوتی۔ حضرت نے اس کے جواب میں فرمایا کہ تم چہاردہ معصومین کا واسطہ علی العموم دیا کرو۔ اور میرا واسطہ علی الخصوص دو کیونکہ میں امام عصر ہوں اور روئے زمین پر خدا کی حجت ہوں۔

نمازِ استغاثہ بہ امامِ عصرؑ

مفاتیح الجنان میں ہے کہ دو رکعت اس طرح بجا لائے کہ ہر رکعت میں سورہ الحمد، ایاک نعبد وایاک نستعین تک پڑھے اور جب اس آیت پر پہنچے تو اس کو سو دفعہ پڑھے۔ اس کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ایک دفعہ پڑھے جب نماز سے فارغ ہو تو یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ عَظُمَ الْبَلَآءُ وَبَرِحَ الْخَفَآءُ وَانْكَشَفَ الْغِطَآءُ وَضَاقَتِ الْاَرْضُ بِمَا وَسِعَتِ السَّمَآءُ وَاِلَيْكَ يَا رَبِّ الْمُشْتَكٰى وَعَلَيْكَ الْمُعَوَّلُ فِي الشِّدَّةِ وَالرَّخَآءِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ الَّذِيْنَ اَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِمْ وَعَجِّلِ اللّٰهُمَّ فَرَجَهُمْ بِقَائِمِهِمْ وَاَظْهِرْ اِعْزَازَهُ يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ

اِکْفِیَانِیْ فَاِنَّکُمَا کَافِیَایَ اِحْفَظَانِیْ فَاِنَّکُمَا حَافِظَایَ
یَامَوْلَایَ یَاصَاحِبَ الزَّمَانِ یَامَوْلَایَ یَاصَاحِبَ
الزَّمَانِ یَامَوْلَایَ یَاصَاحِبَ الزَّمَانِ الْغَوْثَ
الْغَوْثَ الْغَوْثَ اَدْرِکْنِیْ اَدْرِکْنِیْ اَدْرِکْنِیْ
اَلْاَمَانَ الْاَمَانَ الْاَمَانَ۔

نماز استغاثہ دیگر (بعد از نماز صبح)

بعد نماز صبح دو رکعت نماز سلامتی حضرت حجت علیہم السلام پڑھے سورۂ حمد کے بعد انا انزلناہ پڑھ کر رکوع و دونوں سجدے بجالائے جب سجدہ سے سر اٹھا کر بیٹھے تو آیۃ الکرسی پڑھے۔ اس کے بعد کھڑا ہو کر دوسری رکعت تمام کرے۔ بعد فراغت نماز صحن خانہ میں کھڑے ہو کر اول و آخر تین دفعہ درود شریف پڑھے۔ درمیان میں ایک سو چوراسی (۱۸۴) مرتبہ

یَاحُجَّۃَ الْقَائِمِ عَلَیْہِ السَّلَامُ کہے۔ اس کے بعد حسب ذیل دعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ کُنْ لِوَلِیِّکَ الْحُجَّۃِ ابْنِ الْحَسَنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَعَلٰی اٰبَائِہٖ فِیْ ھٰذِہِ السَّاعَۃِ وَفِیْ کُلِّ سَاعَۃٍ وَلِیًّا وَحَافِظًا وَقَائِدًا وَّنَاصِرًا وَّ دَلِیْلًا وَّعَیْنًا حَتّٰی تُسْکِنَہٗ اَرْضَکَ طَوْعًا وَتُمَتِّعَہٗ فِیْھَا طَوِیْلًا۔ اس کے بعد کہے۔ یَامُدَبِّرَ الْاُمُوْرِ یَا

بَاعِثَ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ یَا مُجْرِیَ الْبُحُوْرِ یَا مُلَیِّنَ الْحَدِیْدِ لِدَاوُدَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَ افْعَلْ بِیْ کَذَا وَکَذَا ۔ کذا وکذا کی جگہ اپنی حاجت طلب کرے

دُعائے سہم اللیل

بلد الامین میں حضرت صاحب العصر والزمان سے منقول ہے کہ اس دعا کو ہر حاجت طلب کرنے سے پہلے پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِعَزِیْزِ تَعْزِیْزِ اِعْتِزَازِ عِزَّتِکَ بِطَوْلِ حَوْلِ شَدِیْدِ قُوَّتِکَ بِقُدْرَۃِ مِقْدَارِ اِقْتِدَارِ قُدْرَتِکَ بِتَاْکِیْدِ تَحْمِیْدِ تَمْجِیْدِ عَظَمَتِکَ بِسُمُوِّ نُمُوِّ عُلُوِّ رِفْعَتِکَ بِدَیْمُوْمِ قَیُّوْمِ دَوَامِ مُدَّتِکَ بِرِضْوَانِ غُفْرَانِ اٰنَانِ رَحْمَتِکَ بِرَفِیْعِ بَدِیْعِ مَنِیْعِ سَلْطَنَتِکَ بِسَعَاطِ صَلٰوۃِ بِسَاطِ رَحْمَتِکَ بِحَقَائِقِ الْحَقِّ مِنْ حَقِّ حَقِّکَ بِمَکْنُوْنِ السِّرِّ مِنْ سِرِّ سِرِّکَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عِزِّ عِزِّکَ بِحَنِیْنِ اَنِیْنِ تَسْکِیْنِ الْمُرِیْدِیْنَ بِحَرَقَاتِ خَضَعَاتِ زَفَرَاتِ الْخَائِفِیْنَ بِاَمَالِ اَعْمَالِ اَقْوَالِ الْمُجْتَھِدِیْنَ بِتَخَشُّعِ خَضَّعِ تَقَطُّعِ مُرَارَاتِ

الصَّابِرِيْنَ بِتَعَبُّدِ تَهَجُّدِ تَجَدُّدِ الْعَابِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ
ذَهَلَتِ الْعُقُوْلُ وَانْحَسَرَتِ الْاَبْصَارُ وَضَاعَتِ
الْاَفْهَامُ وَحَارَتِ الْاَوْهَامُ وَقَصُرَتِ الْخَوَاطِرُ
وَبَعُدَتِ الظُّنُوْنُ عَنْ اِدْرَاكِ كُنْهِ كَيْفِيَّةِ مَا ظَهَرَ
مِنْ بَوَادِيْ عَجَائِبِ اَصْنَافِ بَدَائِعِ فُدْرَتِكَ
دُوْنَ الْبُلُوْغِ اِلٰى مَعْرِفَةِ تَلَأْلُؤِ لَمَعَاتِ بُرُوْقِ
سَمَائِكَ اَللّٰهُمَّ مُحَرِّكَ الْحَرَكَاتِ وَمُبْدِئَ نِهَايَةِ
الْغَايَاتِ وَمُخْرِجَ يَنَابِيْعَ تَفْرِيْعِ قُضْبَانِ النَّبَاتِ
يَا مَنْ شَقَّ صُمَّ جَلَامِيْدِ الصُّخُوْرِ الرَّاسِيَاتِ
وَاَنْبَعَ مِنْهَا مَآءً مَعِيْنًا حَيٰوةً لِلْمَخْلُوْقَاتِ فَاَحْيَا
مِنْهَا الْحَيَوَانَ وَالنَّبَاتَ وَعَلِمَ مَا اخْتَلَجَ فِيْ
سِرِّ اَفْكَارِهِمْ مِنْ نُطُقِ اِشَارَاتِ خَفِيَّاتِ لُغَاتِ
النَّمْلِ السَّارِحَاتِ يَا مَنْ سَبَّحَتْ وَهَلَّلَتْ
وَقَدَّسَتْ وَكَبَّرَتْ وَسَجَدَتْ لِجَلَالِ جَمَالِ
اَقْوَالِ عَظِيْمِ عِزِّ جَبَرُوْتِ مَلَكُوْتِ سَلْطَنَتِهٖ
مَلَائِكَةُ السَّبْعِ سَمٰوٰتٍ يَا مَنْ دَارَتْ فَاَضَاءَتْ
وَاَنَارَتْ لِدَوَامِ دَيْمُوْمِيَّتِهٖ النُّجُوْمُ الزَّاهِرَاتُ وَ

اَحْصٰی عَدَدَ الْاَحْیَآءِ وَالْاَمْوَاتِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْبَرِیَّاتِ وَافْعَلْ بِیْ کَذَا کَذَا[1]۔

اس کے بعد تحفۃ العوام میں مذکور ہے۔ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَسُبْحَانَ
اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ
فَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ فَاِنَّہٗ لَا یَمْلِکُھُمَا اَحَدٌ غَیْرُکَ

تحفۃ العوام مرتبہ مولوی باقر حسین میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر یہ دعا خلوت میں باطہارت بخور روشن کر کے گریہ و زاری کے ساتھ بغیر بات چیت کئے نصف شب کے اوّل حصہ میں شب چہار شنبہ سے شب جمعہ تک پڑھے تو جس مقصد کے لئے پڑھے وہ بہت جلد پورا ہوگا۔

دعائے وسعتِ رزق

یہ دعا حضرت صاحب العصرؑ نے مومنین کو برائے کشائش رزق و برآوردن حاجات تعلیم فرمائی ہے جو ایک قلمی بیاض سے نقل کی جاتی ہے[2]۔

یَا مَالِکَ الرِّقَابِ وَیَا ھَازِمَ الْاَحْزَابِ یَا مُفَتِّحَ
الْاَبْوَابِ یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ سَبِّبْ لَنَا سَبَبًا
لَا نَسْتَطِیْعُ لَہٗ طَلَبًا بِحَقِّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَوٰۃُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

[1] ۱۲ منہ
[2] ۱۲ مفاتیح میں یہ دعا حرز امام عصرؑ کے عنوان سے درج ہے۔ ۱۲

دعائے فرج

تحفۃ الناحیہ میں حضرت صاحب الامر والزمانؑ سے حسب ذیل دعا مروی ہے۔ اور بعض علماء نے اس کے مجرب ہونے کی شہادت دی ہے۔ اوّل دو رکعت نماز قربت کی نیت سے مثل نماز صبح بجالائے۔ پھر حسب ذیل دعا پڑھے:۔

یَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَتَرَ الْقَبِيْحَ يَا مَنْ لَّمْ يُؤَاخِذْ بِالْجَرِيْرَةِ وَلَمْ يَهْتِكِ السِّتْرَ وَالسَّرِيْرَةِ يَا عَظِيْمَ الْعَفْوِ يَا اَحْسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا مُنْتَهٰى كُلِّ نَجْوٰى يَا صَاحِبَ كُلِّ شَكْوٰى وَيَا عَوْنَ كُلِّ مُسْتَعِيْنٍ يَا مُبْتَدِئًا بِالنِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا۔ اِس کے بعد دس مرتبہ کہے یَا رَبَّاهُ دس مرتبہ یَا سَيِّدَاهُ دس مرتبہ یَا غَايَتَاهُ دس مرتبہ یَا مُنْتَهٰى غَايَةَ رَغْبَتَاهُ پھر کہے

اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اِلَّا مَا كَشَفْتَ كَرْبِيْ وَنَفَّسْتَ هَمِّيْ وَفَرَّجْتَ عَنِّيْ غَمِّيْ وَاَصْلَحْتَ حَالِيْ۔

اس کے بعد سجدہ میں جا کر داہنا رخسارہ خاک یا سجدہ گاہ پر رکھے۔ اور سو مرتبہ کہے:۔

یَا مُحَمَّدُ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا مُحَمَّدُ اِکْفِیَانِیْ فَاِنَّکُمَا
کَافِیَایَ وَانْصُرَانِیْ فَاِنَّکُمَا نَاصِرَایَ :- پھر بایاں رخسار
زمین پر رکھے۔ اور سو مرتبہ اَدْرِکْنِیْ کہے۔ پھر جہاں تک سانس
کرے اَلْغَوْثَ اَلْغَوْثَ کہے۔ پھر اپنی حاجت طلب کرے انشاء اللہ
بر آئے گی :-

عمل کامیابی امتحان

حسب ذیل دعا انگلی یا قلم سے روشنائی سے کاپی پر لکھ کر پرچہ
امتحان لکھے تو انشاء اللہ کامیابی نصیب ہوگی۔

فرمایا امام جعفر صادقؑ نے کہ حاجت کے وقت نامہ پر قلم سے روشنائی
سے لکھے :- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّ اللّٰہَ وَعَدَ
الصَّابِرِیْنَ الْخَرَجَ مِمَّا یَکْرَھُوْنَ وَالرِّزْقَ مِنْ حَیْثُ
لَا یَحْتَسِبُوْنَ جَعَلَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ مِنَ الَّذِیْنَ لَا خَوْفٌ
عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۔ اور بین السطور میں اسی طرح قلم سے روشنائی
سے لکھے :- اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلِیٍّ وَفَاطِمَۃَ
وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَعَلِیِّ ابْنِ الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ
وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَی ابْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِیِّ بْنِ مُوْسَی
وَمُحَمَّدٍ عَلِیٍّ وَعَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَ

الحجۃ الخلف القائم المنتظر صلوٰۃ اللہ علیہم وسلم
تسلیمًا ان تصلی علیٰ محمّد وآل محمّد وان تیسّر
امری وتسہلہ وتصلیہ لی وترزقنی خیرہ و
تصرفہ عنی شرّہ برحمتک یاارحم الرّاحمین ؕ

اَلْاِسْتِغَاثَۃُ اِلٰی اِمَامِ الْعَصْرِ

یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ اَغِثْنِیْ یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ
اَدْرِکْنِیْ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَسْئَلُکَ
اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَابْنَتِہٖ وَابْنَیْھَا الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ
اِلَّا اَعَنْتَنِیْ بِھِمْ عَلٰی طَاعَتِکَ وَرِضْوَانِکَ وَبَلِّغْنِیْ
بِھِمْ اَفْضَلَ مَا بَلَّغْتَہٗ اَحَدًا مِنْ اَوْلِیَائِھِمْ فِیْ
ذٰلِکَ وَاَسْئَلُکَ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ وَلِیِّکَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ
عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اِلَّا انْتَقَمْتَ لِیْ بِہٖ مِمَّنْ ظَلَمَنِیْ
وَکَفَیْتَنِیْ بِہٖ مَؤُنَۃَ مَنْ یُّرِیْدُنِیْ بِظُلْمٍ اَبَدًا مَا
اَبْقَیْتَنِیْ وَاَسْئَلُکَ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ وَلِیِّکَ عَلِیِّ ابْنِ
الْحُسَیْنِ اِلَّا کَفَیْتَنِیْ بِہٖ وَنَجَّیْتَنِیْ بِہٖ مِنْ جَوْرِ
السَّلَاطِیْنِ وَنَفَثِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَسْئَلُکَ اَللّٰھُمَّ

بِحَقِّ وَلِيِّكَ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اِلَّا
اَعَنْتَنِي بِهِمَا عَلَى اَمْرِ اٰخِرَتِي وَعَلَى طَاعَتِكَ وَاَسْئَلُكَ
اللّٰهُمَّ بِحَقِّ وَلِيِّكَ الْعَبْدِ الصَّالِحِ مُوسَى ابْنِ جَعْفَرٍ
نِ الْكَاظِمِ بِغَيْظِهِ الْاَعَافَيْتَنِي بِهِ مِمَّا اَخَافُهُ وَاَحْذَرُهُ
عَلَى بَصَرِي وَجَمِيعِ سَائِرِ جَوَارِحِ بَدَنِي مَا ظَهَرَ
مِنْهَا وَمَا بَطَنَ مِنْ جَمِيعِ الْاَسْقَامِ وَالْاَمْرَاضِ وَ
الْاَعْلَالِ وَالْاَوْجَاعِ بِقُدْرَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
وَاَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ بِحَقِّ وَلِيِّكَ عَلِيِّ ابْنِ مُوسَى
الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَّا اَنْجَيْتَنِي بِهِ وَسَلِّمْنِي مِمَّا
اَخَافُهُ وَاَحْذَرُهُ فِي جَمِيعِ اَسْفَارِي فِي الْبَرَارِي
وَالْقِفَارِي وَالْاَوْدِيَةِ وَالْغِيَاضِ وَالْبِحَارِ وَاَسْئَلُكَ
اللّٰهُمَّ بِحَقِّ وَلِيِّكَ مُحَمَّدِ الْجَوَادِ الْاَجُودَتَ عَلَيَّ بِهِ
مِنْ فَضْلِكَ وَتَفَضَّلْتَ عَلَيَّ بِهِ مِنْ وُسْعِكَ
مَا اَسْتَغْنِي بِهِ عَمَّا فِي اَيْدِي خَلْقِكَ وَخَاصَّةً
يَا رَبِّ لِيَ مَهْمُ وَبَارِكْ لِي فِيهِ وَفِيمَا لَكَ
عِنْدِي مِنْ نِعَمِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ اِلٰهِي
اِنْقَطَعَ الرَّجَاءُ اِلَّا مِنْكَ وَخَابَتِ الْاٰمَالُ اِلَّا فِيكَ

يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَأَسْئَلُكَ بِحَقِّ مَنْ حَقُّهُ
عَلَيْكَ وَاجِبٌ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَ
أَنْ تَبْسُطَ عَلَيَّ مَا حَظَرْتَهُ مِنْ رِزْقِكَ وَأَنْ تُسَهِّلَ
ذَالِكَ وَتُيَسِّرَهُ فِي خَيْرٍ مِنْكَ وَعَافِيَةٍ وَأَنَا فِي خَفْضِ
عَيْشٍ وَدَعَةٍ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَأَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ
بِحَقِّ وَلِيِّكَ عَلِيِّ ابْنِ مُحَمَّدٍ إِلَّا أَعَنْتَنِي بِهِ عَلَى قَضَاءِ
نَوَافِلِي وَبِرِّ إِخْوَانِي وَكَمَالِ طَاعَتِكَ وَأَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ
بِحَقِّ وَلِيِّكَ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ الْهَادِيِّ الْأَمِينِ الْكَرِيمِ
النَّاصِحِ الثِّقَةِ الْعَالِمِ إِلَّا أَعَنْتَنِي بِهِ عَلَى أَمْرِ آخِرَتِي
وَأَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ بِحَقِّ وَلِيِّكَ وَحُجَّتِكَ عَلَى عِبَادِكَ وَبَقِيَّتِكَ
فِي أَرْضِكَ الْمُنْتَقِمِ لَكَ مِنْ أَعْدَائِكَ وَأَعْدَاءِ رَسُولِكَ بَقِيَّةِ
آبَائِهِ الطَّاهِرِينَ وَوَارِثِ أَسْلَافِهِ الصَّالِحِينَ صَاحِبِ الزَّمَانِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آبَائِهِ الْكِرَامِ الْمُتَّقِينَ الْأَخْيَارِ إِلَّا
تَدَارَكْتَنِي وَجَنِّبْنِي مِنْ كُلِّ كَرْبٍ وَهَمٍّ وَحَفِظْتَ عَلَيَّ
قَدِيمَ إِحْسَانِكَ إِلَيَّ وَحَدِيثَهُ وَأَدْرَرْتَ عَلَيَّ جَمِيلَ
عَوَائِدِكَ عِنْدِي يَا رَبِّ وَأَعِمَّنِي بِهِ وَبِحَقِّ بِهِ وَبِحَقِّهِ
مِنَ الْمَخَافَةِ وَمِنْ كُلِّ شِدَّةٍ وَعَظِيمَةٍ وَهَوْلٍ وَنَازِلَةٍ وَغَمٍّ وَدَيْنٍ وَمَرَضٍ وَسَقَمٍ وَآفَةٍ

وَظُلْمِ وَجَوْرِ وَفِتْنَةٍ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَاٰخِرَتِي
بِسَتْرِكَ وَرَأْفَتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَكَرَمِكَ وَتَفَضُّلِكَ
وَتَعَطُّفِكَ يَا كَافِيَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ
يَا كَافِيَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ مَا اَهَمَّهُ وَيَا كَافِيَ
عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا اَهَمَّهُ يَوْمَ صِفِّيْنَ وَيَا كَافِيَ عَلِيِّ
ابْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ الْحَرَّةِ وَيَا كَافِيَ جَعْفَرَ
ابْنِ مُحَمَّدٍ اَبَا الدَّوَانِيْقِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ
وَاكْفِنِي مَا اَهَمَّنِي فِي دَارِ الدُّنْيَا وَكُلَّ هَوْلٍ دُوْنَ
الْجَنَّةِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا قَاضِيَ
الْحَوَائِجِ يَا وَهَّابَ الرَّغَائِبِ يَا مُطْعِمَ الْجَزَائِلِ يَا فَكَّاكَ الْعُنَاةِ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ
اِنِّي اَعْلَمُ اَنَّكَ قَادِرٌ عَلٰى قَضَاءِ حَوَائِجِي فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ
وَعَجِّلْ يَا رَبِّ فَرَجَ وَلِيِّكَ وَابْنِ بِنْتِ نَبِيِّكَ فَاقْضِ يَا اَللّٰهُ
حَوَائِجَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ صَغِيْرَهَا وَكَبِيْرَهَا الَّتِي يُسِرُّ مِنْكَ وَعَافِيَةٍ وَتُتِمُّ
نِعْمَتَكَ عَلَيَّ وَهَنِّئْنِي بِهِمْ كَرَامَتَكَ وَاَلْبِسْنِي
بِهِمْ عَافِيَتَكَ وَتَفَضَّلْ بِعَفْوِكَ وَكُنْ لِي بِحَقِّ
مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ فِي جَمِيْعِ اُمُوْرِي وَلِيًّا وَحَافِظًا
وَرَاعِيًا وَسَاتِرًا وَوَازِرًا فَمَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا

لَمْ يَشَاءْ لَمْ يَكُنْ لَا يُعْجِزُ اللّٰهَ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَ لَا فِي السَّمَآءِ هُوَ كَائِنٌ اِنْشَآءَ اللّٰهُ ۝

یہ استغاثہ قلمی بیاض مولوی رضی حسن مرحوم بن سند المجتہدین فقیہ موتمن السید علی حسن اعلی اللہ مقامہٗ جائسی سے نقل کیا گیا ہے۔

عمل برائے قضائے حاجت

کشکول علامہ بہاؤالدین عاملی میں ہے کہ ہزار مرتبہ ہر روز ایک ہفتہ تک حسب ذیل عمل کرے تو حضرت حجت خود امداد فرماتے ہیں۔
بیک نشست و بیک مقام و بیک وقت اس عمل کو انجام دے۔ تسبیح درود اوّل و آخر عمل کے پڑھے:۔

شنبہ :۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

یکشنبہ :۔ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

دوشنبہ :۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

سہ شنبہ :۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

چہارشنبہ :۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

پنج شنبہ :۔ تسبیحاتِ اربعہ (جو نماز کی آخری دو رکعتوں میں پڑھی جاتی ہیں)۔

جمعہ :۔ يَا اللّٰهُ مَحْمُوْدَ كُلِّ فِعَالِهٖ

عملِ حاجت (بہ طریق دیگر)

من لایحضرہ الفقیہہ میں وارد ہے کہ ہر گاہ جب بعد نماز تسبیح حضرت

فاطمہؑ زہرا سے فارغ ہو تو کہے:-

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَلَكَ السَّلَامُ
وَاِلَيْكَ يَعُوْدُ السَّلَامُ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ
عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَئِمَّةِ الْهَادِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلٰى جَمِيْعِ اَنْبِيَآءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَمَلَائِكَتِهٖ
اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَلسَّلَامُ
عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَجْمَعِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰى
عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ اَلسَّلَامُ
عَلٰى مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيٍّ بَاقِرِ عِلْمِ النَّبِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ
عَلٰى جَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُوْسٰى
ابْنِ جَعْفَرِ الْكَاظِمِ اَلسَّلَامُ عَلٰى عَلِيِّ ابْنِ مُوْسَى
الرِّضَا اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيِّ الْجَوَّادِ اَلسَّلَامُ
عَلٰى عَلِيِّ ابْنِ مُحَمَّدِ الْهَادِيْ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحَسَنِ
ابْنِ عَلِيِّ الزَّكِيِّ الْعَسْكَرِيِّ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُجَّةِ

فَاتِحِ الْمَهْدِیؑ :۔ پھر جو حاجت رکھتا ہو خدا سے طلب کرے۔

دُعائے توسّل

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے اس دُعا کو تحفۃ الزائر میں نقل کیا ہے۔
ن بابویہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں جس امر کے متعلق میں نے اس دُعا کو پڑھا
ہت جلد کامیابی کا اثر دیکھا اسمیں چہاردہ معصومین کے واسطہ اور توسّل
ے دُعا مانگی گئی ہے اور وہ دُعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ نَبِیِّ
رَّحْمَۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ یَا اَبَا الْقَاسِمِ یَا
سُوْلَ اللّٰہِ یَا اِمَامَ الرَّحْمَۃِ یَا سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا نَتَوَجَّہُ بِکَ وَ
سْتَشْفَعُ بِکَ وَنَتَوَسَّلُ بِکَ اِلَی اللّٰہِ وَقَدَّمْنَاکَ بَیْنَ
یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْھًا عِنْدَ اللّٰہِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ
اَبَا الْحَسَنِ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَا عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ
طَالِبٍ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ یَا سَیِّدَنَا وَمَوْلٰینَا
نَّا نَتَوَجَّہُ بِکَ وَاسْتَشْفَعُ بِکَ وَنَتَوَسَّلُ بِکَ اِلَی اللّٰہِ وَ
قَدَّمْنَاکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْھًا عِنْدَ
اللّٰہِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ یَا فَاطِمَۃَ الزَّھْرَآءِ
بِنْتَ مُحَمَّدٍ یَا قُرَّۃَ عَیْنِ الرَّسُوْلِ یَا سَیِّدَتَنَا
وَمَوْلَاتَنَا اِنَّا نَتَوَجَّہُ بِکِ وَاسْتَشْفَعُ بِکِ وَنَتَوَسَّلُ بِکِ

بِكَ إِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا يَا
وَجِيهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ يَا
حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا الْمُجْتَبٰى يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰينَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا
وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ
بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ
اللّٰهِ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يَا حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا الشَّهِيْدُ
يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَ
مَوْلٰينَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى
اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا عِنْدَ
اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا الْحَسَنِ يَا عَلِيَّ ابْنَ
الْحُسَيْنِ يَا زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا
حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰينَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا
وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ
يَدَيْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا
عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا جَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا
الْبَاقِرُ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ

يَاسَيِّدَنَا وَمَوْلٰيْنَا اِنَّا نَتَوَجَّهُنَا وَاسْتَشْفَعُنَا وَنَتَوَسَّلُنَا
بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا يَا
وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ
يَا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ اَيُّهَا الصَّادِقُ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰيْنَا اِنَّا
نَتَوَجَّهُنَا وَاسْتَشْفَعُنَا وَنَتَوَسَّلُنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ
بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا
عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا الْحَسَنِ يَا مُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ اَيُّهَا
الْكَاظِمُ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا
وَمَوْلٰيْنَا اِنَّا نَتَوَجَّهُنَا وَاسْتَشْفَعُنَا وَنَتَوَسَّلُنَا بِكَ اِلَى
اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا
عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا الْحَسَنِ يَا عَلِيَّ بْنَ
مُوْسَى اَيُّهَا الرِّضَا يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى
خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰيْنَا اِنَّا نَتَوَجَّهُنَا وَاسْتَشْفَعُنَا
وَنَتَوَسَّلُنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ
حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا
اَبَا جَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا التَّقِيُّ الْجَوَادُ يَا بْنَ

رَسُوْلِ اللّٰہِ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ یَا سَیِّدَنَا وَ
مَوْلٰینَا اِنَّا تَوَجَّھْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَی اللّٰہِ
وَقَدَّمْنَاکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْھًا عِنْدَ اللّٰہِ
اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ یَا اَبَا الْحَسَنِ عَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ اَیُّھَا
الْھَادِیُ النَّقِیُّ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی
خَلْقِہٖ یَا سَیِّدَنَا وَمَوْلٰینَا اِنَّا تَوَجَّھْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا
تَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَی اللّٰہِ وَقَدَّمْنَاکَ بَیْنَ یَدَیْ
حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْھًا عِنْدَ اللّٰہِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ یَا
اَبَا مُحَمَّدٍ یَا حَسَنَ ابْنَ عَلِیٍّ اَیُّھَا الزَّکِیُّ الْعَسْکَرِیُّ
یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ یَا سَیِّدَنَا
وَمَوْلٰینَا اِنَّا تَوَجَّھْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِکَ
اِلَی اللّٰہِ وَقَدَّمْنَاکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْھًا
عِنْدَ اللّٰہِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ یَا وَصِیَّ الْحَسَنِ وَالْخَلَفَ
الْحُجَّۃَ اَیُّھَا الْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَھْدِیُّ یَا ابْنَ رَسُوْلِ
اللّٰہِ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ یَا سَیِّدَنَا وَمَوْلٰینَا
اِنَّا تَوَجَّھْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَی اللّٰہِ وَ
قَدَّمْنَاکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْھًا

Marfat.com

عِنْدَ اللّٰہِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ ۔ اس کے بعد اپنی حاجت طلب کرے انشاء اللہ پوری ہوگی۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس کے بعد یہ دعا بھی پڑھے :۔

یَاسَادَتِیْ وَمَوَالِیَّ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِکُمْ اَئِمَّتِیْ وَعُدَّتِیْ لِیَوْمِ فَقْرِیْ وَحَاجَتِیْ اِلَی اللّٰہِ وَتَوَسَّلْتُ بِکُمْ اِلَی اللّٰہِ وَاسْتَشْفَعْتُ بِکُمْ اِلَی اللّٰہِ فَاشْفَعُوْا لِیْ عِنْدَ اللّٰہِ وَاسْتَنْقِذُوْنِیْ مِنْ ذُنُوْبِیْ عِنْدَ اللّٰہِ فَاِنَّکُمْ وَسِیْلَتِیْ اِلَی اللّٰہِ وَبِحُبِّکُمْ وَبِقُرْبِکُمْ اَرْجُوْ نَجَاۃً مِّنَ اللّٰہِ فَکُوْنُوْا عِنْدَ اللّٰہِ رَجَائِیْ یَاسَادَتِیْ یَااَوْلِیَآءَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ وَلَعَنَ اللّٰہُ اَعْدَآءَ اللّٰہِ ظَالِمِیْھِمْ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اٰمِیْنَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ۔

درُودِ طوسی معروف بہ دُعائے اعتصام

ہر چند کہ درود طوسی بعض کتب میں مذکور ہے لیکن اصل اس درُود کی دُعائے توسّل ہے۔ اور بروایت ابن بابویہ قمیؒ یہ دُعا ائمہ معصومین سلام اللہ علیہم اجمعین سے منسوب و منقول ہے۔ اسی باعث سے اس درُود کا اعتبار ہو سکتا ہے۔ اور فائدہ اور طریقہ اس درُود کا یہ لکھا ہے کہ جب کوئی واسطے حصول مطالب کے اس دعا کو شروع کرے تو ایک دوشنبہ سے شروع کرے۔ اور دوسرے دوشنبہ کو تمام کرے مگر قبل شروع کرنے کے غسل کرے اور لباس پاکیزہ پہنے اور عطر لگائے اور وقت پڑھنے کے

خوشبو اپنے پاس رکھے کہ خدائے تعالیٰ اس کی برکت سے دعا قبول کرتا ہے۔ اور ہر روز گیارہ بار پڑھے اور سو بار شروع کرتے وقت اور سو بار تمام کرتے وقت یہ درود مختصر پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ شب جمعہ اوّل مابین مغرب و عشا غسل کرکے دو رکعت نماز بہ نیت حاجت ادا کرے اور بتوجہ قلب رو بقبلہ بیٹھ کر آیہ کریمہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ. موافق اعداد اپنے نام کے پڑھے اور چالیس مرتبہ درود پڑھ کر سجدہ میں اور سو بار سَھْلًا بِفَضْلِکَ یَا عَزِیْزُ پڑھے۔ پھر درست بیٹھ کر بتوجہ تمام اور اس درود معظم کی تلاوت کرے۔ بعد اس کے ہر روز بعد نماز صبح ایک مرتبہ پڑھا کرے۔ خدائے تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے دعا اس کی قبول فرمائے۔ اور تمام گناہ اس کے معاف کرے۔ اور ترقی رزق و نعمت و فراوانی مال و دولت عطا کرے۔ اور دشمن اس کے مقہور ہوں اور جملہ آفات سے امان الٰہی میں رہے۔ اور روشنی دل حاصل ہو۔ اور بروز قیامت بہ شفاعت حضرات معصومین علیہم السلام بہشت بریں میں مکان بلند میں جاگزیں ہو اور عذاب قبر اور ہول قیامت سے امن میں رہے اور آتش دوزخ اس پر حرام ہو۔ اور جملہ بیماریوں اور تکالیف دنیوی سے حافظ حقیقی کی امان میں رہے۔ اور درود طوسی سے پہلے یہ دعا پڑھے:-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ يَا كَائِنًا قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَيَا بَاقِيًا بَعْدَ فَنَاءِ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ اَقْرَبُ اِلَيَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ يَا مَنْ هُوَ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيْدُ يَا مَنْ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ يَا مَنْ هُوَ بِالْمَنْظَرِ الْاَعْلٰى وَبِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ يَا مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ يَا مَنْ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اِقْضِ حَاجَاتِيْ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ

درود طوسی رحمۃ اللہ علیہ

دعائیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْعَرَبِيِّ الْقُرَشِيِّ الْمَكِّيِّ الْمَدَنِيِّ الْاَبْطَحِيِّ التِّهَامِيِّ السَّيِّدِ الْبَهِيِّ السِّرَاجِ الْمُضِيِّ الْكَوْكَبِ الدُّرِّيِّ

صَاحِبِ الْوِقَارِ وَالسَّكِيْنَةِ الْمَدْفُوْنِ بِاَرْضِ
الْمَدِيْنَةِ الْعَبْدِ الْمُؤَيَّدِ وَالرَّسُوْلِ الْمُسَدَّدِ الْمُصْطَفٰى
الْاَمْجَدِ الْمَحْمُوْدِ الْاَحْمَدِ حَبِيْبِ اِلٰهِ الْعٰلَمِيْنَ
وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَسَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَشَفِيْعِ
الْمُذْنِبِيْنَ وَرَحْمَةٍ لِلْعَالَمِيْنَ اَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
وَعَلٰى اٰلِكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا اِمَامَ
الرَّحْمَةِ يَا شَفِيْعَ الْاُمَّةِ يَا كَاشِفَ الْغُمَّةِ يَا حُجَّةَ
اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰينَا اِنَّا نَتَوَجَّهُ بِكَ
وَنَسْتَشْفِعُ بِكَ وَنَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ
بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الْمُطَهَّرِ
وَالْاِمَامِ الْمُظَفَّرِ وَالشُّجَاعِ الْغَضَنْفَرِ اَبِيْ شَبِّيْرٍ
وَشَبَّرَ قَاسِمِ طُوْبٰى وَسَقَرَ اَلْاَنْزَعِ الْبَطِيْنِ
اَلْاَشْرَفِ الْمَكِيْنِ الْاَشْجَعِ الْمَتِيْنِ الْعَارِفِ
الْمُبِيْنِ النَّاصِرِ الْمُعِيْنِ وَلِيِّ الدِّيْنِ الْوَالِيْ

الوَلِيِّ السَّيِّدِ الرَّضِيِّ الْإِمَامِ الْوَصِيِّ الْحَاكِمِ
بِالنَّصِّ الْجَلِيِّ الْمُخْلِصِ الصَّفِيِّ الْمَدْفُونِ بِالرَّيِّ
لَيْثِ بَنِي غَالِبٍ مَظْهَرِ الْعَجَائِبِ وَمُظْهِرِ
الْغَرَائِبِ وَمُفَرِّقِ الْكَتَائِبِ وَالشِّهَابِ الثَّاقِبِ
وَالْهِزَبْرِ السَّالِبِ وَنُقْطَةِ دَائِرَةِ الْمَطَالِبِ اَسَدِ
اللّٰهِ الْغَالِبِ غَالِبِ كُلِّ غَالِبٍ وَمَطْلُوبِ كُلِّ طَالِبٍ
صَاحِبِ الْمَفَاخِرِ وَالْمَنَاقِبِ اِمَامِ الْمَشَارِقِ
وَالْمَغَارِبِ الَّذِي حُبُّكَ فَرْضٌ عَلَى الْحَاضِرِ وَ
الْغَائِبِ مَوْلٰينَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ الْاِمَامِ بِالْحَقِّ
وَالْاَمِيرِ الْمُطْلَقِ اَبِي الْحَسَنَيْنِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ
ابْنِ اَبِي طَالِبٍ صَلَوٰتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِكَ يَا اَبَا الْحَسَنَيْنِ
يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يَا عَلِيَّ ابْنَ اَبِي طَالِبٍ يَا اَخَ
الرَّسُولِ يَا زَوْجَ الْبَتُولِ يَا اَبَا السِّبْطَيْنِ يَا حُجَّةَ
اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰينَا اِنَّا نَتَوَجَّهُ بِكَ
وَنَسْتَشْفِعُ بِكَ وَنَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ
بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَى السَّيِّدَةِ الْجَلِيلَةِ
الْجَمِيلَةِ الْمَعْصُومَةِ الْمَظْلُومَةِ الْكَرِيمَةِ النَّبِيلَةِ
الْمَكْرُوبَةِ الْعَلِيلَةِ ذَاتِ الْاَحْزَانِ الطَّوِيلَةِ
فِي الْمُدَّةِ الْقَلِيلَةِ الرَّضِيَّةِ الْحَلِيمَةِ الْعَفِيفَةِ
السَّلِيمَةِ الْمَجْهُولَةِ قَدْرًا وَالْمَخْفِيَّةِ قَبْرًا الْمَدْفُونَةِ
سِرًّا وَالْمَغْصُوبَةِ جَهْرًا سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْاِنْسِ
الْحُورَاءِ اُمِّ الْاَئِمَّةِ النُّقَبَاءِ النُّجَبَاءِ بِنْتِ خَيْرِ
الْاَنْبِيَاءِ الطَّاهِرَةِ الْمُطَهَّرَةِ الْبَتُولِ الْعَذْرَاءِ
فَاطِمَةَ النَّقِيَّةِ النَّقِيَّةِ الزَّهْرَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَ
سَلَامُهُ عَلَيْهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكِ وَعَلٰى
ذُرِّيَّتِكِ يَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ يَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ رَسُولِ
اللّٰهِ اَيَّتُهَا الْبَتُولُ يَا قُرَّةَ عَيْنِ الرَّسُولِ يَا
بِضْعَةَ النَّبِيِّ يَا اُمَّ السِّبْطَيْنِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ
يَا سَيِّدَتَنَا وَمَوْلَيَاتِنَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا
وَتَوَسَّلْنَا بِكِ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكِ بَيْنَ يَدَيْ
حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيهَةً عِنْدَ اللّٰهِ

اِشْفِعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ بَعْلِكَ وَبِحَقِّ
ذُرِّيَّتِكَ الطَّاهِرِيْنَ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ
عَلَى السَّيِّدِ الْمُجْتَبٰى وَالْاِمَامِ الْمُرْتَجٰى سِبْطِ
الْمُصْطَفٰى وَابْنِ الْمُرْتَضٰى عَلَمِ الْهُدٰى الْعَالِمِ الرَّبَّانِيِّ
ذِي الْحَسَبِ الْمَنِيْعِ وَالْفَضْلِ الْجَمِيْعِ الشَّفِيْعِ بْنِ
الشَّفِيْعِ الْمَقْتُوْلِ بِالسَّمِّ النَّقِيْعِ الْمَدْفُوْنِ بِاَرْضِ
الْبَقِيْعِ الْعَالِمِ بِالْفَرَائِضِ وَالسُّنَنِ صَاحِبِ الْجُوْدِ
وَالْمِنَنِ كَاشِفِ الضُّرِّ وَالْبَلْوٰى وَالْمِحَنِ مَا ظَهَرَ
مِنْهَا وَمَا بَطَنَ الَّذِيْ عَجَزَ عَنْ مَدَائِحِهٖ لِسَانُ
الْاَلْسَنِ الْاِمَامِ الْمُؤْتَمَنِ وَالْمَسْمُوْمِ الْمُمْتَحَنِ الْاِمَامِ
بِالْحَقِّ اَبِيْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ
وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ يَا حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ
اَيُّهَا الْمُجْتَبٰى يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا بْنَ اَمِيْرِ
الْمُؤْمِنِيْنَ يَا بْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ يَا سَيِّدَ شَبَابِ
اَهْلِ الْجَنَّةِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا
وَمَوْلٰينَا اِنَّا نَتَوَجَّهُ بِكَ وَنَسْتَشْفِعُ بِكَ وَنَتَوَسَّلُ بِكَ
اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِيْ

Marfat.com

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا
عِنْدَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَى
السَّيِّدِ الزَّاهِدِ وَالْاِمَامِ الْعَابِدِ الرَّاكِعِ السَّاجِدِ
وَلِيِّ الْمَلِكِ الْمَاجِدِ وَقَتِيْلِ الْكَافِرِ الْجَاحِدِ زَيْنِ
الْمَنَابِرِ وَالْمَسَاجِدِ صَاحِبِ الْمِحْنَةِ وَالْكَرْبِ
وَالْبَلَآءِ الْمَدْفُوْنِ بِاَرْضِ كَرْبَلَآءَ سِبْطِ رَسُوْلِ
الثَّقَلَيْنِ وَنُوْرِ الْعَيْنَيْنِ مَوْلٰنَا وَمَوْلَى الْكَوْنَيْنِ
الْاِمَامِ بِالْحَقِّ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ
وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ
يَا حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا الشَّهِيْدُ الْمَظْلُوْمُ
يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا بْنَ
فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ يَا سَيِّدَ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَا
حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا
وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ
بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيْهًا
عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
وَزِدْ وَبَارِكْ عَلٰى اَبِي الْاَئِمَّةِ وَسِرَاجِ الْاُمَّةِ

وَكَاشِفِ الْغُمَّةِ وَمُحْيِي السُّنَّةِ وَسَنِيِّ الْهِمَّةِ رَفِيعِ
الرُّتْبَةِ وَاَنِيسِ الْكُرْبَةِ وَصَاحِبِ النُّدْبَةِ الْمَدْفُونِ
بِاَرْضِ طَيْبَةَ الْمُبَرَّءِ مِنْ كُلِّ شَرٍّ وَشَيْنٍ وَ
اَفْضَلِ الْمُجَاهِدِينَ وَاَكْمَلِ الشَّاكِرِينَ وَالْحَامِدِينَ
شَمْسِ نَهَارِ الْمُسْتَغْفِرِينَ وَقَمَرِ لَيْلَةِ الْمُتَهَجِّدِينَ
الْاِمَامِ بِالْحَقِّ زَيْنِ الْعَابِدِينَ اَبِي مُحَمَّدٍ عَلِيِّ بْنِ
الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ يَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ
يَا زَيْنَ الْعَابِدِينَ اَيُّهَا السَّجَّادُ يَا بْنَ رَسُولِ
اللّٰهِ يَا بْنَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ
يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰينَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا
وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ
حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللّٰهِ
اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ جَدِّكَ وَبِحَقِّ
اَبَائِكَ الطَّاهِرِينَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ
وَبَارِكْ عَلٰى قَمَرِ الْاَقْمَارِ وَنُورِ الْاَنْوَارِ وَقَائِدِ
الْاَحْبَارِ وَسَيِّدِ الْاَبْرَارِ الطُّهْرِ الطَّاهِرِ وَالنَّجْمِ

الزَّاهِرِ وَالْبَدْرِ الْبَاهِرِ وَالْبَحْرِ الزَّاخِرِ وَالدُّرِّ
الْفَاخِرِ الْمُلَقَّبِ بِالْبَاقِرِ السَّيِّدِ الْوَجِيهِ الْإِمَامِ
النَّبِيهِ الْمَدْفُونِ عِنْدَ جَدِّهِ وَأَبِيهِ الْحَبْرِ الْمُلَيِّ
عِنْدَ الْعَدُوِّ وَالْوَلِيِّ الْإِمَامِ بِالْحَقِّ الْأَزَلِيِّ أَبِي
جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمَا
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا جَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ
أَيُّهَا الْبَاقِرُ يَا بْنَ رَسُولِ اللّٰهِ يَا بْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا نَتَوَجَّهُ بِكَ
وَنَسْتَشْفِعُ بِكَ وَنَتَوَسَّلُ بِكَ إِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ
يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا وَجِيهًا
عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ جَدِّكَ
وَبِحَقِّ أَبَائِكَ الطَّاهِرِينَ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ
وَبَارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الصَّادِقِ الصِّدِّيقِ الْعَالِمِ
الرَّشِيقِ الْحَلِيمِ الشَّفِيقِ الْهَادِي إِلَى الطَّرِيقِ السَّاقِي
شِيعَتَهُ مِنَ الرَّحِيقِ وَمُبَلِّغِ أَعْدَائِهِ إِلَى الْحَرِيقِ
صَاحِبِ الشَّرَفِ الرَّفِيعِ ذِي الْحَسَبِ الْمَنِيعِ وَ
الْفَضْلِ الْجَمِيعِ الشَّفِيعِ ابْنِ الشَّفِيعِ الْمَدْفُونِ

بارض البقیع المهذب المؤید المجدد الاحمد
الامام بالحق ابی عبد الله جعفر بن محمد صلوات
الله وسلامه علیهما الصلوٰة والسلام علیک یا
ابا عبد الله جعفر بن محمد ایها الصادق یا بن
رسول الله یا بن امیر المؤمنین یا حجة الله
علی خلقه یا سیدنا ومولینا انا نتوجه بک واستشفعنا
وتوسلنا بک الی الله وقدمناک بین یدی
حاجاتنا فی الدنیا والاخرة یا وجیها عند الله
اشفع لنا عند الله بحقک وبحق جدک وبحق
ابائک الطاهرین اللهم صل وسلم وزد و
بارک علی السید الکریم والامام الحلیم وسمی
الکلیم الصابر الکظیم صاحب العسکر والجیش
المدفون بمقابر قریش صاحب الشرف الانور
والمجد الاظهر والجبین الازهر والنور الابهر
الامام بالحق ابی ابراهیم موسی بن جعفر
صلوات الله وسلامه علیه الصلوٰة والسلام علیک
یا ابا ابراهیم یا موسی بن جعفر ایها الکاظم

Marfat.com

اَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا بْنَ اَمِيْرِ
الْمُؤْمِنِيْنَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا
اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى
اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا فِى الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ
بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ جَدِّكَ وَبِحَقِّ اَبَائِكَ الطَّاهِرِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَى السَّيِّدِ
الْمَعْصُوْمِ وَالْاِمَامِ الْمَظْلُوْمِ وَالشَّهِيْدِ الْمَسْمُوْمِ
وَالْغَرِيْبِ الْمَغْمُوْمِ وَالْقَتِيْلِ الْمَحْرُوْمِ الْعَالِمِ
بِالْعِلْمِ الْمَكْتُوْمِ الْبَدْرِ فِى النُّجُوْمِ الشَّمْسِ الشُّمُوْسِ
وَاَنِيْسِ النُّفُوْسِ الْمَدْفُوْنِ بِاَرْضِ طُوْسٍ الرَّضِىِّ
الْمُرْتَضٰى الْمُجْتَبٰى الْمُفْتَدٰى الرَّاضِىْ بِالْقَدَرِ
وَالْقَضَاءِ الْاِمَامِ بِالْحَقِّ اَبِى الْحَسَنِ عَلِىِّ بْنِ مُوْسَى
الرِّضَا صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا اَبَا الْحَسَنِ يَا عَلِىَّ بْنَ مُوْسَى اَيُّهَا
الرِّضَا يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا
حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا اِنَّا

تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَابِكَ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ
حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ
لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ جَدِّكَ وَبِحَقِّ اٰبَائِكَ
الطَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَى
السَّيِّدِ الْعَامِلِ الْعَالِمِ الْعَابِدِ الْفَاضِلِ الْكَامِلِ
الْبَاذِلِ الْاَجْوَدِ الْجَوَادِ الْعَارِفِ بِاَسْرَارِ الْمَبْدَءِ
وَالْمَعَادِ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ مَنَامِ الْمُحِبِّيْنَ يَوْمَ
يُنَادِ الْمُنَادِ الْمَذْكُوْرِ فِي الْهُدَايَةِ وَالْاِرْشَادِ الْمَدْفُوْنِ
بِاَرْضِ بَغْدَادَ السَّيِّدِ الْعَرَبِيِّ وَالْاِمَامِ الْاَعْجَمِيِّ
وَالنُّوْرِ الْمُحَمَّدِيِّ الْمُلَقَّبِ بِالتَّقِيِّ الْاِمَامِ بِالْحَقِّ اَبِيْ جَعْفَرٍ
مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا جَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا
التَّقِيُّ الْجَوَادُ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰينَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ
اسْتَشْفَعْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ
حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللّٰهِ
اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ جَدِّكَ وَبِحَقِّ

Marfat.com

اٰبَآئِكَ الطَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ
وَبَارِكْ عَلَى الْاِمَامَيْنِ الْهُمَامَيْنِ الْتَّمَامَيْنِ السَّيِّدَيْنِ
السَّنَدَيْنِ الْفَاضِلَيْنِ الْكَامِلَيْنِ الْبَاذِلَيْنِ
الْعَادِلَيْنِ الْعَالِمَيْنِ الْعَامِلَيْنِ الْاَوْرَعَيْنِ الْاَطْهَرَيْنِ
الْاَطْهَرَيْنِ الشَّمْسَيْنِ الْقَمَرَيْنِ الْكَوْكَبَيْنِ
النُّوْرَيْنِ النَّيِّرَيْنِ الْاَسْعَدَيْنِ وَارِثَيِ الْمَشْعَرَيْنِ
وَاَهْلَيِ الْحَرَمَيْنِ كَهْفَيِ التُّقٰى غَوْثَيِ الْوَرٰى
بَدْرَيِ الدُّجٰى طَوْدَيِ التُّهٰى عَلَمَيِ الْهُدٰى
الْمَدْفُوْنَيْنِ بِسُرَّ مَنْ رَاٰى كَاشِفَيِ الْبَلْوٰى
وَالْمِحَنِ صَاحِبَيِ الْجُوْدِ وَالْمَنِّ الْاِمَامَيْنِ بِالْحَقِّ
اَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّقِيِّ وَاَبِيْ مُحَمَّدٍ
الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ الْعَسْكَرِيِّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ
عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا اَبَا الْحَسَنِ
يَا اَبَا مُحَمَّدٍ وَيَا عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَيَا حَسَنَ بْنَ
عَلِيٍّ اَيُّهَا التَّقِيُّ الْهَادِيُّ وَاَيُّهَا الزَّكِيُّ الْعَسْكَرِيُّ
يَا بْنَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا بْنَيْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا حُجَّتَيِ
اللّٰهِ عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ يَا سَيِّدَيْنَا وَمَوْلَيَيْنَا

إِنَّا نَتَوَجَّهُ بِكُمَا وَنَسْتَشْفِعُ بِكُمَا وَنَتَوَسَّلُ بِكُمَا إِلَى
اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكُمَا بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيهَيْنِ عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعَا لَنَا عِنْدَ
اللّٰهِ بِحَقِّكُمَا وَبِحَقِّ جَدِّكُمَا وَبِحَقِّ اٰبَائِكُمَا
الطَّاهِرِينَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ
عَلٰى صَاحِبِ الدَّعْوَةِ النَّبَوِيَّةِ وَالصَّوْلَةِ الْحَيْدَرِيَّةِ
وَالْعِصْمَةِ الْفَاطِمِيَّةِ وَالْحِلْمِ الْحَسَنِيَّةِ وَالشَّجَاعَةِ
الْحُسَيْنِيَّةِ وَالْعِبَادَةِ السَّجَادِيَّةِ وَالْمَاٰثِرِ الْبَاقِرِيَّةِ
وَالْاٰثَارِ الْجَعْفَرِيَّةِ وَالْعُلُومِ الْكَاظِمِيَّةِ وَالْحُجَجِ
الرَّضَوِيَّةِ وَالْجُودِ التَّقَوِيَّةِ وَالنَّقَاوَةِ النَّقَوِيَّةِ
وَالْهَيْبَةِ الْعَسْكَرِيَّةِ وَالْغَيْبَةِ الْاِلٰهِيَّةِ الْقَائِمِ
بِالْحَقِّ وَالدَّاعِي اِلَى الصِّدْقِ الْمُطْلَقِ كَلِمَةِ اللّٰهِ وَاَمَانِ
اللّٰهِ وَحُجَّةِ اللّٰهِ الْقَائِمِ بِاَمْرِ اللّٰهِ الْمُقْسِطِ لِدِينِ اللّٰهِ
الْغَالِبِ بِاَمْرِ اللّٰهِ وَالذَّابِّ عَنْ حَرَمِ اللّٰهِ اِمَامِ السِّرِّ
وَالْعَلَنِ دَافِعِ الْكَرْبِ وَالْمِحَنِ صَاحِبِ الْجُودِ
وَالْمَنِّ اَلْاِمَامِ بِالْحَقِّ اَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ
صَاحِبِ الْعَصْرِ وَالزَّمَانِ وَخَلِيفَةِ الرَّحْمَانِ

Marfat.com

وَمَظْهَرِ الْاِیْمَانِ وَقَاطِعِ الْبُرْهَانِ وَشَرِیْدِ
الْقُرْاٰنِ وَسَیِّدِ الْاِنْسِ وَالْجَآنِّ صَلَوٰتُ اللّٰهِ
وَسَلَامُهٗ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ اَلصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَصِیَّ الْحَسَنِ وَالْخَلَفَ الصَّالِحَ
یَا اِمَامَ زَمَانِنَا اَیُّهَا الْقَآئِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِیُّ
یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ یَا ابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ یَا اِمَامَ
الْمُسْلِمِیْنَ یَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلَی الْخَلَآئِقِ اَجْمَعِیْنَ
یَا سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا
وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَی اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَیْنَ یَدَیْ
حَاجَاتِنَا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ یَا وَجِیْهًا عِنْدَ
اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَبِحَقِّكَ وَبِحَقِّ
اٰبَآئِكَ الطَّاهِرِیْنَ

پس اپنی حاجت بیان کرے اور ہاتھوں کو اٹھا کر کہے

یَا سَادَتِیْ وَیَا مَوَالِیَّ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِكُمْ اَئِمَّتِیْ
اَسْكُنَّنِیْ وَعُدَّتِیْ لِیَوْمِ فَقْرِیْ وَفَاقَتِیْ وَحَاجَتِیْ
اِلَی اللّٰهِ وَتَوَسَّلْتُ بِكُمْ اِلَی اللّٰهِ وَاسْتَشْفَعْتُ بِكُمْ
اِلَی اللّٰهِ وَبِحُبِّكُمْ وَبِقُرْبِكُمْ اَرْجُوا النَّجٰوةَ مِنَ اللّٰهِ

فَكُونُوا عِنْدَ اللهِ رَجَائِي يَا سَادَاتِي يَا أَوْلِيَاءَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْكُمْ أَجْمَعِينَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ
بِحَقِّ هٰؤُلَاءِ الْأَئِمَّةِ الْمَعْصُومِينَ الْمَظْلُومِينَ
الْهَادِينَ الْمَهْدِيِّينَ الْمُطَهَّرِينَ أَسْئَلُكَ أَنْ
تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي وَتُوصِلَنِي الىٰ مُرَادِي وَ
مَطْلُوبِي وَادْفَعْ عَنِّي شَرَّ جَمِيعِ خَلْقِكَ بِرَحْمَتِكَ
وَكَرَمِكَ وَعَفْوِكَ وَإِحْسَانِكَ يَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْإِكْرَامِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللّٰهُمَّ إِنَّ هٰؤُلَاءِ
أَئِمَّتُنَا وَسَادَاتُنَا وَقَادَاتُنَا وَكُبَرَاءُ نَا وَشُفَعَاؤُنَا
بِهِمْ أَتَوَلّٰى وَمِنْ أَعْدَائِهِمْ أَتَبَرَّءُ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُمْ وَعَادِ
مَنْ عَادَاهُمْ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُمْ وَاخْذُلْ
مَنْ خَذَلَهُمْ وَانْصُرْ شِيعَتَهُمْ وَالْعَنْ عَلَى
مَنْ ظَلَمَهُمْ وَاغْضَبْ عَلَى مَنْ جَحَدَهُمْ
وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ وَأَهْلِكْ عَدُوَّهُمْ مِنَ
الْجِنِّ وَالْإِنْسِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَى
يَوْمِ الدِّينِ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ اللّٰهُمَّ

ارْزُقْنَا فِي الدُّنْيَا زِيَارَتَهُمْ وَفِي الْاٰخِرَةِ
شَفَاعَتَهُمْ وَزِدْنَا مَحَبَّتَهُمْ وَاحْشُرْنَا مَعَهُمْ
وَفِي زُمْرَتِهِمْ وَتَحْتَ لِوَائِهِمْ وَلَا تُفَرِّقْ
بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاغْفِرْ وَارْحَمْ
بِمَنِّكَ وَكَرَمِكَ يَا اَكْرَمَ الْمُكْرَمِيْنَ وَيَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَفَرِّجْ عَنَّا بِهِمْ كُلَّ
غَمٍّ وَاكْشِفْ عَنَّا بِهِمْ كُلَّ هَمٍّ وَاقْضِ لَنَا بِهِمْ
كُلَّ حَاجَةٍ مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَعِذْنَا بِهِمْ مِّنْ
شَرِّ مَا خَلَقْتَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَاحْفَظْ بِهِمْ عِزَّتَنَا وَاسْتُرْ بِهِمْ عَوْرَتَنَا وَ
اكْفِنَا بِهِمْ بَغْيَ مَنْ بَغٰى عَلَيْنَا وَانْصُرْنَا بِهِمْ
عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَاَعِذْنَا بِهِمْ مِنْ شَرِّ الشَّيْطٰنِ
الرَّجِيْمِ وَمِنْ جَوْرِ السُّلْطٰنِ الْعَنِيْدِ.
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنَا بِهِمْ
فِيْ سِتْرِكَ وَفِيْ حِفْظِكَ وَفِيْ كَنَفِكَ وَفِيْ

حِرْزِكَ وَفِي اَمَانِكَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ
وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوْتُ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ
لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ
الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ
وَعِتْرَتِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝

دُعائے استشفاع

برائے ربیتِ امامِ زمانہ و وُسعتِ رزق و دیگر مہمّات

حدیثِ صحیح میں وارد ہوا ہے کہ خداوند عالم نے نام پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و علی مرتضٰے و فاطمہ و حسن و حسین کو اپنے اسماء مبارکہ سے مشتق فرمایا جو کوئی اُن حضرات کے اسماء مبارک قبل دعائے حاجت اِسطرح لیکر اپنا شفیع بنائے انشاء اللہ اس کی حاجت روا ہوا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ يَا اِلٰهِيْ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ
اَنْتَ الْمَحْمُوْدُ وَبِحَقِّ عَلِيٍّ وَاَنْتَ الْاَعْلٰى وَبِحَقِّ
فَاطِمَةَ وَاَنْتَ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَبِحَقِّ الْحَسَنِ

وَاَنْتَ الْمُحْسِنُ وَبِحَقِّ الْحُسَيْنِ وَاَنْتَ ذُوالْاِحْسَانِ
(اَنْتَ قَدِيْمُ الْاِحْسَانِ) وَبِحَقِّ اَوْلَادِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ
الْمَعْصُوْمِيْنَ وَبِحُرْمَةِ جَمِيْعِ مَلَآئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ
وَالْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ
اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُحْسِنَ
عَاقِبَةَ اُمُوْرِيْ وَتَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَتَرْحَمَنِيْ
وَتَغْفِرَ ذُنُوْبَ وَالِدَيَّ وَتَرْحَمَهُمَا وَجَمِيْعَ
اِخْوَانِيْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَتَرْزُقَنِيْ رِزْقًا
وَّاسِعًا طَيِّبًا بَلَاغًا لِلدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَتَرُدَّنِيْ
اِلٰى اَهْلِيْ وَاَوْطَانِيْ سَالِمِيْنَ غَانِمِيْنَ وَتُزَوِّجَنِيْ
مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَتَرْزُقَنِيْ رُؤْيَةَ قَائِمِ اٰلِ
مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ اَتْبَاعِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَالرَّاضِيْ
بِفَضْلِهٖ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ؕ

حضرتِ آدم علیہ السلام کی دُعائے توبہ بھی انہیں پنجتن پاک کے واسطہ سے قبول ہوئی تھی ۔

تعقیباتِ نماز

مؤمنین کو نماز پنجگانہ کے بعد ایسی دعائیں ضرور پڑھنا چاہئیں جن میں امام زمانہ سے توسل کیا گیا ہو۔ نیز بعض بے بہا دعائیں ناحیۂ مقدسہ سے وارد ہوئی ہیں۔ جو دنیوی و اخروی جملہ حاجات شرعیہ پر مشتمل ہیں۔ نماز صبح کے بعد دعائے عہد ہر مومن کو پڑھنا چاہیئے جس کو ہم صفحاتِ گذشتہ میں درج کرآئے ہیں۔ اب یہاں پر بعض دیگر ادعیہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جن میں امام زمانہ کا واسطہ دیا گیا ہے۔ یا جو آپ کی بارگاہ سے وارد ہوئی ہیں

دعائے عدیلہ صغریٰ

شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے محمد بن سلیمان سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی کہ آپ کے شیعہ کہتے ہیں کہ ایمان دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک مستقر (باقی رہنے والا) دوسرا امانتی۔ جو بعد میں زائل ہو سکتا ہے۔ لہذا مجھ کو حضور ایک ایسی دعا تعلیم فرمائیں کہ جب میں اس کو پڑھوں تو میرا ایمان کامل ہو جائے۔ تب حضرت نے یہ دعا تعلیم فرمائی اور فرمایا کہ بعد نماز واجب پڑھا کرو۔

رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْقُرْاٰنِ كِتَابًا
وَبِالْكَعْبَةِ قِبْلَةً وَبِعَلِيٍّ وَلِيًّا وَاِمَامًا وَبِالْحَسَنِ

وَالْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّ
وَمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ مُوسَى وَمُحَمَّ
ابْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْ
عَلِيٍّ وَالْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللّٰ
عَلَيْهِمْ اَئِمَّتِهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ رَضِيْتُ بِهِمْ اَئِمَّ
فَارْضَ بِهِمْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ بہتر ہے کہ اس کے بعد یہ
بھی کہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَدِيْلَةِ عَنِ
الْمَوْتِ اَللّٰهُمَّ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اِنِّيْ قَدْ اَوْدَعْتُ
يَقِيْنِيْ هٰذَا وَثَبَاتَ دِيْنِيْ وَاَنْتَ خَيْرُ مُسْتَوْدَعٍ
اَمَرْتَنَا بِحِفْظِ الْوَدَائِعِ فَرُدَّهُ عَلَيَّ وَقْتَ حُضُوْ
مَوْتِيْ۔

دُعائے عدیلہ کبریٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّ
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْ
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَا
وَاَنَا الْعَبْدُ الضَّعِيْفُ الْمُذْنِبُ الْعَاصِيْ الْمُحْتَا
الْحَقِيْرُ اَشْهَدُ بِمُنْعِمِيْ وَخَالِقِيْ وَرَازِقِيْ وَمُكْرِ

بِاشَهِدَ لِذَاتِهٖ وَشَهِدَتْ لَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا
الْعِلْمِ مِنْ عِبَادِهٖ بِاَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ذُوالنِّعَمِ وَ
الْاِحْسَانِ وَالْكَرَمِ وَالْاِمْتِنَانِ قَادِرٌ اَزَلِيٌّ عَالِمٌ
اَبَدِيٌّ حَيٌّ اَحَدِيٌّ مَوْجُوْدٌ سَرْمَدِيٌّ سَمِيْعٌ
بَصِيْرٌ مُرِيْدٌ كَارِهٌ مُدْرِكٌ صَمَدِيٌّ يَسْتَحِقُّ هٰذِهِ
الصِّفَاتِ وَهُوَ عَلٰى مَا هُوَ عَلَيْهِ فِيْ عِزِّ صِفَاتِهٖ كَانَ قَوِيًّا
قَبْلَ وُجُوْدِ الْقُدْرَةِ وَالْقُوَّةِ وَكَانَ عَلِيْمًا قَبْلَ
اِيْجَادِ الْعِلْمِ وَالْعِلَّةِ لَمْ يَزَلْ سُلْطَانًا اِذْ لَا مَمْلَكَةَ وَ
لَا مَنَالَ وَلَمْ يَزَلْ سُبْحَانًا عَلٰى جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ وَ
الْوُجُوْدُ لَا قَبْلَ الْقَبْلِ فِيْ اَزَلِ الْاٰزَالِ وَبَقَاؤُهٗ بَعْدَ
الْبَعْدِ مِنْ غَيْرِ انْتِقَالٍ وَلَا زَوَالٍ غَنِيٌّ فِي الْاَوَّلِ
الْاٰخِرِ مُسْتَغْنٍ فِي الْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ لَا جَوْرَ فِيْ قَضِيَّتِهٖ
وَلَا كَيْلَ فِيْ مَشِيَّتِهٖ وَلَا ظُلْمَ فِيْ تَقْدِيْرِهٖ وَلَا مَهْرَبَ
مِنْ حُكُوْمَتِهٖ وَلَا مَلْجَاَ مِنْ سَطَوَاتِهٖ وَلَا مَنْجَاَ مِنْ
مُقْتَضَيَاتِهٖ سَبَقَتْ رَحْمَتُهٗ غَضَبَهٗ وَلَا يَفُوْتُهٗ
اَحَدٌ اِذَا طَلَبَهٗ اَزَاحَ الْعِلَلَ فِي التَّكْلِيْفِ وَسَوّٰى
بَيْنَ التَّوْفِيْقِ بَيْنَ الضَّعِيْفِ وَالشَّرِيْفِ مَكَّنَ اَدَآءَ

الْمَامُوْرِ وَسَهَّلَ سَبِيْلَ اجْتِنَابِ الْمَحْظُوْرِ لَمْ
يُكَلِّفِ الطَّاعَةَ اِلَّا دُوْنَ الْوُسْعِ وَالطَّاقَةِ سُبْحَانَهٗ
مَا اَبْيَنَ كَرَمَهٗ وَاَعْلٰى شَاْنَهٗ سُبْحَانَهٗ مَا اَجَلَّ
نَيْلَهٗ وَاَعْظَمَ اِحْسَانَهٗ بَعَثَ الْاَنْبِيَآءَ لِبَيِّنٍ عَدْلَهٗ
وَنَصَبَ الْاَوْصِيَآءَ لِيُظْهِرَ طَوْلَهٗ وَفَضْلَهٗ وَجَعَلَنَا
مِنْ اُمَّةِ سَيِّدِ الْاَنْبِيَآءِ وَخَيْرِ الْاَوْلِيَآءِ وَاَفْضَلِ
الْاَصْفِيَآءِ وَاَعْلَى الْاَزْكِيَآءِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ اُمَنَّا بِهٖ وَبِمَا دَعَانَا اِلَيْهِ وَبِالْقُرْاٰنِ الَّذِيْ
اَنْزَلَهٗ عَلَيْهِ وَبِوَصِيِّهِ الَّذِيْ نَصَبَهٗ يَوْمَ الْغَدِيْرِ
وَاَشَارَ بِقَوْلِهٖ هٰذَا عَلِيٌّ اِلَيْهِ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْاَئِمَّةَ
الْاَبْرَارَ وَالْخُلَفَآءَ الْاَخْيَارَ بَعْدَ الرَّسُوْلِ الْمُخْتَارِ
عَلِيٌّ قَآئِمُ الْكُفَّارِ وَمِنْ بَعْدِهٖ سَيِّدُ اَوْلَادِهِ الْحَسَنُ
ابْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ اَخُوْهُ السِّبْطُ التَّابِعُ لِمَرْضَاتِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ
ثُمَّ الْعَابِدُ عَلِيٌّ ثُمَّ الْبَاقِرُ مُحَمَّدٌ ثُمَّ الصَّادِقُ جَعْفَرٌ
ثُمَّ الْكَاظِمُ مُوْسٰى ثُمَّ الرِّضَا عَلِيٌّ ثُمَّ التَّقِيُّ
مُحَمَّدٌ ثُمَّ النَّقِيُّ عَلِيٌّ ثُمَّ الزَّكِيُّ الْعَسْكَرِيُّ الْحَسَنُ
ثُمَّ الْحُجَّةُ الْخَلَفُ الْقَآئِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِيُّ الْمُرْجٰى

اَلَّذِیْ بِبَقَائِہٖ بَقِیَتِ الدُّنْیَا وَبِیُمْنِہٖ رُزِقَ الْوَرٰی
وَبِوُجُوْدِہٖ ثَبَتَتِ الْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ وَبِہٖ یَمْلَأُ
اللّٰہُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا بَعْدَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّ
جَوْرًا وَاَشْہَدُ اَنَّ اَقْوَالَہُمْ حُجَّۃٌ وَّاَنْتِثَالَہُمْ
فَرِیْضَۃٌ وَطَاعَتَہُمْ مَفْرُوْضَۃٌ وَمَوَدَّتَہُمْ لَازِمَۃٌ
مَقْضِیَّۃٌ وَالْاِقْتِدَآءَ بِہِمْ مُنْجِیَۃٌ وَمُخَالِفَتَہُمْ مُرْدِیَۃٌ
وَہُمْ سَادَاتُ اَہْلِ الْجَنَّۃِ اَجْمَعِیْنَ وَشُفَعَآءُ
یَوْمِ الدِّیْنِ وَاَئِمَّۃُ اَہْلِ الْاَرْضِ عَلَی الْیَقِیْنِ وَاَفْضَلُ
الْاَوْصِیَآءِ الْمَرْضِیِّیْنَ وَاَشْہَدُ اَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ
وَمُسَائَلَۃَ الْقَبْرِ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَالنُّشُوْرَ حَقٌّ
وَالصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْمِیْزَانَ حَقٌّ وَالْحِسَابَ حَقٌّ وَالْکِتٰبَ
حَقٌّ وَالْجَنَّۃَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّارَیْبَ
فِیْہَا وَاَنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ اَللّٰہُمَّ فَضْلُکَ
رَجَائِیْ وَکَرَمُکَ وَرَحْمَتُکَ اَمَلِیْ لَاعَمَلَ لِیْ اَسْتَحِقُّ بِہٖ
الْجَنَّۃَ وَلَاطَاعَۃَ لِیْ اَسْتَوْجِبُ بِہَا الرِّضْوَانَ اِلَّا
اَنِّیْ اِعْتَقَدْتُ تَوْحِیْدَکَ وَعَدْلَکَ وَارْتَجَیْتُ
اِحْسَانَکَ وَفَضْلَکَ وَتَشَفَّعْتُ اِلَیْکَ بِالنَّبِیِّ

وَاٰلِہٖ مِنْ اَحِبَّتِكَ وَاَنْتَ اَكْرَمُ الْاَكْرَمِيْنَ وَاَرْحَمُ
الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ
الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا
وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اِنِّيْ اَوْدَعْتُكَ يَقِيْنِيْ هٰذَا
وَثَبَاتَ دِيْنِيْ وَاَنْتَ خَيْرُ مُسْتَوْدَعٍ وَقَدْ
اَمَرْتَنَا بِحِفْظِ الْوَدَآئِعِ فَرُدَّهٗ عَلَيَّ وَقْتَ
حُضُوْرِ مَوْتِيْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۵

دعائے امامِ عصرؑ

یہ دعا بعد نماز واجب پڑھنی چاہیئے:۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا تَوْفِيْقَ الطَّاعَةِ وَبُعْدَ الْمَعْصِيَةِ
وَصِدْقَ النِّيَّةِ وَعِرْفَانَ الْحُرْمَةِ وَاَكْرِمْنَا
بِالْهُدٰى وَالْاِسْتِقَامَةِ وَسَدِّدْ اَلْسِنَتَنَا بِالصَّوَابِ
وَالْحِكْمَةِ وَامْلَاْ قُلُوْبَنَا بِالْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ وَ
طَهِّرْ بُطُوْنَنَا مِنَ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ وَاكْفُفْ
اَيْدِيَنَا عَنِ الظُّلْمِ وَالسَّرِقَةِ وَاغْضُضْ اَبْصَارَنَا
عَنِ الْفُجُوْرِ وَالْخِيَانَةِ وَاسْدُدْ اَسْمَاعَنَا عَنِ

Marfat.com

اللَّغْوِ وَالْغِيبَةِ وَتَفَضَّلْ عَلَى عُلَمَائِنَا بِالزُّهْدِ وَ
النَّصِيحَةِ وَعَلَى الْمُتَعَلِّمِينَ بِالْجِدِّ وَالرَّغْبَةِ وَعَلَى
الْمُسْتَمِعِينَ بِالْإِتِّبَاعِ وَالْمَوْعِظَةِ وَعَلَى مَرْضَى
الْمُسْلِمِينَ بِالشِّفَاءِ وَالرَّاحَةِ وَعَلَى مَوْتَاهُمْ بِالرَّأْفَةِ
وَالرَّحْمَةِ وَعَلَى مَشَايِخِنَا بِالْوَقَارِ وَالسَّكِينَةِ وَ
عَلَى الشَّبَابِ بِالْإِنَابَةِ وَالتَّوْبَةِ وَعَلَى النِّسَاءِ بِالْحَيَاءِ
وَالْعِفَّةِ وَعَلَى الْأَغْنِيَاءِ بِالتَّوَاضُعِ وَالسَّعَةِ وَعَلَى الْفُقَرَاءِ
بِالصَّبْرِ وَالْقَنَاعَةِ وَعَلَى الْغُزَاةِ بِالنَّصْرِ وَالْغَلَبَةِ وَعَلَى الْأُسَرَاءِ
بِالْخَلَاصِ وَالرَّاحَةِ وَعَلَى الْأُمَرَاءِ بِالْعَدْلِ وَالشَّفَقَةِ
وَعَلَى الرَّعِيَّةِ بِالْإِنْصَافِ وَحُسْنِ السِّيرَةِ وَبَارِكْ
لِلْحُجَّاجِ وَالزُّوَّارِ فِي الزَّادِ وَالنَّفَقَةِ وَاقْضِ مَا أَوْجَبْتَ
عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ

دُعائے دیگر حضرت حجتؑ

اِلٰهِي بِحَقِّ مَنْ نَاجَاكَ وَبِحَقِّ مَنْ دَعَاكَ
فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَفَضَّلْ عَلَى فُقَرَاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
بِالْغِنَاءِ وَالثَّرْوَةِ وَعَلَى مَرْضَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

بِالشِّفَاءِ وَالصِّحَّةِ وَعَلٰی اَحْیَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
بِاللُّطْفِ وَالْکَرَمِ وَعَلٰی اَمْوَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ وَعَلٰی غُرَبَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالرَّدِّ اِلٰی اَوْطَانِهِمْ سَالِمِیْنَ
غَانِمِیْنَ بِمُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ.

دُعائے دیگر صاحب الزّمان علیہ السّلام

تحفۃ العوام مرتبہ مولوی تصدّق حسین صاحب میں ہے کہ یہ دُعا برائے دفع بلیّات و قضائے حاجات نہایت مجرب ہے۔ اور حضرت صاحب الزمان علیہ السّلام سے منقول ہے اور ہر روز بعد نماز پڑھنی چاہیئے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَالِمٌ بِسَرَائِرِنَا فَاَصْلِحْهَا وَاَنْتَ
عَالِمٌ بِحَوَائِجِنَا فَاقْضِهَا وَاَنْتَ عَالِمٌ بِذُنُوْبِنَا
فَاغْفِرْهَا وَاَنْتَ عَالِمٌ بِاَعْدَائِنَا فَاَهْلِکْهُمْ
وَاَنْتَ عَالِمٌ بِاَمْرَاضِنَا فَاشْفِهَا وَاَنْتَ عَالِمٌ
بِمُهِمَّاتِنَا فَاکْفِهَا یَا کَافِیَ الْمُهِمَّاتِ یَا قَاضِیَ
الْحَاجَاتِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۵

دُعائے داخلہ بہشت

وظائف جعفریہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے

مرجو شخص یہ دعا بعد نماز صبح کے پڑھے دن میں مرجائے تو داخل
بہشت ہوگا۔ اور اگر نماز مغرب کے بعد پڑھے اور اس رات
کو مرجائے تو داخل جنت ہوگا۔ برائے مغفرت از گناہان بہترین
دعا ہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ مَلَآئِكَتَكَ الْمُقَرَّبِيْنَ
وَحَمَلَةَ عَرْشِكَ الْمُصْطَفِيْنَ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ
اِلَّآ اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ
وَرَسُوْلُكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنَّ اَمِيْرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيًّا وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيَّ بْنَ
الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ
وَمُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ وَعَلِيَّ بْنَ مُوْسٰى وَمُحَمَّدَ بْنَ
عَلِيٍّ وَعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَالْحُجَّةَ
ابْنَ الْحَسَنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَئِمَّتِيْ وَاَوْلِيَائِيْ
عَلٰى ذٰلِكَ اَحْيٰى وَعَلَيْهِ اَمُوْتُ وَعَلَيْهِ اُبْعَثُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ :۔ کتاب من لایحضرہ الفقیہ میں امام موسیٰ کاظمؑ
سے یہ دعا سجدۂ شکر میں پڑھنے کے لئے مروی ہے۔ لیکن امام حسنؑ
عسکری کے اسم مبارک کے بعد یہ عبارت ہے۔ وَالْخَلَفَ
الصَّالِحَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَئِمَّتِيْ

بِهِمْ اَتَوَلّٰی وَمِنْ اَعْدَائِهِمْ اَتَبَرَّأُ۔

ادعیہ حضرتِ حجتؑ جو ایک جوان کو تعلیم فرمائیں

ابو نعیم انصاری کا بیان ہے کہ میں نے ۶ ذی الحجہ ۳۹۳ھ ہجری کو بزمانہ غیبت کبریٰ مسجد الحرام میں ایک جوان رعنا کو دیکھا۔ فرمایا کہ تم کو امام جعفر صادق علیہ السلام کی وہ دعا نہیں پہنچی۔ میں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا وہ دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ بِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَبِهٖ تُفَرِّقُ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَبِهٖ تَجْمَعُ بَیْنَ الْمُتَفَرِّقِ وَبِهٖ تُفَرِّقُ بَیْنَ الْمُجْتَمِعِ وَبِهٖ اَحْصَیْتَ عَدَدَ الرِّمَالِ وَزِنَةَ الْجِبَالِ وَكَیْلَ الْبِحَارِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَجْعَلَ لِیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا۔ (ینابیع المودۃ)

دوسرے دن تعلیم فرمایا کہ یہ دعائے جناب امیرؑ ہے جو بعد فریضہ کے پڑھی جاتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِلَیْكَ رُفِعَتِ الْاَصْوَاتُ وَدُعِیَتْ الدَّعَوَاتُ وَلَكَ دَانَتِ النُّفُوْسُ وَلَكَ خَضَعَتِ الرِّقَابُ وَاِلَیْكَ التَّحَاكُمُ فِی الْاَعْمَالِ یَا خَیْرَ

مَنْ سُئِلَ وَخَيْرَ مَنْ اَعْطٰى يَا صَادِقُ يَا بَارُّ
يَا مَنْ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ يَا مَنْ اَمَرَ بِالدُّعَاءِ وَ
تَكَفَّلَ بِالْاِجَابَةِ يَا مَنْ قَالَ اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ
لَكُمْ يَا مَنْ قَالَ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ
قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ
فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ
يَا مَنْ قَالَ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى
اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ
الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

پھر تعلیم فرمایا جناب امیر المومنین علیؑ اس دعا کو سجدہ شکر میں تلاوت اور مزاولت فرماتے تھے :۔

يَا مَنْ لَا يَزِيْدُهٗ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّيْنَ اِلَّا كَرَمًا وَ
جُوْدًا يَا مَنْ لَهٗ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
يَا مَنْ لَهٗ فَضْلٌ عَظِيْمٌ لَا تَمْنَعُكَ اِسَاءَتِيْ مِنْ
اِحْسَانِكَ اِلَيَّ اَسْاَلُكَ اَنْ تَفْعَلَ بِيْ مَا اَنْتَ
اَهْلُهٗ وَاَنْتَ قَادِرٌ عَلَى الْعُقُوْبَةِ وَقَدْ
اَسْتَحِقُّهَا لَا حُجَّةَ لِيْ عِنْدَكَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ

بِذُنُوْبِیْ کُلِّهَا وَاَعْتَرِفُ بِهَا کَیْ تَعْفُوَ عَنِّیْ
اَنْتَ اَعْلَمُ بِهَا مِنِّیْ بَرِئْتُ اِلَیْكَ بِكُلِّ ذَنْبٍ
اَذْنَبْتُهٗ اِلَیْكَ وَكُلِّ خَطِیْئَةٍ اِخْطَاْتُهَا وَكُلِّ
سَیِّئَةٍ عَمِلْتُهَا یَا رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ
عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ ۔

دوسرے دن تعلیم فرمایا کہ امام علی زین العابدین بن الحسین علیہم السلام حجر اسود کے پاس سجدہ میں یہ دعا پڑھتے تھے۔

عُبَیْدُكَ بِفِنَائِكَ مِسْكِیْنُكَ بِفِنَائِكَ
فَقِیْرُكَ بِفِنَائِكَ سَائِلُكَ بِفِنَائِكَ یَسْئَلُكَ
مَا لَا یَقْدِرُ عَلَیْهِ سِوَاكَ

پھر اس جوان رعنا نے محمد بن قاسم العلوی کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ اپنی اس تمنا میں کہ جناب امام آخر الزمان علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہو تم بخیر و برکت فائز المرام ہوئے۔ یہ فرمایا اور تشریف لے گئے۔

دعا بعد ہر فریضہ

زرارہ بن اعین حضرت امام بحق ناطق جعفر صادقؑ سے روایت کرتا ہے کہ میں نے سنا کہ آپ فرما رہے تھے کہ قائم آل محمد کے لئے اس کے خروج و ظہور سے قبل غیبت ضروری ہے میں نے عرض کیا۔ کیوں؟ فرمایا کہ قتل کے خطرے سے۔ اگر وہ ظاہر

رہے تو اس کو طاغیہ امت اسی طرح شہید کر دیں گے جس طرح دیگر آئمہ طاہرین کو شہید کر دیا۔ پھر فرمایا اے زرارہ امام منتظر یہی امام مہدیؑ موعود ہے اور یہی وہ امام منتظر[۳] ہے جس کی ولادت میں لوگ شک کریں گے۔ بعض ان میں سے کہیں گے کہ وہ موجود ہے۔ مگر غائب ہے بعض کہیں گے کہ وہ پیدا نہیں ہوا۔ اس زمانہ آخر الزمان ہی میں پیدا ہوگا۔ بعض یہ کہیں گے کہ اپنے والد بزرگوار کی وفات سے صرف دو سال قبل پیدا ہوا ہے۔ اور سوائے اس کے کچھ نہیں ہے کہ اس کی غیبت سے خداوند عالم قلوب مومنین کا امتحان کرنا چاہتا ہے کہ کتنے ایمان بالغیب پر ثابت و قائم رہتے ہیں۔ "تا ظہور[۲] دو ثلث پھر جائیں گے۔ (معاذ اللہ کما سیجئ) اس وقت باطل پرست شک میں پڑ جائیں گے۔ زرارہ نے عرض کیا اگر میں اس زمانہ تک زندہ رہوں تو اس زمانہ غیبت امام میں مجھے کیا عمل خاص کرنا چاہیئے۔ فرمایا اس وقت یہ دعا ہمیشہ پڑھنی لازم ہے۔

اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِیْ نَفْسَکَ فَاِنَّکَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِیْ نَفْسَکَ لَمْ اَعْرِفْ نَبِیَّکَ۔ اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِیْ نَبِیَّکَ فَاِنَّکَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِیْ نَبِیَّکَ لَمْ اَعْرِفْ حُجَّتَکَ۔ اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِیْ حُجَّتَکَ فَاِنَّکَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِیْ حُجَّتَکَ ضَلَلْتُ عَنْ دِیْنِیْ:۔

دُعائے ظہورِ مختصر

روزانہ پڑھے۔ انشاء اللہ اس کا پڑھنے والا اپنی زندگی میں امام زمانہ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تُوَخِّرَ اَجَلِیْ وَلَا تَقْبِضْ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرَانِیْ سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ الْقَائِمَ بِاَمْرِ اللّٰہِ صَاحِبَ الْعَصْرِ وَالزَّمَانِ وَخَلِیْفَۃَ الرَّحْمٰنِ صَلَوٰاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ اَللّٰھُمَّ عَجِّلْ فَرَجَہٗ وَسَھِّلْ مَخْرَجَہٗ۔

تسبیح خاکِ شفا

بذریعہ توقیع مقدسہ جواب ارشاد فرمایا کہ تسبیح خاکِ شفا پر جائز ہے کسی دوسری شے پر ذکر تسبیح کو وہ فضیلت حاصل نہیں ہے جو خاک شفا پر ہے۔ اور جو فضیلت مخصوصہ اس کو حاصل ہے وہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ذکر تسبیح کو بھول جائے اور صرف اس کے دانوں کو گردش دیا کرے تو اس کو ذکر تسبیح کا پورا ثواب دیا جائے گا۔

خاکِ شفا پر سجدہ کے متعلق بذریعہ توقیع مقدسہ حکم ہوا کہ جائز ہے۔ اور اس میں بھی فضیلت ہے۔

طریقہ سجدۂ شکر تعلیم کردہ حضرت امام

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا (نقل از جامع عباسی) کہ جو شخص باوضو سجدہ شکر بجا لاوے حق تعالیٰ دس نماز کا ثواب اس کو عطا کرتا ہے اور دس گناہ کبیرہ اس کے بخشتا ہے۔ اور بہتر ہے کہ خاک پر ماتھا ٹکائے اور اگر خاک کربلا ہو تو اور افضل ہے اور پہنچوں کو اور سینہ کو اور شکم کو زمین پر ٹھہرائے اور یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ مَلٰٓئِكَتَكَ وَ اَنْبِيَآئَكَ وَرُسُلَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ رَبِّیْ وَالْاِسْلَامُ دِيْنِیْ وَمُحَمَّدٌ نَبِيِّیْ وَعَلِیٌّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلِیٌّ وَمُحَمَّدٌ وَجَعْفَرٌ وَمُوْسٰی وَعَلِیٌّ وَمُحَمَّدٌ وَعَلِیٌّ وَالْحَسَنُ وَمُحَمَّدٌ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمْ اَئِمَّتِیْ بِهِمْ اَتَوَلّٰی وَمِنْ اَعْدَائِهِمْ اَتَبَرَّءُ۔ بعد اس کے تین مرتبہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُنْشِدُكَ بِدَمِ الْمَظْلُوْمِ۔ اس کے بعد تین مرتبہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُنْشِدُكَ بِالْآلِكَ عَلٰی نَفْسِكَ لِاَوْلِيَائِكَ لِتَظْهَرَنَّهُمْ عَلٰی عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَی الْمُسْتَحْفِظِيْنَ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ :۔ بعد اس کے تین مرتبہ کہے :۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
الْيُسْرَ بَعْدَ الْعُسْرِ :۔ بعد اس کے داہنا رخسار زمین پر رکھ کر
پڑھے یا کَهْفِیْ حِيْنَ تُعْيِيْنِیَ الْمَذَاهِبُ وَ
تَضِيْقُ عَلَیَّ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ يَا بَارِئَ خَلْقِیْ
رَحْمَةً بِیْ وَكَانَ عَنْ خَلْقِیْ غَنِيًّا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَی الْمُسْتَحْفِظِيْنَ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اس کے بعد بایاں رخسار سجدہ گاہ پر
رکھ کر کہے یَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ وَيَا مُعِزَّ كُلِّ ذَلِيْلٍ
وَعِزَّتِكَ بَلِّغْ لِیْ مَجْهُوْدِیْ :۔ بعد اس کے تین مرتبہ کہے
يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا كَاشِفَ الْكُرَبِ الْعِظَامِ.
اس کے بعد پھر پیشانی سجدہ گاہ پر رکھ کر سو مرتبہ شُكْرًا شُكْرًا
کہے۔ اس کے بعد اپنی حاجت خدا سے طلب کرے اور جب سجدہ
سے سر اٹھاوے تو تین دفعہ داہنا ہاتھ سجدہ گاہ پر پھیر کر پیشانی پر
اور داہنے اور بائیں رخسارہ پر ملے اور یہ پڑھے :۔ بِسْمِ اللّٰهِ
الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ
الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالسَّقَمِ وَالْعَدَمِ وَالصَّغَارِ

وَالذُّلِّ وَالْفَوَاحِشِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۔

ادعیہ و اعمال برائے حفاظت و ردِّ بلا

اب ہم ان ادعیہ ماثورہ و اعمال فاخرہ کا ذکر کرتے ہیں جو برائے حفاظت و رد بلا ناحیہ مقدسہ سے وارد ہوئی ہیں اور ہر مومن کو اپنی جان مال عزت و آبرو کی حفاظت کے لیے پڑھنا چاہیئے ضمناً ہم بعض اُن دعاؤں کا بھی ذکر کریں گے جن میں امام عصر کے واسطہ سے دُعا مانگی گئی ہے۔

دُعائے سَباسِب

یہ دعا صاحب الامر علیہ السلام سے منقول ہے جو دشمنوں کے دُور کرنے اور سحر باطل کرنے کے لیے نہایت مجرب و آزمودہ ہے۔ یہ دعا ایک عرصہ تک راز میں رکھی جاتی تھی۔ اور سینہ بہ سینہ منتقل ہوتی تھی یہاں تک کہ جناب سلطان العلماء فرزند غفران مآب علیہ الرحمہ نے راجہ امیر حسن خاں صاحب والی ریاست محمود آباد (موجودہ راجہ صاحب کے جدامجد) کو تعلیم کی۔ رفتہ رفتہ یہ دُعا عام ہو گئی۔ وہ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى

قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى وَاَلْقِ مَا فِيْ

يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا اِنَّمَا صَنَعُوْا

كَيْدُ سَاحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى فَاُلْقِيَ

السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ
وَمُوْسٰى ۝ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ
فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝
فَاَوْحَيْنَا اِلٰى مُوْسٰى اَنِ اضْرِبْ بِعَصَاكَ
الْبَحْرَ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ
الْعَظِيْمِ ۝ عُذْتُ بِاللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّ كُلِّ شَيْءٍ
مِنْ سِحْرِ كُلِّ سَاحِرٍ وَغَدْرِ كُلِّ غَادِرٍ وَمَكْرِ
كُلِّ مَاكِرٍ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ سَامَّةٍ وَّهَامَّةٍ وَّ
لَامَّةٍ وَّمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ وَاسْتِكْلَابِ
كُلِّ ذِيْ صَوْلَةٍ وَغَلَبَةِ كُلِّ عَدُوٍّ وَشَمَاتَةِ كُلِّ
كَاشِحٍ اَدْرَءُ بِاللّٰهِ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَاَسْتَعِيْذُ
بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِهِمْ وَاَسْتَعِيْنُ بِاللّٰهِ عَلَيْهِمْ
تَدَرَّعْتُ بِحَوْلِ اللّٰهِ مِنْ نَقَلِّبِهِمْ وَتَحَصَّنْتُ
بِقُوَّةِ اللّٰهِ مِنْ جُنُوْدِهِمْ وَدَفَعْتُهُمْ عَنِّيْ
بِدِفَاعِ اللّٰهِ الْقَاهِرِ وَسُلْطَانِهِ الْبَاهِرِ وَرَمَيْتُهُمْ
بِسَهْمِ اللّٰهِ الْقَاتِلِ وَسَيْفِهِ الْقَاطِعِ اَخَذْتُهُمْ
بِبَطْشِ اللّٰهِ وَطَرَدْتُهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَفَرَّقْتُهُمْ

تَفْرِيقًا بِحَوْلِ اللّٰهِ وَمَزِّقْتُهُمْ تَمْزِيقًا
بِقُوَّةِ اللّٰهِ وَشَتَّتُّهُمْ تَشْتِيتًا بِمَنْعَةِ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ غَلَبَتْ مَنْ
نَاوَانِيْ بِحَوْلِ اللّٰهِ الْاَغْلَبِ وَقَهَرْتُ مَنْ عَادَانِيْ
بِسُلْطَانِ اللّٰهِ الْاَكْبَرِ وَدَمَّرْتُ مَنْ قَصَدَنِيْ
بِحَوْلِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ وَتَبَّرْتُ مَنْ اَذَانِيْ بِاَخْذِ
اللّٰهِ الْاَسْرَعِ وَدَفَعْتُ مَنِ اعْتَدٰى عَلَيَّ بِجَلَالِ
اللّٰهِ الْاَمْنَعِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ وَلَا مَنْعَةَ وَلَا عَوْنَ
وَلَا نَاصِرَ وَلَا اَيْدَ وَلَا عِزَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ
هَزَمْتُ الْاَحْزَابَ بِسَطْوَةِ اللّٰهِ قَدْ فُتَّ
فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبُ بِاِذْنِ اللّٰهِ سَطَوْتُ عَلٰى
اَفْئِدَتِهِمُ الزَّوْعَ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَفَرَّقْتُهُمْ تَفْرِيقًا
بِسُلْطَانِ اللّٰهِ مَزَّقْتُهُمْ تَمْزِيقًا بِقُوَّةِ اللّٰهِ
دَمَّرْتُهُمْ تَدْمِيرًا بِقُدْرَةِ اللّٰهِ اَخَذْتُ
اَسْمَاعَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ وَجَوَارِحَهُمْ وَ
اَرْكَانَهُمْ بِبَطْشِ اللّٰهِ الْقَوِيِّ الشَّدِيْدِ وَشِدَّتِهٖ

رَدَّ فَعْتُهُمْ عَنَّا بِحَوْلِ اللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَقُوَّتِهِ
وَهَزَمْتُهُمْ وَجُنُوْدَهُمْ وَاَبْطَالَهُمْ وَشُجْعَانَهُمْ
وَاَنْصَارَهُمْ وَاَعْوَانَهُمْ بِاَيْدِى اللّٰهِ الْمُتِيْنِ
وَنَصْرِ اللّٰهِ الْمُبِيْنِ مَهْزُوْمِيْنَ مَرْعُوْبِيْنَ
خَائِفِيْنَ خَائِبِيْنَ مَخْسُوْئِيْنَ مَغْلُوْبِيْنَ
مَكْسُوْرِيْنَ مَاْسُوْرِيْنَ مَبْهُوْرِيْنَ مَقْهُوْرِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اِدْ فَعْهُمْ عَنَّا بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ وَبَطْشِكَ
وَسَطْوَتِكَ مُفَرَّقِيْنَ مُمَزَّقِيْنَ مَبْهُوْرِيْنَ
مَكْهُوْرِيْنَ مَقْهُوْرِيْنَ مَدْحُوْرِيْنَ مَدْعُوْرِيْنَ
صَاغِرِيْنَ خَاسِرِيْنَ مَخْذُوْلِيْنَ مَغْلُوْبِيْنَ
مَبْهُوْتِيْنَ مَشْهُوْتِيْنَ مُتَبَدِّلِيْنَ تَاءِهِيْنَ
فِى ذَهَابِهِمْ عَامِهِيْنَ فِى اِيَابِهِمْ حَائِرِيْنَ
فِى مَآبِهِمْ صَائِرِيْنَ فِى تَبَابِهِمْ مَشْغُوْلِيْنَ
بِاَجْسَادِهِمْ مَكْمُوْمِيْنَ بِرِقَابِهِمْ مَمْنُوْعِيْنَ
عَنْ بِسَامِهِمْ مَرْدُوْعِيْنَ عَنْ مَرَامِهِمْ
مَحْبُوْئِيْنَ فِى كَرَّتِهِمْ مَصْرُوْعِيْنَ عَنْ وِجْهَتِهِمْ
شَمَاتًا مِنْ مُتَوَجِّهِهِمْ شَتَاتًا عَنْ

مُجْتَمِعِهِمْ مَطْبُوْعًا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَخْتُوْمًا
عَلٰى اَفْئِدَتِهِمْ مَغْشِيًّا عَلٰى اَبْصَارِهِمْ مَعْقُوْدًا
عَلٰى اَلْسِنَتِهِمْ مَرْبُوْطًا عَلٰى اَحْلَامِهِمْ وَاَفْهَامِهِمْ
مَشْدُوْدًا عَلٰى اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلِهِمْ مَدْرُوْءً بِكَ
اَللّٰهُمَّ فِيْ نُحُوْرِهِمْ مُسْتَعَاذًا بِكَ مِنْ
شُرُوْرِهِمْ مُسْتَغَاثًا بِكَ عَلَيْهِمْ اَللّٰهُمَّ
فَخُذْهُمْ اَخْذَكَ السَّرِيْعِ وَسَلِّطْ عَلَيْهِمْ
بَاْسَكَ الْفَجِيْعَ مَدْفُوْعِيْنَ مَصْرُوْعِيْنَ
مَدْرُوْعِيْنَ فِيْ اَنْفُسِهِمْ مَسْحُوْرِيْنَ
فِيْ اَبْشَارِهِمْ مَكْبُوْبِيْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ
مَنَاخِرِهِمْ مَخْنُوْقِيْنَ بِحَبَائِلِهِمْ وَ
اَوْتَارِهِمْ مُقَيَّدِيْنَ بِالسَّلَاسِلِ مُكَبَّلِيْنَ
بِالْاَغْلَالِ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ مَطْرُوْقِيْنَ
بِمَطَارِقِ الْبَلَايَا مَصْعُوْقِيْنَ بِصَوَاعِقِ
الْمَنَايَا مَقْطُوْعًا دَابِرُهُمْ مَفْجُوْعًا
غَابِرُهُمْ مَسْلُوْبًا سَالِبُهُمْ مَغْلُوْبًا
غَالِبُهُمْ يَا مَوْجُوْدًا عِنْدَ الْمُشَدَّآئِدِ اَمَّنْ

يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ
اَنَا وَرُسُلِي اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ اَلَا اِنَّ حِزْبَ
اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُونَ اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِي نَزَّلَ
الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِينَ اِنَّا كَفَيْنٰكَ
الْمُسْتَهْزِئِينَ فَاَيَّدَنَا الَّذِينَ اٰمَنُوا عَلٰى
عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوا ظٰهِرِينَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَاَعَزَّ
جُنْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ
اَصْبَحْتُ فِي حِمَى اللّٰهِ الَّذِي لَا يُسْتَبَاحُ وَفِي
ذِمَّتِهِ الَّتِي لَا تُخْفَرُ وَفِي جِوَارِ اللّٰهِ الَّذِي
لَا يُمْنَعُ وَفِي عِزَّةِ اللّٰهِ الَّتِي لَا تُسْتَذَلُّ وَ
لَا تُقْهَرُ وَفِي حِزْبِهِ الَّذِي لَا يُهْزَمُ وَفِي
جُنْدِهِ الَّذِي لَا يُغْلَبُ وَفِي حَرِيمِهِ الَّذِي
لَا يُسْتَبَاحُ بِاللّٰهِ افْتَتَحْتُ وَبِاللّٰهِ اسْتَنْجَحْتُ
وَتَعَزَّزْتُ وَتَعَوَّقْتُ وَانْتَصَرْتُ وَبِعِزَّةِ
اللّٰهِ قَوَيْتُ عَلٰى اَعْدَآئِي بِجَلَالِ اللّٰهِ وَكِبْرِيَآئِهٖ

ظَهَرْتُ عَلَيْهِمْ وَقَهَرْتُ بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهٖ
وَتَقَوَّيْتُ وَاحْتَرَسْتُ وَاسْتَعَنْتُ عَلَيْهِمْ بِاللّٰهِ
وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ
الْوَكِيْلُ وَتَرَاهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ
مُحَرَّمٌ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ اَتٰی اَمْرُ
اللّٰهِ عَلَتْ كَلِمَةُ اللّٰهِ وَلَاحَتْ حُجَّةُ اللّٰهِ عَلٰی اَعْدَآءِ
اللّٰهِ الْفَاسِقِيْنَ وَجُنُوْدِ اِبْلِيْسَ اَجْمَعِيْنَ
لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًی وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ
الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ
وَالْمَسْكَنَةُ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا
لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِیْ قُرًی مُّحَصَّنَةٍ
اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ
تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰی ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ تَحَصَّنْتُ مِنْهُمْ بِاَحْصَنِ
الْحُصُوْنِ فَمَا اسْطَاعُوْا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا
اسْطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا وَاَوَيْتُ اِلٰی رُكْنٍ شَدِيْدٍ
وَالنَّجَاتُ اِلٰی كَهْفٍ مَنِيْعٍ وَتَمَسَّكْتُ بِالْحَبْلِ

الْمَتِيْنِ وَتَدَرَّعْتُ بِدِرْعِ اللّٰهِ الْحَصِيْنَةِ
وَتَدَرَّقْتُ بِدَرَقَةِ اَمِيْرِالْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَتَعَوَّذْتُ بِعَوْذَتِهٖ وَتَخَتَّمْتُ
بِخَاتَمِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
فَاَنَا حَيْثُمَا سَلَكْتُ اٰمِنٌ مُطْمَئِنٌّ وَعُدَّتِيْ
فِي الْاَهْوَالِ حَيْرَانُ قَدْ حُفَّ بِالْمَهَالَةِ وَالْبُسْ
بِالذُّلِّ وَالصِّغَارِ وَقُمِعَ بِالْهَوَانِ وَضَرَبْتُ
عَلٰى نَفْسِيْ سُرَادِقَ الْحَيَاطَةِ اَدْخُلُ عَلٰى
هَيَاكِلِ الْهَيْبَةِ وَاَتَوَّجُ بِتَاجِ الْكَرَامَةِ
وَتَقَلَّدْتُ بِسَيْفِ الْعِزِّ الَّذِيْ لَا يُفَلُّ وَخَفِيْتُ
عَنِ الْعُيُوْنِ وَتَوَارَيْتُ عَنِ الظُّنُوْنِ وَ
اَمِنْتُ عَلٰى رُوْحِيْ وَسَلِمْتُ عَنْ اَعْدَائِيْ فَهُمْ
اِلَيَّ خَاضِعُوْنَ وَعَنِّيْ خَائِفُوْنَ مِنِّيْ نَافِرُوْنَ
كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ
قَصُرَتْ اَيْدِيْهِمْ عَنْ بُلُوْغِ مَا يُؤْمِلُوْنَهٗ
مِنِّيْ وَصُمَّتْ اٰذَانُهُمْ عَنْ سَمَاعِ كَلَامٍ يُؤْذِيْنِيْ وَ
غَمِيَتْ اَبْصَارُهُمْ عَنِّيْ وَخَرِسَتْ اَلْسِنَتُهُمْ

عَنْ ذِكْرِیْ وَذَهَلَتْ عُقُوْلُهُمْ عَنْ مَّعْرِفَتِیْ
تَخَوَّفْتُ وَخَفَّتْ قُلُوْبُهُمْ مِنِّیْ وَارْتَعَدَتْ
فَرَائِصُهُمْ مِنْ مَّخَافَتِیْ وَانْفَلَّ حَدُّهُمْ
وَانْكَسَرَتْ شَوْكَتُهُمْ وَانْحَلَّ عَزْمُهُمْ وَتَشَتَّتَ
جَمْعُهُمْ وَانْتَزَعْتُ اُمُوْرَهُمْ وَاخْتَلَفَتْ
كَلِمَاتُهُمْ وَضَعُفَ جُنْدُهُمْ وَانْهَزَمَ جَيْشُهُمْ
فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ
الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ
اَدْهٰى وَاَمَرُّ عَلَوْتُ عَلَيْهِمْ بِعُلُوِّ اللّٰهِ الَّذِیْ
كَانَ يَعْلُوْ بِهٖ عَلِیٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَاحِبُ الْحُرُوْبِ
وَمُنَكِّسُ الرَّايَاتِ وَمُفَرِّقُ الْاَقْرَانِ وَتَعَوَّذْ
مِنْهُمْ بِالْاَسْمَآءِ الْحُسْنٰى وَكَلِمَاتِهِ الْعُلْيَا وَ
ظَهَرْتُ عَلٰى اَعْدَائِیْ بِبَاْسٍ شَدِيْدٍ وَاَمْرٍ
عَتِيْدٍ وَاَذْلَلْتُهُمْ وَقَمَعْتُ رُؤُسَهُمْ وَوَطَّئْتُ
رِقَابَهُمْ وَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لِیْ خَاضِعِيْنَ
قَدْ خَابَ مَنْ نَاوَانِیْ وَهَلَكَ مَنْ عَادَانِیْ
فَاَنَا الْمُؤَيَّدُ الْمَحْبُوْرُ الْمُظَفَّرُ الْمَنْصُوْرُ

وَقَدْ لَزِمَتْنِي كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَاسْتَمْسَكْتُ
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى وَاعْتَصَمْتُ بِالْحَبْلِ الْمَتِيْنِ
فَلَنْ يَضُرَّنِي بَغْيُ الْبَاغِيْنَ وَلَا كَيْدُ الْكَائِدِيْنَ
وَلَا حَسَدُ الْحَاسِدِيْنَ اَبَدَ الْاٰبِدِيْنَ وَدَهْرَ
الدَّاهِرِيْنَ فَلَنْ يَّرَانِيْ اَحَدٌ وَلَنْ يَّجِدَ لِيْ
اَحَدٌ وَلَنْ يَّقْدِرَ عَلَيَّ اَحَدٌ قُلْ اِنَّمَا اَدْعُوْ
رَبِّيْ وَلَا اُشْرِكُ بِهٖ اَحَدًا ۝ يَا مُتَفَضِّلُ تَفَضَّلْ
عَلَيَّ بِالْاَمْنِ عَلٰى رُوْحِيْ وَالسَّلَامَةِ مِنْ اَعْدَائِيْ
وَحُلْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ بِالْمَلَائِكَةِ الْغِلَاظِ
الشِّدَادِ وَاَيِّدْنِيْ بِالْجُنُوْدِ الْكَثِيْرَةِ وَ
الْاَرْوَاحِ الْمُطِيْعَةِ فَيَحْصُبُوْنَهُمْ بِالْحَصْبِ
الْبَالِغَةِ وَيَقْذِفُوْنَهُمْ بِالْاَحْجَارِ الدَّامِغَةِ
وَيَضْرِبُوْنَهُمْ بِالسَّيْفِ الْقَاطِعِ وَيَرْمُوْنَهُمْ
بِالسَّهَابِ الثَّاقِبِ وَالْحَرِيْقِ اللَّاهِبِ وَ
الشُّوَاظِ الْمُحْرِقِ وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ
جَانِبٍ دُحُوْرًا وَلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ اِلَّا
مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ اِلٰى قَذْفَتِهِمْ وَزَجْرَ

رَدَحَرْتُهُمْ وَغَلَبْتُهُمْ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
لرَّحِيْمِ وَطٰهٰ وَيٰسٓ وَالذّٰرِيٰتِ وَالطُّوْرِ وَالْمُرْسَلٰتِ
اَلتَّنْزِيْلِ وَالْحَوَامِيْمِ وَكٓهٰيٰعٓصٓ وَحٰمٓعٓسٓقٓ
وَقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَنٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ
رِبِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ وَالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ
فِيْ رِقٍّ مَّنْشُوْرٍ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ وَالسَّقْفِ
الْمَرْفُوْعِ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ
لَوَاقِعٌ مَالَهٗ مِنْ دَافِعٍ فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ وَ
عَلٰى اَعْقَابِهِمْ نَاكِصِيْنَ وَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ
جَاثِمِيْنَ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ
فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صَاغِرِيْنَ وَاُلْقِيَ
السَّحَرَةُ سَاجِدِيْنَ فَوَقٰهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا
مَكَرُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ
وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْءُ الْعَذَابِ وَمَكَرُوْا
وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ۙ اَلَّذِيْنَ
قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ
فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَقَالُوْا

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ
مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا
رِضْوَانَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ وَاَدْرَءُ بِكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ
وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا عِنْدَكَ يَا اَللّٰهُ
فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۞
جَبْرَئِيْلُ عَنْ يَّمِيْنِيْ وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ يَّسَارِيْ
وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَمَامِيْ وَاَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَاۤءِيْ وَاللّٰهُ تَعَالٰى مُظِلٌّ عَلَيَّ يَا
مَنْ جَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا اُحْجُبْ
بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَعْدَائِيْ فَلَنْ يَّصِلُوْا اِلَيَّ اَبَدًا
بِشَيْءٍ يَسُوْءُنِيْ وَبَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ سِتْرُ اللّٰهِ اِنَّ
سِتْرَ اللّٰهِ كَانَ مَحْفُوْظًا ۞ حَسْبِيَ اللّٰهُ الَّذِيْ
يَكْفِيْ مَا لَا يَكْفِيْ اَحَدٌ سِوَاهُ وَاِذَا قَرَاْتَ
الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا
يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۙ وَّجَعَلْنَا
عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ

وَنُشُرًا وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ
وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ
اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ وَ
جَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ
سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ
اضْرِبْ عَلٰى سُرَادِقِ حِفْظِكَ الَّذِيْ لَا تَهْتِكُهُ
الرِّيَاحُ وَلَا تَخْرِقُهُ الرِّمَاحُ وَفِيْ رُوْحِيْ
بِرُوْحٍ قُدْسِكَ الَّذِيْ مَنْ اَلْقَيْتَهُ عَلَيْهِ اَصْبَحَ
مُعَظَّمًا فِيْ عُيُوْنِ النَّاظِرِيْنَ وَكَبِيْرًا فِيْ صُدُوْرِ
الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ وَوَفِّقْ لِيْ بِاَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰى
وَاَمْثَالِكَ الْعُلْيَا وَاجْعَلْ صَلَاحِيْ فِيْ جَمِيْعِ
مَا اُؤَمِّلُهٗ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاصْرِفْ
عَنِّيْ اَبْصَارَ النَّاظِرِيْنَ وَاصْرِفْ قُلُوْبَهُمْ مِنْ
شَرِّ مَا يَضْمِرُوْنَ اِلٰى خَيْرِ مَا لَا يَمْلِكُهٗ اَحَدٌ ۵
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ مَلَاذِيْ فَبِكَ اَلُوْذُ وَاَنْتَ عِيَاذِيْ
فَبِكَ اَعُوْذُ يَا مَنْ ذَلَّتْ لَهٗ رِقَابُ الْجَبَابِرَةِ
وَخَضَعَتْ لَهٗ اَعْنَاقُ الْفَرَاعِنَةِ اَجِرْنِيْ مِنْ

خِزْبِكَ وَمِنْ كَشْفِ سِتْرِكَ وَمِنْ
نِسْيَانِ ذِكْرِكَ وَالْاِنْصِرَافِ عَنْ شُكْرِكَ اَنَا
فِيْ كَنَفِكَ فِيْ لَيْلِيْ وَنَهَارِيْ وَوَطَنِيْ وَاَسْفَارِيْ
ذِكْرُكَ شِعَارِيْ وَالثَّنَاءُ عَلَيْكَ دِثَارِيْ
اَللّٰهُمَّ اِنَّ خَوْفِيْ اَصْبَحَ وَاَمْسٰى مُسْتَجِيْرًا
بِاَمَانِكَ فَاَجِرْنِيْ مِنْ خِزْبِكَ وَمِنْ شَرِّ
عِبَادِكَ وَاضْرِبْ عَلٰى سُرَادِقِ حِفْظِكَ
وَاَدْخِلْنِيْ فِيْ حِفْظِ عِنَايَتِكَ وَقِ رُوْحِيْ
بِخَيْرٍ مِّنْكَ وَاكْفِنِيْ مِنْ مَؤُوْنَةِ اِنْسَانِ سُوْءٍ
وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ قَرِيْنِ سُوْءٍ وَسَاعَةِ سُوْءٍ
وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ وَجُهْدِ الْبَلَاءِ وَاَعُوْذُ
بِكَ مِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا
يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ حَسْبُنَا
اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَالضُّحٰى ○ وَالَّيْلِ
اِذَا سَجٰى ○ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ○ وَلَلْاٰخِرَةُ

خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ○ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ
فَتَرْضٰى ○ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ○ وَوَجَدَكَ
ضَآلًّا فَهَدٰى ○ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ○
فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ○ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا
تَنْهَرْ ○ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ○

ادعیہ و اعمال برائے حفاظت و رد بلا

اب ہم اُن دعاؤں کا ذکر کرتے ہیں جو برائے حفاظت و رد بلا ناحیہ مقدسہ سے وارد ہوئی ہیں۔ یا ان سے امام زمانہ کا تعلق خاص ہے ان دعاؤں میں بعض وہ نادر الوجود دعائیں بھی ہیں جو خاص قلمی نسخوں سے لکھی گئی ہیں۔ عام کتب میں نہیں ملیں گی۔

دُعائے حفاظت یومیہ

یہ دُعا امام زمانہؑ نے مرزا محمد حسن شیرازی جو سرکار میرزا کے لقب سے مشہور تھے کو تعلیم کی تھی اور حکم دیا تھا کہ وہ ناصر الدین شاہ قاچار کو لکھیں کہ مومنین کو جمع کر کے اعلان کریں کہ یہ دُعا ——— برائے حفاظت از ہر بلا، کشائش رزق اور برآوردن حاجات بعد ہر نماز کے پڑھی جائے۔

اوّل آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر یہ دُعا پڑھیں:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ يَا شَدِيْدَ
الْبَطْشِ وَيَا خَالِقَ الْقَمَرِ وَالشَّمْسِ اَسْئَلُكَ

بِاَشْبَاهِهِ الْخَمْسِ اَنْ تَكْفِيَنَا شَرَّ هٰذَا الْيَوْمِ
كَمَا كَفَيْتَنَا مِنْ شَرِّ الْاَمْسِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ
وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَالتِّسْعَةِ الْمَعْصُوْمِيْنَ
مِنْ ذُرِّيَّةِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ
اَجْمَعِيْنَ

دُعائے فرج (دیگر)

یہ دعا امام زمانؑ نے ایک مرد محبوس کو تعلیم فرمائی تھی جس کو پڑھنے کے بعد اس کو قید سے رہائی نصیب ہو گئی۔ ہر شخص مبتلا بہ پریشانی و مصیبت کو پڑھنا چاہیئے۔ انشاء اللہ اس کی مصیبت برکت امام زمانہؑ سے رفع ہو گی وہ دعا یہ ہے۔ جزوی فرقؑ کے ساتھ باب ادعیہ قضائے حوائج میں بھی گذر چکی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِلٰهِيْ عَظُمَ الْبَلَآءُ وَبَرِحَ الْخَفَآءُ وَانْكَشَفَ
الْغِطَآءُ وَانْقَطَعَ الرَّجَآءُ وَضَاقَتِ الْاَرْضُ وَمُنِعَتِ
السَّمَآءُ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَ
عَلَيْكَ الْمُعَوَّلُ فِى الشِّدَّةِ وَالرَّخَآءِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اُولِى الْاَمْرِ الَّذِيْنَ فَرَضْتَ
عَلَيْنَا طَاعَتَهُمْ وَعَرَّفْتَنَا بِذٰلِكَ مَنْزِلَتَهُمْ
فَفَرِّجْ عَنَّا بِحَقِّهِمْ فَرَجًا عَاجِلًا قَرِيْبًا

كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ
يَا مُحَمَّدُ اكْفِيَانِيْ فَاِنَّكُمَا كَافِيَانِ وَانْصُرَانِيْ فَاِنَّكُمَا
نَاصِرَانِ يَا مَوْلَيْنَا يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ الْغَوْثَ
الْغَوْثَ الْغَوْثَ اَدْرِكْنِيْ اَدْرِكْنِيْ اَدْرِكْنِيْ السَّاعَةَ
السَّاعَةَ السَّاعَةَ اَلْعَجَلَ اَلْعَجَلَ اَلْعَجَلَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ

دُعائے ردِّ بلا

ردِّ بلا کے لئے حسب ذیل دُعا کو ستّر مرتبہ پڑھے۔

يَا اللّٰهُ يَا مُحَمَّدُ يَا فَاطِمَةُ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ اَدْرِكْنِيْ
وَلَا تُهْلِكْنِيْ ۔

دُعائے حِصار

یہ دُعا برائے حفاظت خود و مقہوری اعدا ہے۔ اگر کوئی شخص اس بات کا خواستگار ہو کہ قضا اس سے ٹل جائے اور روزی اُس کی فراخ ہو۔ اور دشمن اس کے مقہور ہوں اور وہ خود لوگوں کی نظروں میں عزیز ہو۔ اور حاجتیں اس کی برآئیں تو ہر روز تین مرتبہ اَلْحَمْدُ پڑھ کر اس حصار کو پڑھ لیا کرے۔ یہ دُعا رسالہ دعائے نور بموجب تصدیق مولانا المولوی سیّد محمد حسین قبلہ اعلی اللہ مقامہ مطبوعہ صادق پریس لکھنؤ ۱۹۳۷ء کے صفحہ ۳۶ سے نقل کی گئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اِمَامِیْ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ
اللّٰهِ فَوْقَ رَاْسِیْ وَاَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ
طَالِبٍ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَنْ يَّمِيْنِیْ وَالْحَسَنُ
وَالْحُسَيْنُ وَعَلِیٌّ وَمُحَمَّدٌ وَجَعْفَرٌ وَمُوْسٰی وَعَلِیٌّ
وَمُحَمَّدٌ وَعَلِیٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ مُحَمَّدٌ
صَاحِبُ الزَّمَانِ اَئِمَّتِیْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ
عَنْ شِمَالِیْ وَاَبُوْذَرٍ وَسَلْمَانُ وَمِقْدَادُ وَ
حُذَيْفَةُ وَعَمَّارٌ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ
عَنْهُمْ مِنْ وَّرَائِیْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
حَوْلِیْ وَاللّٰهُ تَعَالٰی شَانُهٗ رَبِّیْ تَقَدَّسَتْ اَسْمَآؤُهٗ
وَتَظَاهَرَتْ اٰلَآؤُهٗ مُحِيْطٌ بِیْ وَحَافِظِیْ وَحَفِيْظِیْ
وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُحِيْطٌ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ
فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ
الرَّاحِمِيْنَ يَا عَلِیُّ يَا عَلِیُّ يَا عَلِیُّ يَا عَلِیُّ يَا عَلِیُّ
يَا عَلِیُّ يَا عَلِیُّ يَا عَلِیُّ يَا عَلِیُّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَ
لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ بِاَرْبَابِ الْكَرِيْمِ

وَهُوَ الْعَلِیُّ الْوَلِیُّ الشَّدِیْدُ یَا وَاحِدُ ۔

حرز امام زین العابدینؑ

سید ابن طاؤس رحؒ نے اس حرز کو نقل کیا ہے۔ اس کو پڑھ بھی سکتے ہیں اور بازو پر بھی باندھ سکتے ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا اَسْمَعَ السَّامِعِیْنَ یَا اَبْصَرَ النَّاظِرِیْنَ یَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِیْنَ یَا اَحْکَمَ الْحَاکِمِیْنَ یَا خَالِقَ الْمَخْلُوْقِیْنَ یَا رَازِقَ الْمَرْزُوْقِیْنَ یَا نَاصِرَ الْمَنْصُوْرِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنِیْ یَا مَالِکَ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ یَا صَرِیْخَ الْمَکْرُوْبِیْنَ یَا مُجِیْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ اَنْتَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ الْکَبِیْرِیَاءُ رِدَآءُکَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی عَلِیٍّ الْمُرْتَضٰی وَفَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ وَخَدِیْجَةَ الْکُبْرٰی وَالْحَسَنِ الْمُجْتَبٰی وَالْحُسَیْنِ الشَّهِیْدِ بِکَرْبَلَآءَ وَعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ زَیْنِ الْعَابِدِیْنَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ الْبَاقِرِ وَ

جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ الصَّادِقِ وَمُوسَى ابْنِ
جَعْفَرِ الْكَاظِمِ وَعَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا وَمُحَمَّدِ
ابْنِ عَلِيِّ التَّقِيِّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ النَّقِيِّ وَالْحَسَنِ
ابْنِ عَلِيِّ الْعَسْكَرِيِّ وَالْحُجَّةِ الْقَائِمِ الْمَهْدِيِّ
الْإِمَامِ الْمُنْتَظَرِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ
اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُمْ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُمْ
وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُمْ
وَالْعَنْ مَنْ ظَلَمَهُمْ وَعَجِّلْ فَرَجَ اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَانْصُرْ شِيعَةَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَهْلِكْ اَعْدَآءَ
اٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْزُقْنِي رُؤْيَةَ قَائِمِ اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَاجْعَلْنِي مِنْ اَتْبَاعِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَالرَّاضِينَ
بِفِعْلِهٖ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝

دُعائے امان

(معروف بہ دعائے ظہور)

راوی کہتا ہے کہ خواب میں رسالت پناہ کو دیکھا کہ رنگ مبارک آپ کا زرد ہو گیا تھا میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ کیا واقعہ ہوا۔ فرمایا کہ آج کی رات تیرہ سو آدمیوں نے میری امت

کے انتقال کیا ہے فقط دو آدمی اُن میں سے باایمان تھے اور باقی بے ایمان۔ میں نے کہا یا رسولؐ اللہ! کچھ ارشاد فرمائیے کہ آپ کی گنہگار امّت کو کیا کرنا چاہیئے۔ جس میں باایمان دنیا سے جاوے۔ اُس وقت آں حضرت نے یہ دعا لکھی ہوئی مجھ کو عطا کی۔ اور ارشاد فرمایا شہر میں جا اور ہر شخص کو دے اور یہ کہہ کہ اپنے شہروں اور قصبوں میں جہاں جہاں میری امت کے لوگ ہیں اس دعا کو پہنچا دے۔ اور اس میں کمی نہ کرے ورنہ میں اس شخص سے بیزار رہوں گا۔ اور جو کوئی عمر میں ایک مرتبہ اس دعا کو پڑھے یا اپنے بازو پر باندھے پس جب کہ وہ شخص دنیا سے جاوے باایمان ہو۔ راوی کہتا ہے کہ جب میں بیدار ہوا تو یہ دعا میرے ہاتھ میں تھی۔[1]

اِلٰهِیْ الْاَمَانَ الْاَمَانَ یَوْمَ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ اِلٰهِیْ الْاَمَانَ الْاَمَانَ عِنْدَ سَکَرَاتِ الْمَوْتِ وَعِنْدَ مُفَارَقَةِ الرُّوْحِ وَعِنْدَ مُعَایَنَةِ الْمَوْتِ اِلٰهِیْ الْاَمَانَ الْاَمَانَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْمُطَّلَعِ وَعِنْدَ الْوُقُوْفِ بَیْنَ یَدَیْكَ اِلٰهِیْ الْاَمَانَ الْاَمَانَ بِهَوْلِ الْقِیٰمَةِ وَشَدَائِدِهَا اِلٰهِیْ الْاَمَانَ الْاَمَانَ یَوْمَ یَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ اِلٰهِیْ الْاَمَانَ الْاَمَانَ یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ اِلٰهِیْ الْاَمَانَ الْاَمَانَ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ اِلٰهِیْ

[1] اقبال، ص ۴۱۷، س ۲۔ مصباح، ص ۴۰۱، س ۱۔ بلد الامین، ص ۲۸۹، س ۱۔ جنۃ الامان، ص ۱۹۳، س ۱۔ مہج الدعوات، ص ۱۹۳، س ۱۔ مفاتیح الجنان، ص ۱۹۳، س ۱۔

اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْہِ
وَاُمِّہٖ وَاَبِیْہِ وَصَاحِبَتِہٖ وَبَنِیْہِ لِکُلِّ امْرِءٍ
مِّنْھُمْ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْہِ اِلٰھِیْ اَلْاَمَانَ
اَلْاَمَانَ یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ صَفًّا
لَّا یَتَکَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ
صَوَابًا اِلٰھِیْ اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ یَوْمَ یَنْظُرُ الْمَرْءُ
مَا قَدَّمَتْ یَدَاہُ وَیَقُوْلُ الْکَافِرُ یٰلَیْتَنِیْ
کُنْتُ تُرَابًا اِلٰھِیْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ فِیْ یَوْمٍ
کَانَ مِقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ فَاصْبِرْ
صَبْرًا جَمِیْلًا اِلٰھِیْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ یَوْمَ یَوَدُّ
الْمُجْرِمُ لَوْ یَفْتَدِیْ مِنْ بَنِیْہِ وَصَاحِبَتِہٖ وَاَخِیْہِ
اِلٰھِیْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَۃُ
تَتْبَعُھَا الرَّادِفَۃُ قُلُوْبٌ یَوْمَئِذٍ وَّاجِفَۃٌ
اَبْصَارُھَا خَاشِعَۃٌ اِلٰھِیْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ
تَقُوْلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ لَا بُشْرٰی یَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِیْنَ
وَیَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا اِلٰھِیْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ
یَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْہِ وَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ

اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا يَا وَيْلَتٰى لَمْ
اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا اِلٰهِىْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ يَوْمَ
لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ
سَلِيْمٍ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَوْجُوْدُ فِىْ كُلِّ زَمَانٍ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ الْمَعْبُوْدُ فِىْ كُلِّ مَكَانٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَعْرُوْفُ
بِالْاِحْسَانِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ
يَا اَرْحَمَ الْمَعْرُوْفِ يَا قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ يَا
هَادِىَ الْمُضِلِّيْنَ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ
يَا غَفُوْرُ يَا غَفَّارُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ يَا غَفَّارُ ۝

اعمال روز پنجشنبہ و شب جمعہ

شب جمعہ عبادت کے لئے بہترین شب ہے مفاتیح الجنان میں ہے یہ رات نورانی ہے اور اس کا روز (جمعہ) بہت روشن ہے لہذا اس میں بہت کہو۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اس رات کو صلوات بہت بھیجنا چاہیئے روایت میں ہے کہ کم از کم اس رات کو سو دفعہ صلوات بھیجنا چاہیئے امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ شب جمعہ محمد و آلِ محمد پر

درود بھیجنا ہزار حسنہ کے برابر ہے اور ہزار سیئہ کو محو کرتا ہے اور ہزار درجہ اضافہ کا باعث ہے۔ نیز آپ سے سند صحیح مروی ہے کہ جب عصر پنجشنبہ کا وقت ہوتا ہے تو آسمان سے فرشتے طلائی قلم چاندی کے صحیفے لے کر نازل ہوتے ہیں اور عصر پنجشنبہ سے لیکر غروب آفتاب بروز جمعہ تک سوائے صلوات بر محمد و آل محمد کے اور کچھ نہیں لکھتے ہیں۔ طریق صلوات کا حسب ذیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْ وَاَھْلِکْ عَدُوَّھُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ:۔

نیز یہ صلوات بھی شب جمعہ کیلئے وارد ہوئی ہے دس دفعہ پڑھنا چاہئے

یَا کَآئِمَ الْفَضْلِ عَلَی الْبَرِیَّۃِ یَا بَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالْعَطِیَّۃِ یَا صَاحِبَ الْمَوَاھِبِ السَّنِیَّۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ خَیْرِ الْوَرٰی سَجِیَّۃً وَاغْفِرْ لَنَا یَا ذَا الْعُلٰی فِیْ ھٰذِہِ الْعَشِیَّۃِ۔

عمل رویت حضرت حجت ۴

حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جو شخص کربلائے معلّٰی میں مشرف ہو اور ۴۰ شب جمعہ زیر قبہ حضرت امام حسین علیہ السلام شب بیداری کرے اور مصروف عبادت ہو تو امام عصرؑ کی زیارت پر سعادت سے فائز المرام ہوتا ہے۔

علامہ حلّی کی خدمت امام عصرؑ میں باریابی

سرآمد علماء جعفریہ علامہ حلّی طاب سراہ اپنی کتاب تذکرہ میں فرماتے ہیں کہ میں نے حدیث میں دیکھا کہ جو شخص چالیس شب جمعہ تحت قبہ مولانا ابوعبداللہ الحسین علیہ السلام احیا شب و عبادت و دعا کرے اس کو حضرت امام عصرؑ کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔ چنانچہ میں ہر شب جمعہ کو حلّہ سے کربلا آنے لگا۔ اور اس چلّہ میں مشغول ہوا۔ جب انتالیس شب جمعہ گذر گئیں اور چالیسویں شب جمعہ کے لیے حلّہ سے کربلا روانہ ہوا، خچر پر سوار تھا اس وقت میں اس شبہ میں گرفتار تھا کہ بہ کثرت احادیث اس مضمون کی وارد ہوئی ہیں کہ جو شخص غم حسینؑ میں روئے اگرچہ آنسو کا ایک قطرہ بھی اس کی آنکھ سے برآمد ہو تو اس رونے والے کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں[1]۔ یہ امر مجھ کو تعجب خیز معلوم ہوا۔ دوسری فکر مجھ کو یہ کہ آج چالیسواں روز ہے مگر ابھی تک امام زمانہ کی زیارت نصیب نہ ہوئی۔ میں اسی محویت میں چلا جا رہا تھا کہ نعلین میرے پیر سے گر گئی ناگاہ ایک صحرائی عرب نے میرے خچر کی لگام تھام لی۔ اور گری ہوئی نعلین اٹھا کر دیدی۔ اور پوچھا کہ کس فکر میں غوطہ زن ہو۔ اس کے سوالات سے مجبور ہو کر میں نے اپنے شکوک اس سے بتائے۔ یہ سنکر اس بزرگ نے فرمایا۔ کہ اے شخص پہلے میں تم کو قطرہ اشک عزا کے متعلق جواب دیتا ہوں اب تم خیال کرو کہ مثلاً ایک سلطان ہفت اقلیم شکارگاہ میں اپنے لشکر سے چھوٹ کر جنگل میں جا نکلا جہاں صرف ایک ضعیفہ ایک جھونپڑی میں رہتی

---

[1] امام حسین علیہ السلام پر گریہ و بکا بے شک تمام گناہوں سے بخشش کا زبردست سہارا ہے۔ مگر شرط یہی ہے کہ اُن گناہوں سے سچی توبہ کر لے۔ پھر ان کا اعادہ نہ کرے۔ کیونکہ سہارے کے یہ معنی تو نہیں ہیں کہ ہم کو حرام و حلال خدا کی کوئی پرواہ نہ رہے۔ ج، ن

تھی۔ بادشاہ نے اُس سے پیاس کی شکایت کی۔ اس بڑھیا نے جس کے پاس مال دنیا سے صرف ایک بکری تھی اس بکری کا دُودھ بادشاہ کو پلا دیا۔ پھر بادشاہ کے بھوکے ہونے کی شکایت کرنے پر بکری کا کباب بنا کر کھلا دیا۔ بادشاہ واپس ہوا۔ اب اگر وہ بڑھیا بادشاہ کے دربار میں جائے اور بادشاہ اُس بڑھیا کو اپنی سلطنت دیدے تو بھی زیادہ نہ ہوا۔ کیونکہ بڑھیا نے اپنا سب کچھ بادشاہ کو دیدیا۔۔۔ یہی مثال امام حسینؑ اور مالک ارض و سما کی ہے۔ اگر وہ حسینؑ کو خدائی کا اختیار عطا فرمائے تو بڑی بات نہیں۔ قطرۂ اشک پر خیال نہ کرو بلکہ امام حسینؑ کی شہادت کی عظمت کی طرف غور کرو۔

اور دوسرا جواب یہ ہے کہ تمہارا امام اس وقت تمہارے ساتھ ہے۔ یہ سُنکر میں نے اپنے کو سواری سے گرا دیا۔ قدم چومے۔ حضرت غائب ہو گئے"۔ نیز شب جمعہ زیارت جامعہ پڑھنے کی بہت تاکید ہے۔

زیارتِ جامعہ کبیرہ

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ زیارتِ جامعہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ یہ بہترین زیارت ہے از روئے متن و سند و فصاحت کے اور تمام زیارتوں سے اکمل ہے۔ ان کے والد ملا تقی مجلسیؒ جب بھی عتبات مقدسہ میں مشرف ہوتے تھے اس زیارت کے علاوہ کوئی دوسری زیارت نہیں پڑھتے تھے

صاحب نجم الثاقب نے اس کے متعلق ایک حکایت نقل کی ہے جس سے اس کی اہمیت پر روشنی پڑتی ہے۔

حکایت

سیّد احمد بن سیّد ہاشم موسوی رشتی تاجر بیان کرتے ہیں کہ ۱۲۸۰ھ میں میں حج بیت اللہ کے ارادہ سے اپنے وطن مالوف رشت سے برآمد ہوا۔ اور وہاں سے چل کر شہر تبریز میں حاجی صفر علی تبریزی کے مکان پر فروکش ہوا۔ پھر وہاں سے حاجی جبار جلودار کی سرکردگی میں مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوا

اس وقت میرے ساتھ قافلہ میں منجملہ دیگر افراد قافلہ کے حاجی ملا باقر تبریزی وحاجی سید حسین تبریزی تاجر اور حاجی علی خدمت گار بھی تھے جب ہم لوگ مقام اورزنہ الروم اور طربوزن کی ایک درمیانی منزل میں پہنچے تو حاجی جبار جلودار میرے پاس آئے اور انہوں کہا کہ چونکہ آگے آنے والی منزل ذرا خطرناک ہے اس لئے اپنا سامان جلدی بار کر دو تاکہ قافلہ سے پیچھے نہ رہ جاؤ۔ یہ بات انہوں نے اس لئے کہی کہ میں بالعموم قافلہ سے فاصلہ پر چلا کرتا تھا۔ صبح ہونے میں ابھی ڈھائی یا تین گھنٹہ باقی تھے کہ ہم لوگوں نے ایک ساتھ کوچ کیا۔ ابھی ہم مشکل سے ایک فرسخ بھی اپنی منزل سے دور نہ گئے ہوں گے کہ یک بیک ہوا تاریک ہوگئی اور برف پڑنے لگی۔ قافلہ والوں نے اپنے سروں سے چادریں لپیٹ لیں اور تیزی سے چلنے لگے۔ میں نے بھی بہت کوشش کی کہ ان لوگوں کے ساتھ بھاگوں مگر مجھ سے ان لوگوں کے ساتھ دوڑنا ممکن نہ ہوا یہاں تک کہ قافلہ نکل گیا اور میں تن تنہا اکیلا رہ گیا۔ آخر تک ہار کر گھوڑے سے پیادہ ہوا اور راستہ کے ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا۔ اس وقت میں نہایت پریشان تھا کیونکہ چھ سو تومان (ایرانی سکہ جو روپیہ کے برابر ہے) میرے پاس تھے بالآخر میں نے طے کیا کہ اسی جگہ صبح ہونے تک ٹھہرا رہوں۔ سورج نکلنے پر دوبارہ اسی منزل کی طرف مراجعت کروں جہاں سے قافلہ چلا تھا۔ اور پھر وہاں سے کسی راہبر کو لیکر اگلی منزل پر اپنے قافلہ سے جا ملوں۔ ابھی انہی تفکرات میں غوطہ زن تھا کہ میں نے پیش نظر ایک باغ دیکھا جہاں ہاتھ میں بیلچہ لئے ایک باغبان بھی تھا وہ اپنے بیلچہ سے بار بار درختوں کو جھٹکتا تھا تاکہ برف ان کے برگ و بار سے گر جائے۔ پھر وہ باغبان میرے پاس آکر کھڑا ہو گیا اور اس نے دریافت کیا تم کون ہو؟ — میں نے کہا میں ایک مسافر ہوں قافلہ سے رہ گیا ہوں راستہ نہ معلوم ہونے کی وجہ سے سخت حیران ہوں کہ کہاں جاؤں۔ باغبان نے زبان فارسی میں مجھ سے خطاب کیا۔

کہا کہ قافلہ پر چلو تاکہ راستہ مل جائے۔ یہ کلام سنکر میں قافلہ پر چلنے لگا۔ جب میں تھوڑا چل چکا تو وہ پھر میرے پاس آیا اور پوچھا تم نہیں گئے ہو؟

میں نے کہا واللہ! میں راستہ نہیں جانتا۔ اس نے کہا جامعہ پڑھو۔ سید رشتی کہتے ہیں کہ مجھ کو زیارت جامعہ اس وقت زبانی حفظ نہ تھی۔ نہ اب زبانی حفظ ہے۔ یہ سُنکر میں کھڑا ہوا اور میں نے زیارت جامعہ پوری کی پوری زبانی پڑھی۔ جب زیارت ختم ہو گئی تو وہ شخص جس کو میں باعنبان سمجھے ہوئے تھا پھر میرے سامنے آیا اور پوچھا "ابھی تک تم نہیں گئے یہاں موجود ہو!" اس وقت میں بے اختیارانہ رونے لگا اور میں نے کہا کہ ہاں میں ابھی تک یہیں ہوں راستہ نہیں جانتا۔ اس شخص نے کہا کہ زیارت عاشورا پڑھو۔ میں زیارت عاشورا ابھی حفظ رکھتا تھا مگر اس کے کہنے کے بعد کھڑا ہوا۔ اور زیارت عاشورا ابھی زبانی فر فر پڑھنے لگا۔ یہاں تک کہ لعن و سلام ختم کر کے میں نے دعائے علقمہ ختم کی۔ اس کے بعد وہ شخص پھر آیا اور پوچھا "نہ رفتی رستی؟" ہاں ابھی تک نہیں گئے۔ میں نے کہا میں ابھی نہیں جاؤں گا صبح کو چلا جاؤں گا۔

اس نے کہا میں تم کو ابھی تمہارے قافلہ سے ملائے دیتا ہوں۔ یہ کہکر وہ چلا گیا تھوڑی دیر کے بعد ایک گدھے پر سوار واپس آیا اور اپنے بیلچہ کو اپنے کاندھے پر رکھ لیا۔ مجھ سے کہا کہ میرے پیچھے اس گدھے پر سوار ہو جاؤ۔ میں سوار ہو گیا اور اپنی گھوڑے کی لجام میں نے ہاتھ میں تھام لی۔ مگر گھوڑے نے چلنے سے انکار کیا۔ یہ دیکھ کر اس نے لجام میرے ہاتھ سے لے لی۔ تب گھوڑا بڑی آسانی سے چلنے لگا۔ اس وقت اس نے اپنا ہاتھ میرے زانوں پر رکھ کر کہا کہ تم نافلہ کیوں نہیں پڑھتے پھر تین دفعہ فرمایا نافلہ، نافلہ، نافلہ[1]!

پھر فرمایا تم عاشورا کیوں نہیں پڑھتے پھر تین دفعہ فرمایا عاشورا! عاشورا! عاشورا! پھر فرمایا تم جامعہ کیوں نہیں پڑھتے؟ پھر فرمایا۔

---

[1] نافلہ شب یعنی نماز تہجد اور زیارت عاشورا کا بیان اسی کتاب کے آخر میں ملاحظہ کریں۔

جامعہ! جامعہ! ابھی ہم تھوڑا ہی چلے تھے کہ ایک مرتبہ اُس نے پلٹ کر کہا وہ دیکھو تمہارے رفقائے سفر نہر کے کنارہ نمازِ صبح کے لئے وضو کر رہے ہیں۔ میں نے جو دیکھا تو واقعی اپنے قافلہ کو موجود پایا۔ میں گدھے سے اُترا اپنے گھوڑے پر چڑھنا چاہا مگر چڑھ نہ سکا یہ دیکھ کر اس شخص نے اپنا بیلچہ زمین میں گاڑا۔ اور مجھ کو گھوڑے پر سوار کر کے گھوڑے کا رُخ قافلہ کی طرف موڑ دیا۔ اس وقت میں نے خیال کیا کہ یہ شخص کون ہو سکتا ہے جو اس آسانی سے مجھ سے فارسی میں کلام کرتا ہے حالانکہ یہ کردستانی علاقہ ہے جہاں کوئی بھی فارسی نہیں جانتا۔ اور اس نے کیونکر مجھ کو اتنی جلدی میرے قافلہ سے ملحق کر دیا۔ اس کے بعد میں نے دوبارہ اُس شخص کو پلٹ کر جو دیکھا تو اس کا کوئی نشان نہ پایا۔

رویائے صادقہ ملا محمد تقی مجلسیؒ

دار السلام و روضۃ المتقین وغیرہ میں علامہ محمد تقی مجلسی رح سے منقول ہے کہ میں نجفِ اشرف میں خواب و بیداری کی درمیانی حالت میں دیکھا کہ میں روضہ مبارکہ سامرا میں مشرف ہوں۔ امام علی نقیؑ و امام حسن عسکریؑ کی ضریحوں پر حریر سبز جنت کی پوشش پڑی ہے۔ اور امام العصر والزمان علیہ السلام قبر اقدس پر تکیہ کئے بیٹھے ہیں۔ آپ کا رُوئے مبارک دروازہ کی جانب ہے۔ میری نگاہ جونہی حضرت پر پڑی میں نے زیارتِ جامعہ پڑھنا شروع کی۔ جب زیارت ختم ہوئی حضرت نے فرمایا کہ خوب زیارت ہے۔ میں نے عرض کی مولا یہ زیارت آپ کے جدِ امجد علی نقیؑ کی ہے۔ (یعنی انہوں نے تعلیم کی ہے) فرمایا سچ ہے۔

کیفیت اس زیارت کی اس طرح پر ہے کہ اگر عتباتِ مقدسہ میں مشرف ہو تو پہلے غسل کرے۔ پھر دروازۂ حرم پر حاضر ہو کر پہلے کہے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ:۔

پھر اندر داخل ہو۔ جب ضریح اقدس پر نظر پڑے تو تیس ۳۰ دفعہ کہو۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ پھر چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے سکینہ و وقار کیساتھ آگے بڑھو۔ پھر ٹھہر کر تیس ۳۰ دفعہ کہو۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ پھر قبر مطہر کے نزدیک اسی طرح سے جاکر کھڑے ہو۔ اور چالیس دفعہ کہو اَللّٰهُ اَكْبَرُ جب سو تکبیریں پوری ہو جائیں تو ذیل کی زیارت خضوع و خشوع سے پڑھو۔ اگر عتبات عالیہ میں مشرف نہ ہو تو قدم اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ پورا عمل ایک ہی جگہ کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر کیا جا سکتا ہے بہتر ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھے۔ وہ زیارت یہ ہے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَمَوْضِعَ الرِّسَالَةِ وَمُخْتَلَفَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَمَهْبَطَ الْوَحْيِ وَمَعْدِنَ الرَّحْمَةِ وَخُزَّانَ الْعِلْمِ وَمُنْتَهَى الْحِلْمِ وَاُصُوْلَ الْكَرَمِ وَقَادَةَ الْاُمَمِ وَاَوْلِيَآءَ النِّعَمِ وَعَنَاصِرَ الْاَبْرَارِ وَدَعَآئِمَ الْاَخْيَارِ وَسَاسَةَ الْعِبَادِ وَاَرْكَانَ الْبِلَادِ وَاَبْوَابَ الْاِيْمَانِ وَاُمَنَآءَ الرَّحْمٰنِ وَسُلَالَةَ النَّبِيِّيْنَ وَصَفْوَةَ الْمُرْسَلِيْنَ وَعِتْرَةَ خِيَرَةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اَلسَّلَامُ عَلٰی اَئِمَّةِ الْهُدٰی وَمَصَابِیْحِ الدُّجٰی وَ
اَعْلَامِ التُّقٰی وَذَوِی النُّهٰی وَاُولِی الْحِجٰی وَکَهْفِ الْوَرٰی
وَوَرَثَةِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمَثَلِ الْاَعْلٰی وَالدَّعْوَةِ الْحُسْنٰی
وَحُجَجِ اللّٰهِ عَلٰی اَهْلِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْاُولٰی
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَحَالِّ مَعْرِفَةِ اللّٰهِ وَ
مَسَاکِنِ بَرَکَةِ اللّٰهِ وَمَعَادِنِ حِکْمَةِ اللّٰهِ وَحَفَظَةِ سِرِّ
اللّٰهِ وَحَمَلَةِ کِتَابِ اللّٰهِ وَاَوْصِیَآءِ نَبِیِّ اللّٰهِ وَذُرِّیَّةِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ
عَلَی الدُّعَاةِ اِلَی اللّٰهِ وَالْاَدِلَّآءِ عَلٰی مَرْضَاتِ اللّٰهِ
وَالْمُسْتَقِرِّیْنَ فِیْ اَمْرِ اللّٰهِ وَالتَّآمِّیْنَ فِیْ مَحَبَّةِ
اللّٰهِ وَالْمُخْلَصِیْنَ فِیْ تَوْحِیْدِ اللّٰهِ وَالْمُظْهِرِیْنَ لِاَمْرِ
اللّٰهِ وَنَهْیِهٖ وَعِبَادِهِ الْمُکْرَمِیْنَ الَّذِیْنَ لَا یَسْبِقُوْنَهٗ
بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ یَعْمَلُوْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ
بَرَکَاتُهٗ. اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَئِمَّةِ الدُّعَاةِ وَالْقَادَةِ
الْهُدَاةِ وَالسَّادَةِ النُّوْلَاةِ وَالذَّادَةِ الْحُمَاةِ
وَاَهْلِ الذِّکْرِ وَاُولِی الْاَمْرِ وَبَقِیَّةِ اللّٰهِ وَخِیَرَتِهٖ
وَحِزْبِهٖ وَعَیْبَةِ عِلْمِهٖ وَحُجَّتِهٖ وَصِرَاطِهٖ وَنُوْرِهٖ

وَبُرْهَانِهٖ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ كَمَا شَهِدَ اللّٰهُ لِنَفْسِهٖ
وَشَهِدَتْ لَهٗ مَلٰٓئِكَتُهٗ وَاُولُوا الْعِلْمِ مِنْ
خَلْقِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ الْمُنْتَجَبُ وَرَسُوْلُهُ الْمُرْتَضٰى
اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى
الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ وَاَشْهَدُ
اَنَّكُمُ الْاَئِمَّةُ الرَّاشِدُوْنَ الْمَهْدِيُّوْنَ الْمَعْصُوْمُوْنَ
الْمُكَرَّمُوْنَ الْمُقَرَّبُوْنَ الْمُتَّقُوْنَ الصَّادِقُوْنَ
الْمُصْطَفَوْنَ الْمُطِيْعُوْنَ لِلّٰهِ الْقَوَّامُوْنَ بِاَمْرِهٖ
الْعَامِلُوْنَ بِاِرَادَتِهٖ الْفَائِزُوْنَ بِكَرَامَتِهٖ
اِصْطَفَاكُمْ بِعِلْمِهٖ وَارْتَضَاكُمْ لِغَيْبِهٖ وَاخْتَارَكُمْ
لِسِرِّهٖ وَاجْتَبَاكُمْ بِقُدْرَتِهٖ وَاَعَزَّكُمْ بِهُدَاهُ
وَخَصَّكُمْ بِبُرْهَانِهٖ وَانْتَجَبَكُمْ لِنُوْرِهٖ وَاَيَّدَكُمْ
بِرُوْحِهٖ وَرَضِيَكُمْ خُلَفَآءَ فِيْ اَرْضِهٖ وَحُجَجًا
عَلٰى بَرِيَّتِهٖ وَاَنْصَارًا لِدِيْنِهٖ وَحَفَظَةً لِسِرِّهٖ وَخَزَنَةً
لِعِلْمِهٖ وَمُسْتَوْدَعًا لِحِكْمَتِهٖ وَتَرَاجِمَةً لِوَحْيِهٖ

أَرْكَانًا لِتَوْحِيدِهٖ وَشُهَدَآءَ عَلٰى خَلْقِهٖ وَأَعْلَامًا
لِعِبَادِهٖ وَمَنَارًا فِي بِلَادِهٖ وَأَدِلَّآءَ عَلٰى صِرَاطِهٖ
عَصَمَكُمُ اللّٰهُ مِنَ الزَّلَلِ وَآمَنَكُمْ مِنَ
الْفِتَنِ وَطَهَّرَكُمْ مِنَ الدَّنَسِ وَأَذْهَبَ عَنْكُمُ
الرِّجْسَ وَطَهَّرَكُمْ تَطْهِيرًا فَعَظَّمْتُمْ جَلَالَهٗ
وَأَكْبَرْتُمْ شَأْنَهٗ وَمَجَّدْتُمْ كَرَمَهٗ وَأَدَمْتُمْ ذِكْرَهٗ
وَوَكَّدْتُمْ مِيثَاقَهٗ وَأَحْكَمْتُمْ عَقْدَ طَاعَتِهٖ
وَنَصَحْتُمْ لَهٗ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَدَعَوْتُمْ
إِلٰى سَبِيلِهٖ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَبَذَلْتُمْ
أَنْفُسَكُمْ فِي مَرْضَاتِهٖ وَصَبَرْتُمْ عَلٰى مَا أَصَابَكُمْ
فِي جَنْبِهٖ وَأَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ
وَأَمَرْتُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْتُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَجَاهَدْتُمْ
فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ حَتّٰى أَعْلَنْتُمْ دَعْوَتَهٗ وَ
بَيَّنْتُمْ فَرَائِضَهٗ وَأَقَمْتُمْ حُدُودَهٗ وَنَشَرْتُمْ
شَرَائِعَ أَحْكَامِهٖ وَسَنَنْتُمْ سُنَّتَهٗ وَصِرْتُمْ
فِي ذٰلِكَ مِنْهُ إِلَى الرِّضَا وَسَلَّمْتُمْ لَهُ الْقَضَآءَ
وَصَدَّقْتُمْ مِنْ رُسُلِهٖ مَنْ مَضٰى فَالرَّاغِبُ

عَنْكُمْ مَارِقٌ وَالْاٰزِمُ لَكُمْ لَاحِقٌ وَالْمُقَصِّرُ فِيْ حَقِّكُمْ
زَاهِقٌ وَالْحَقُّ مَعَكُمْ وَفِيْكُمْ وَمِنْكُمْ وَاِلَيْكُمْ
وَاَنْتُمْ اَهْلُهٗ وَمَعْدِنُهٗ وَمِيْرَاثُ النُّبُوَّةِ عِنْدَكُمْ
وَاِيَابُ الْخَلْقِ اِلَيْكُمْ وَحِسَابُهُمْ عَلَيْكُمْ وَفَصْلُ
الْخِطَابِ عِنْدَكُمْ وَاٰيَاتُ اللّٰهِ لَدَيْكُمْ وَعَزَائِمُهٗ
فِيْكُمْ وَنُوْرُهٗ وَبُرْهَانُهٗ عِنْدَكُمْ وَاَمْرُهٗ اِلَيْكُمْ
مَنْ وَالَاكُمْ فَقَدْ وَالَى اللّٰهَ وَمَنْ عَادَاكُمْ فَقَدْ
عَادَ اللّٰهَ وَمَنْ اَحَبَّكُمْ فَقَدْ اَحَبَّ اللّٰهَ وَمَنْ
اَبْغَضَكُمْ فَقَدْ اَبْغَضَ اللّٰهَ وَمَنِ اعْتَصَمَ بِكُمْ
فَقَدِ اعْتَصَمَ بِاللّٰهِ اَنْتُمُ الصِّرَاطُ الْاَقْوَمُ وَ
شُهَدَآءُ دَارِ الْفَنَآءِ وَشُفَعَآءُ دَارِ الْبَقَآءِ وَالرَّحْمَةُ
الْمَوْصُوْلَةُ وَالْاٰيَةُ الْمَخْزُوْنَةُ وَالْاَمَانَةُ الْمَحْفُوْظَةُ
وَالْبَابُ الْمُبْتَلٰى بِهِ النَّاسُ مَنْ اَتٰكُمْ نَجٰى وَ
مَنْ لَمْ يَاْتِكُمْ هَلَكَ اِلَى اللّٰهِ تَدْعُوْنَ وَعَلَيْهِ
تَدُلُّوْنَ وَبِهٖ تُؤْمِنُوْنَ وَلَهٗ تُسَلِّمُوْنَ وَبِاَمْرِهٖ
تَعْمَلُوْنَ وَاِلٰى سَبِيْلِهٖ تُرْشِدُوْنَ وَبِقَوْلِهٖ تَحْكُمُوْنَ
سَعِدَ مَنْ وَالَاكُمْ وَهَلَكَ مَنْ عَادَاكُمْ

خَابَ مَنْ جَحَدَكُمْ وَضَلَّ مَنْ فَارَقَكُمْ
وَفَازَ مَنْ تَمَسَّكَ بِكُمْ وَاَمِنَ مَنْ لَجَاَ اِلَيْكُمْ وَ
سَلِمَ مَنْ صَدَّقَكُمْ وَهُدِيَ مَنِ اعْتَصَمَ
بِكُمْ مَنِ اتَّبَعَكُمْ فَالْجَنَّةُ مَاْوٰيهُ وَمَنْ خَالَفَكُمْ
فَالنَّارُ مَثْوٰيهُ وَمَنْ جَحَدَكُمْ كَافِرٌ وَمَنْ حَارَبَكُمْ
مُشْرِكٌ وَمَنْ رَدَّ عَلَيْكُمْ فِيْ اَسْفَلِ دَرَكٍ مِنَ
الْجَحِيْمِ اَشْهَدُ اَنَّ هٰذَا سَابِقٌ لَكُمْ فِيْمَا
مَضٰى وَجَارٍ لَكُمْ فِيْمَا بَقِيَ وَاَنَّ اَرْوَاحَكُمْ وَنُوْرَكُمْ
وَطِيْنَتَكُمْ وَاحِدَةٌ طَابَتْ وَطَهُرَتْ بَعْضُهَا
مِنْ بَعْضٍ خَلَقَكُمُ اللّٰهُ اَنْوَارًا فَجَعَلَكُمْ بِعَرْشِهٖ
مُحْدِقِيْنَ حَتّٰى مَنَّ عَلَيْنَا بِكُمْ فَجَعَلَكُمْ فِيْ
بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ
وَجَعَلَ صَلٰوتَنَا عَلَيْكُمْ وَمَا خَصَّنَا بِهٖ مِنْ
وِلَايَتِكُمْ طِيْبًا لِخَلْقِنَا وَطَهَارَةً لِاَنْفُسِنَا وَ
تَزْكِيَةً لَنَا وَكَفَّارَةً لِذُنُوْبِنَا فَكُنَّا عِنْدَهٗ مُسَلِّمِيْنَ
بِفَضْلِكُمْ وَمَعْرُوْفِيْنَ بِتَصْدِيْقِنَا اِيَّاكُمْ فَبَلَغَ
اللّٰهُ بِكُمْ اَشْرَفَ مَحَلِّ الْمُكَرَّمِيْنَ وَاَعْلٰى

مَنَازِلِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَاَرْفَعَ دَرَجَاتِ الْمُرْسَلِيْنَ
حَيْثُ لَايَلْحَقُهُ لَاحِقٌ وَلَايَفُوْقُهُ فَائِقٌ وَ
لَايَسْبِقُهُ سَابِقٌ وَلَايَطْمَعُ فِيْ اِدْرَاكِهٖ طَامِعٌ
حَتّٰى لَايَبْقٰى مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَانَبِيٌّ مُرْسَلٌ
وَلَاصِدِّيْقٌ وَلَاشَهِيْدٌ وَلَاعَالِمٌ وَلَاجَاهِلٌ
وَلَادَنِيٌّ وَلَافَاضِلٌ وَلَامُؤْمِنٌ صَالِحٌ وَلَافَاجِرٌ
طَالِحٌ وَلَاجَبَّارٌ عَنِيْدٌ وَلَاشَيْطٰنٌ مَرِيْدٌ وَ
لَاخَلْقٌ فِيْمَابَيْنَ ذٰلِكَ شَهِيْدٌ اِلَّاعَرَّفَهُمْ
جَلَالَةَ اَمْرِكُمْ وَعِظَمَ خَطَرِكُمْ وَكِبَرَ شَاْنِكُمْ
وَتَمَامَ نُوْرِكُمْ وَصِدْقَ مَقَاعِدِكُمْ وَثَبَاتَ
مَقَامِكُمْ وَشَرَفَ مَحَلِّكُمْ وَمَنْزِلَتَكُمْ عِنْدَهٗ
وَكَرَامَتَكُمْ عَلَيْهِ وَخَاصَّتَكُمْ لَدَيْهِ وَقُرْبَ
مَنْزِلَتِكُمْ مِنْهُ بِاَبِيْ اَنْتُمْ وَاُمِّيْ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ
وَاُسْرَتِيْ وَاُشْهِدُ اللّٰهَ وَاُشْهِدُكُمْ اِنِّيْ مُؤْمِنٌ
بِكُمْ وَبِمَا اٰمَنْتُمْ بِهٖ كَافِرٌ بِعَدُوِّكُمْ وَبِمَا
كَفَرْتُمْ بِهٖ مُسْتَبْصِرٌ بِشَاْنِكُمْ وَبِضَلَالَةِ
مَنْ خَالَفَكُمْ مُوَالٍ لَكُمْ وَلِاَوْلِيَآئِكُمْ مُبْغِضٌ

لِاَعْدَآئِكُمْ وَمُعَادٍ لِمَنْ سَالَمَكُمْ
وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ مُحَقِّقٌ لِمَا حَقَّقْتُمْ
مُبْطِلٌ لِمَا اَبْطَلْتُمْ مُطِيْعٌ لَكُمْ عَارِفٌ بِحَقِّكُمْ
مُقِرٌّ بِفَضْلِكُمْ مُحْتَمِلٌ لِعِلْمِكُمْ مُحْتَجِبٌ
بِذِمَّتِكُمْ مُعْتَرِفٌ بِكُمْ مُؤْمِنٌ بِاِيَابِكُمْ مُصَدِّقٌ
بِرَجْعَتِكُمْ مُنْتَظِرٌ لِاَمْرِكُمْ مُرْتَقِبٌ لِدَوْلَتِكُمْ
اٰخِذٌ بِقَوْلِكُمْ عَامِلٌ بِاَمْرِكُمْ مُسْتَجِيْرٌ بِكُمْ
زَائِرٌ لَكُمْ عَائِذٌ بِقُبُوْرِكُمْ مُسْتَشْفِعٌ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِكُمْ وَمُتَقَرِّبٌ بِكُمْ اِلَيْهِ وَمُقَدِّمُكُمْ اَمَامَ
طَلِبَتِيْ وَحَوَائِجِيْ وَاِرَادَتِيْ فِيْ كُلِّ اَحْوَالِيْ وَاُمُوْرِيْ
مُؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ وَعَلَانِيَتِكُمْ وَشَاهِدِكُمْ وَ
غَائِبِكُمْ وَاَوَّلِكُمْ وَاٰخِرِكُمْ وَمُفَوِّضٌ فِيْ ذٰلِكَ
كُلِّهٖ اِلَيْكُمْ وَمُسَلِّمٌ فِيْهِ مَعَكُمْ وَقَلْبِيْ لَكُمْ مُسَلِّمٌ
وَرَاْيِيْ لَكُمْ تَبَعٌ وَنُصْرَتِيْ لَكُمْ مُعَدَّةٌ حَتّٰى يُحْيِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى دِيْنَهٗ بِكُمْ وَيَرُدَّكُمْ فِيْ اَيَّامِهٖ وَيُظْهِرَكُمْ
لِعَدْلِهٖ وَيُمَكِّنَكُمْ فِيْ اَرْضِهٖ فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لَا مَعَ
غَيْرِكُمْ اٰمَنْتُ بِكُمْ وَتَوَلَّيْتُ اٰخِرَكُمْ بِمَا تَوَلَّيْتُ بِهٖ

Marfat.com

أَوْلَاكُمْ وَبَرِئْتُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَعْدَائِكُمْ
وَمِنَ الْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَالشَّيَاطِينِ وَحِزْبِهِمُ
الظَّالِمِينَ لَكُمُ الْجَاحِدِينَ لِحَقِّكُمُ وَالْمَارِقِينَ مِنْ
وَلَايَتِكُمْ وَالْغَاصِبِينَ لِإِرْثِكُمُ الشَّاكِّينَ فِيكُمُ
الْمُنْحَرِفِينَ عَنْكُمْ وَمِنْ كُلِّ وَلِيجَةٍ دُونَكُمْ وَكُلِّ
مُطَاعٍ سِوَاكُمْ وَمِنَ الْأَئِمَّةِ الَّذِينَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ
فَتَبَّتَنِيَ اللّٰهُ أَبَدًا مَا حَيِيتُ عَلَى مُوَالَاتِكُمْ وَ
مَحَبَّتِكُمْ وَدِينِكُمْ وَوَفَّقَنِي لِطَاعَتِكُمْ وَرَزَقَنِي
شَفَاعَتَكُمْ وَجَعَلَنِي مِنْ خِيَارِ مَوَالِيكُمُ التَّابِعِينَ
لِمَا دَعَوْتُمْ إِلَيْهِ وَجَعَلَنِي مِمَّنْ يَقْتَصُّ آثَارَكُمْ
وَيَسْلُكُ سَبِيلَكُمْ وَيَهْتَدِي بِهُدَاكُمْ وَيُحْشَرُ
فِي زُمْرَتِكُمْ وَيُكَرُّ فِي رَجْعَتِكُمْ وَيُمَلَّكُ فِي دَوْلَتِكُمْ
وَيُشَرَّفُ فِي عَافِيَتِكُمْ وَيُمَكَّنُ فِي أَيَّامِكُمْ وَتَقَرُّ
عَيْنُهُ غَدًا بِرُؤْيَتِكُمْ بِأَبِي أَنْتُمْ وَأُمِّي وَنَفْسِي وَأَهْلِي
وَمَالِي مَنْ أَرَادَ اللّٰهَ بَدَأَ بِكُمْ وَمَنْ وَحَّدَهُ قَبِلَ
عَنْكُمْ وَمَنْ قَصَدَهُ تَوَجَّهَ بِكُمْ مَوَالِيَّ لَا أُحْصِي
ثَنَاءَكُمْ وَلَا أَبْلُغُ مِنَ الْمَدْحِ كُنْهَكُمْ وَمِنَ

الْوَصْفِ قَدْرَكُمْ وَاَنْتُمْ نُوْرُ الْاَخْيَارِ وَهُدَاةُ
الْاَبْرَارِ وَحُجَجُ الْجَبَّارِ بِكُمْ فَتَحَ اللّٰهُ وَبِكُمْ يَخْتِمُ
وَبِكُمْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَبِكُمْ يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ
تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَبِكُمْ يُنَفِّسُ الْهَمَّ وَ
يَكْشِفُ الضُّرَّ وَعِنْدَكُمْ مَا نَزَلَتْ بِهٖ رُسُلُهٗ وَ
هَبَطَتْ بِهٖ مَلٰٓئِكَتُهٗ وَاِلٰى جَدِّكُمْ ماسوائے حضرت علیؑ کے زیارت کرنا ہو
توجدکم کہے۔ حضرت علی کیلئے اخیکم کہے اگر سب کو شامل کرنا مطلوب ہو تو اِلَیْکُمْ کہے:۔

بُعِثَ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ اَتَاكُمُ اللّٰهُ مَا لَمْ يُؤْتِ
اَحَدًا مِنَ الْعَالَمِيْنَ طَاطَا كُلُّ شَرِيْفٍ لِشَرَفِكُمْ
وَبَخَعَ كُلُّ مُتَكَبِّرٍ لِطَاعَتِكُمْ وَخَضَعَ كُلُّ جَبَّارٍ لِفَضْلِكُمْ
وَذَلَّ كُلُّ شَيْءٍ لَكُمْ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِكُمْ
وَفَازَ الْفَآئِزُوْنَ بِوِلَايَتِكُمْ بِكُمْ يُسْلَكُ اِلَى الرِّضْوَانِ
وَعَلٰى مَنْ جَحَدَ وِلَايَتَكُمْ غَضَبُ الرَّحْمٰنِ
بِاَبِيْ اَنْتُمْ وَاُمِّيْ وَنَفْسِيْ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ ذِكْرُكُمْ
فِي الذَّاكِرِيْنَ وَاَسْمَآؤُكُمْ فِي الْاَسْمَآءِ وَاَجْسَادُكُمْ
فِي الْاَجْسَادِ وَاَرْوَاحُكُمْ فِي الْاَرْوَاحِ وَاَنْفُسُكُمْ
فِي النُّفُوْسِ وَاٰثَارُكُمْ فِي الْاٰثَارِ وَقُبُوْرُكُمْ

فِي الْقُبُوْرِ فَمَا اَحْلٰى اَسْمَآءَكُمْ وَاَكْرَمَ اَنْفُسَكُمْ
وَاَعْظَمَ شَاْنَكُمْ وَاَجَلَّ خَطَرَكُمْ وَاَوْفٰى عَهْدَكُمْ وَ
اَصْدَقَ وَعْدَكُمْ كَلَامُكُمْ نُوْرٌ وَاَمْرُكُمْ رُشْدٌ
وَوَصِيَّتُكُمُ التَّقْوٰى وَفِعْلُكُمُ الْخَيْرُ وَعَادَتُكُمُ
الْاِحْسَانُ وَسَجِيَّتُكُمُ الْكَرَمُ وَشَاْنُكُمُ الْحَقُّ وَالصِّدْقُ
وَالرِّفْقُ وَقَوْلُكُمْ حُكْمٌ وَحَتْمٌ وَرَاْيُكُمْ عِلْمٌ وَحِلْمٌ
وَحَزْمٌ اِنْ ذُكِرَ الْخَيْرُ كُنْتُمْ اَوَّلَهٗ وَاَصْلَهٗ وَفَرْعَهٗ
وَمَعْدِنَهٗ وَمَاْوٰيهُ وَمُنْتَهَاهُ بِاَبِيْ اَنْتُمْ وَاُمِّيْ وَنَفْسِيْ
كَيْفَ اَصِفُ حُسْنَ ثَنَآئِكُمْ وَاُحْصِيْ جَمِيْلَ
بَلَآئِكُمْ وَبِكُمْ اَخْرَجَنَا اللّٰهُ مِنَ الذُّلِّ وَفَرَّجَ
عَنَّا غَمَرَاتِ الْكُرُوْبِ وَاَنْقَذَنَا مِنْ شَفَا
جُرُفِ الْهَلَكَاتِ وَمِنَ النَّارِ بِاَبِيْ اَنْتُمْ وَاُمِّيْ وَ
نَفْسِيْ بِمُوَالَاتِكُمْ عَلَّمَنَا اللّٰهُ مَعَالِمَ دِيْنِنَا وَ
اَصْلَحَ مَا كَانَ فَسَدَ مِنْ دُنْيَانَا وَبِمُوَالَاتِكُمْ تَمَّتِ
الْكَلِمَةُ وَعَظُمَتِ النِّعْمَةُ وَائْتُلِفَتِ الْفُرْقَةُ وَ
بِمُوَالَاتِكُمْ تُقْبَلُ الطَّاعَةُ الْمُفْتَرَضَةُ وَلَكُمُ الْمَوَدَّةُ
الْوَاجِبَةُ وَالدَّرَجَاتُ الرَّفِيْعَةُ وَالْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ

الْمَكَانُ الْمَعْلُوْمُ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَالْجَاهُ الْعَظِيْمُ
لشَّانُ الْكَبِيْرُ وَالشَّفَاعَةُ الْمَقْبُوْلَةُ رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا
نْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ
بَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ
دُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ سُبْحَانَ رَبِّنَا
ن كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا يَا وَلِيَّ اللّٰهِ اِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اللّٰهِ
زَّوَجَلَّ ذُنُوْبًا لَا يَاْتِيْ عَلَيْهَا اِلَّا رِضَاكُمْ فَبِحَقِّ مَنِ
تَمَنَكُمْ عَلٰى سِرِّهٖ وَاسْتَرْعَاكُمْ اَمْرَ خَلْقِهٖ وَقَرَنَ
اعَتَكُمْ بِطَاعَتِهٖ لَمَّا اسْتَوْهَبْتُمْ ذُنُوْبِيْ وَكُنْتُمْ
شْفَعَائِيْ فَاِنِّيْ لَكُمْ مُطِيْعٌ مَنْ اَطَاعَكُمْ فَقَدْ اَطَاعَ
للّٰهَ وَمَنْ عَصَاكُمْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ اَحَبَّكُمْ
قَدْ اَحَبَّ اللّٰهَ وَمَنْ اَبْغَضَكُمْ فَقَدْ اَبْغَضَ اللّٰهَ
للّٰهُمَّ اِنِّيْ لَوْ وَجَدْتُ شُفَعَاءَ اَقْرَبَ اِلَيْكَ مِنْ مُحَمَّدٍ
اَهْلِ بَيْتِهِ الْاَخْيَارِ الْاَئِمَّةِ الْاَبْرَارِ لَجَعَلْتُهُمْ شُفَعَائِيْ
بِحَقِّهِمُ الَّذِيْ اَوْجَبْتَ لَهُمْ عَلَيْكَ اَسْئَلُكَ اَنْ
تُدْخِلَنِيْ فِيْ جُمْلَةِ الْعَارِفِيْنَ بِهِمْ وَبِحَقِّهِمْ وَفِيْ زُمْرَةِ
لْمَرْحُوْمِيْنَ بِشَفَاعَتِهِمْ اِنَّكَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ

---

۵ اگر جہاں مدعوین کو شامل کرنا ہو تو یا اولیاء اللہ کی لفظ کہے۔ جزائری ۱۲

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَسَ
كَثِيْرًا وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ؛-

آخر شب جمعہ دعائے سباسب بھی پڑھنا مستحب ہے۔
(مہ ـــ پر دیکھیں)

اعمال روزِ جمعہ

مفاتیح الجنان میں ہے کہ روز جمعہ اس وجہ سے امام عصر عجل اللہ فرجہ سے مخصوص ہے کہ اسی روز آپ کی ولادت ہوئی ہے اور اسی روز آپ کا ظہور بھی ہوگا۔ لہذا بروزِ جمعہ خاص طور سے اپنے امامؑ زمانہ کو یاد کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں چند اہم اعمال درج کئے جاتے ہیں۔

زیارت صاحب الزّمان مخصوص بروزِ جمعہ

یہ صاحب الزمان کا روز ہے اور اسی دن آپ ظہور فرمائیں گے لہذا آج کے روز یہ زیارت پڑھنا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ فِىْ اَرْضِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا عَيْنَ اللّٰهِ فِىْ خَلْقِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ الَّذِىْ
يَهْتَدِىْ بِهِ الْمُهْتَدُوْنَ وَيُفَرَّجُ بِهٖ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمُهَذَّبُ الْخَآئِفُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوَلِىُّ النَّاصِحُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
سَفِيْنَةَ النَّجَاةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْنَ الْحَيٰوةِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِ بَيْتِكَ

الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ عَجَّلَ
اللّٰهُ لَكَ مَا وَعَدَكَ مِنَ النَّصْرِ وَظُهُوْرِ الْاَمْرِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ اَنَا مَوْلَاكَ عَارِفٌ بِاَوْلِيَائِكَ وَ
اُخْرِيْكَ اَتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِكَ وَبِاٰلِ بَيْتِكَ
وَاَنْتَظِرُ ظُهُوْرَكَ وَظُهُوْرَ الْحَقِّ عَلٰى يَدَيْكَ
وَاَسْئَلُ اللّٰهَ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ يَّجْعَلَنِيْ
مِنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ لَكَ وَالتَّابِعِيْنَ وَالنَّاصِرِيْنَ لَكَ
عَلٰى اَعْدَآئِكَ وَالْمُسْتَشْهَدِيْنَ بَيْنَ يَدَيْكَ ؕ
جُمْلَةً اَوْلِيَآئِكَ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ
صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِ بَيْتِكَ هٰذَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ
وَهُوَ يَوْمُكَ الْمُتَوَقَّعُ فِيْهِ ظُهُوْرُكَ وَالْفَرَجُ فِيْهِ
لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى يَدَيْكَ وَقَتْلُ الْكَافِرِيْنَ بِسَيْفِكَ
وَاَنَا يَا مَوْلَايَ فِيْهِ ضَيْفُكَ وَجَارُكَ وَاَنْتَ يَا
مَوْلَايَ كَرِيْمٌ مِّنْ اَوْلَادِ الْكِرَامِ وَمَاْمُوْرٌ بِالضِّيَافَةِ
وَالْاِجَارَةِ فَاَضِفْنِيْ وَاَجِرْنِيْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ
وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِيْنَ :-

عملِ رویت حضرت حجتؑ

مفاتیح الجنان میں ہے کہ جو شخص بروزِ جمعہ نماز صبح و نماز ظہر یا نماز عصر کے بعد اس طرح صلوات بھیجے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَھُمْ۔ جب تک حضرت حجتؑ کی زیارت سے مشرف نہ ہو اس کو موت نہ آئے گی۔

دُعائے نُدبہ

بروزِ جمعہ دعائے ندبہ پڑھنا چاہیئے کیونکہ یہ دعا بہت عالیہ المضامین ہے اور امام عصر عجل اللہ فرجہٗ سے اظہارِ عقیدت اور ان کی غیبت پر اظہارِ افسوس و حسرت پر مشتمل ہے۔ اس دعا کو اعیاد (عیدِ فطر، عیدِ الاضحیٰ و عیدِ غدیر و جمعہ) میں پڑھنا چاہیئے۔ اور وہ دعا یہ ہے:۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِیِّہٖ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی مَا جَرٰی بِہٖ قَضَآئُکَ فِیْ اَوْلِیَآئِکَ الَّذِیْنَ اسْتَخْلَصْتَھُمْ لِنَفْسِکَ وَدِیْنِکَ اِذِ اخْتَرْتَ لَھُمْ

جَزِيلَ مَا عِنْدَكَ مِنَ النَّعِيمِ الْمُقِيمِ الَّذِي
لَا زَوَالَ لَهُ وَلَا اضْمِحْلَالَ بَعْدَ اَنْ شَرَطْتَ عَلَيْهِمُ
الزُّهْدَ فِي دَرَجَاتِ هٰذِهِ الدُّنْيَا الدَّنِيَّةِ
وَزُخْرُفِهَا وَزِبْرِجِهَا فَشَرَطُوا لَكَ ذٰلِكَ وَ
عَلِمْتَ مِنْهُمُ الْوَفَاءَ بِهِ فَقَبِلْتَهُمْ وَقَرَّبْتَهُمْ
وَقَدَّمْتَ لَهُمُ الذِّكْرَ الْعَلِيَّ وَالثَّنَاءَ الْجَلِيَّ وَ
اَهْبَطْتَ عَلَيْهِمْ مَلَآئِكَتَكَ وَكَرَّمْتَهُمْ بِوَحْيِكَ
وَرَفَدْتَهُمْ بِعِلْمِكَ وَجَعَلْتَهُمُ الذَّرِيعَةَ
اِلَيْكَ وَالْوَسِيلَةَ اِلٰى رِضْوَانِكَ فَبَعْضٌ اَسْكَنْتَهُ
جَنَّتَكَ اِلٰى اَنْ اَخْرَجْتَهُ مِنْهَا وَبَعْضٌ حَمَلْتَهُ
فِي فُلْكِكَ وَنَجَّيْتَهُ وَمَنْ اٰمَنَ مَعَهُ مِنَ الْهَلَكَةِ
بِرَحْمَتِكَ وَبَعْضٌ اتَّخَذْتَهُ لِنَفْسِكَ خَلِيلًا
وَسَلَكَ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ فَاَجْبْتَهُ
وَجَعَلْتَ ذٰلِكَ عَلِيًّا وَبَعْضٌ كَلَّمْتَهُ مِنْ شَجَرَةٍ
تَكْلِيمًا وَجَعَلْتَ لَهُ مِنْ اَخِيهِ رِدْءًا وَوَزِيرًا
وَبَعْضٌ اَوْلَدْتَهُ مِنْ غَيْرِ اَبٍ وَاٰتَيْتَهُ الْبَيِّنَاتِ
وَاَيَّدْتَهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ وَكُلٌّ شَرَعْتَ لَهُ

شَرِيعَةً وَنَهَجْتَ لَهُ مِنْهَاجًا وَتَخَيَّرْتَ
لَهُ أَوْصِيَاءَ مُسْتَحْفِظًا بَعْدَ مُسْتَحْفِظٍ مِنْ مُدَّةٍ
إِلَى مُدَّةٍ إِقَامَةً لِدِينِكَ وَحُجَّةً عَلَى عِبَادِكَ
وَلِئَلَّا يَزُولَ الْحَقُّ عَنْ مُقَرِّهِ وَيَغْلِبَ الْبَاطِلُ
عَلَى أَهْلِهِ وَلَا يَقُولَ أَحَدٌ لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا
رَسُولًا مُنْذِرًا وَأَقَمْتَ لَنَا عَلَمًا هَادِيًا فَنَتَّبِعَ
آيَاتِكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَذِلَّ وَنَخْزَى إِلَى أَنْ
انْتَهَيْتَ بِالْأَمْرِ إِلَى حَبِيبِكَ وَنَجِيبِكَ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَكَانَ كَمَا انْتَجَبْتَهُ سَيِّدًا
مَنْ خَلَقْتَهُ وَصَفْوَةً مَنِ اصْطَفَيْتَهُ وَأَفْضَلَ
مَنِ اجْتَبَيْتَهُ وَأَكْرَمَ مَنِ اعْتَمَدْتَهُ قَدَّمْتَهُ
عَلَى أَنْبِيَائِكَ وَبَعَثْتَهُ إِلَى الثَّقَلَيْنِ مِنْ عِبَادِكَ
وَأَوْطَأْتَهُ مَشَارِقَكَ وَمَغَارِبَكَ وَسَخَّرْتَ لَهُ
الْبُرَاقَ وَعَرَجْتَ بِرُوحِهِ إِلَى سَمَائِكَ وَأَوْدَعْتَهُ
عِلْمَ مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ إِلَى انْقِضَاءِ خَلْقِكَ ثُمَّ
نَصَرْتَهُ بِالرُّعْبِ وَحَفَفْتَهُ بِجِبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ
وَالْمُسَوِّمِينَ مِنْ مَلَائِكَتِكَ وَوَعَدْتَهُ أَنْ

تُظْهِرَ دِيْنَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ
وَذٰلِكَ بَعْدَ اَنْ بَوَّئْتَهٗ مُبَوَّءَ صِدْقٍ مِنْ اَهْلِهٖ
وَجَعَلْتَ لَهٗ وَلَهُمْ اَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ
بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِيْنَ فِيْهِ اٰيَاتٌ بَيِّنَاتٌ
مَقَامُ اِبْرَاهِيْمَ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا وَقُلْتَ
اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ
الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ثُمَّ جَعَلْتَ اَجْرَ
مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ مَوَدَّتَهُمْ فِيْ كِتَابِكَ
فَقُلْتَ قُلْ لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ
فِي الْقُرْبٰى وَقُلْتَ مَا سَئَلْتُكُمْ مِنْ اَجْرٍ فَهُوَ
لَكُمْ وَقُلْتَ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ
شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا فَكَانُوْا هُمُ السَّبِيْلَ
اِلَيْكَ وَالْمَسْلَكَ اِلٰى رِضْوَانِكَ فَلَمَّا انْقَضَتْ
اَيَّامُهٗ اَقَامَ وَلِيَّهٗ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ صَلَوَاتُكَ
عَلَيْهِمَا وَاٰلِهِمَا هَادِيًا اِذْ كَانَ هُوَ الْمُنْذِرَ
وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ فَقَالَ وَالْمَلَاُ اَمَامَهٗ مَنْ كُنْتُ
مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ

Marfat.com

مَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ
خَذَلَهُ وَقَالَ مَنْ كُنْتُ اَنَا نَبِيَّهُ فَعَلِيٌّ اَمِيْرُهُ
وَقَالَ اَنَا وَعَلِيٌّ مِنْ شَجَرَةٍ وَّاحِدَةٍ وَسَائِرُ
النَّاسِ مِنْ شَجَرٍ شَتّٰى وَاَهَلَّ مُحَمَّدٌ هٰرُوْنَ بْنَ
مُوْسٰى فَقَالَ لَهُ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ بْنِ مُوْسٰى
اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَزَوَّجَهُ بِنْتَهُ سَيِّدَةَ
نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ وَاَحَلَّ لَهُ مِنْ مَسْجِدِهٖ مَا حَلَّ
لَهُ وَسَدَّ الْاَبْوَابَ اِلَّا بَابَهُ ثُمَّ اَوْدَعَهُ عِلْمَهُ
وَحِكْمَتَهُ فَقَالَ اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا
فَمَنْ اَرَادَ الْمَدِيْنَةَ وَالْحِكْمَةَ فَلْيَاْتِهَا مِنْ بَابِهَا
ثُمَّ قَالَ اَنْتَ اَخِيْ وَوَصِيِّيْ وَوَارِثِيْ لَحْمُكَ
مِنْ لَحْمِيْ وَدَمُكَ مِنْ دَمِيْ وَسِلْمُكَ سِلْمِيْ
وَحَرْبُكَ حَرْبِيْ وَالْاِيْمَانُ مُخَالِطٌ لَحْمَكَ وَدَمَكَ
كَمَا خَالَطَ لَحْمِيْ وَدَمِيْ وَاَنْتَ غَدًا عَلَى الْحَوْضِ
خَلِيْفَتِيْ وَاَنْتَ تَقْضِيْ دَيْنِيْ وَتُنْجِزُ عِدَاتِيْ
وَشِيْعَتُكَ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ مُبْيَضَّةً وُجُوْهُهُمْ
حَوْلِيْ فِي الْجَنَّةِ وَهُمْ جِيْرَانِيْ وَلَوْلَا اَنْتَ يَا عَلِيُّ

لَمْ يُعْرَ بِ الْمُؤْمِنُوْنَ بَعْدِیْ وَكَانَ بَعْدَهٗ
هُدًى مِنَ الضَّلَالِ وَنُوْرًا مِنَ الْعَمٰى وَحَبْلَ
اللّٰهِ الْمَتِيْنَ وَصِرَاطَهُ الْمُسْتَقِيْمَ لَا يُسْبَقُ بِقَرَابَةٍ
فِیْ رَحِمٍ وَلَا بِسَابِقَةٍ فِیْ دِيْنٍ وَلَا يُلْحَقُ فِیْ مَنْقَبَةٍ
مِنْ مَنَاقِبِهٖ يَحُذُّ وُحَذُّ وَالرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِمَا وَاٰلِهِمَا وَيُقَاتِلُ عَلَى التَّاوِيْلِ وَلَا تَاْخُذُهٗ
فِی اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ قَدْ وَتَرَ فِيْهِ صَنَادِيْدَ
الْعَرَبِ وَقَتَلَ اَبْطَالَهُمْ وَنَاوَشَ ذُؤْبَانَهُمْ فَاَوْدَعَ
قُلُوْبَهُمْ اَحْقَادًا بَدْرِيَّةً وَخَيْبَرِيَّةً وَحُنَيْنِيَّةً
وَغَيْرَهُنَّ فَاَضَبَّتْ عَلٰى عَدَاوَتِهٖ وَاَكَبَّتْ
عَلٰى مُنَابَذَتِهٖ حَتّٰى قَتَلَ النَّاكِثِيْنَ وَالْقَاسِطِيْنَ
وَالْمَارِقِيْنَ وَلَمَّا قَضٰى نَحْبَهٗ وَقَتَلَهٗ اَشْقَى الْاٰخِرِيْنَ
يَتْبَعُ اَشْقَى الْاَوَّلِيْنَ لَمْ يَمْتَثِلْ اَمْرَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ فِی الْمَهَادِيْنَ بَعْدَ
الْمَهَادِيْنَ وَالْاُمَّةُ مُصِرَّةٌ عَلٰى مَقْتِهٖ مُجْتَمِعَةٌ
عَلٰى قَطِيْعَةِ رَحِمِهٖ وَاِقْصَاءِ وُلْدِهٖ اِلَّا الْقَلِيْلَ
مِمَّنْ وَفٰى لِرِعَايَةِ الْحَقِّ فِيْهِمْ فَقُتِلَ مَنْ

قُتِلَ وَسُبِيَ مَنْ سُبِيَ وَاُقْصِيَ مَنْ اُقْصِيَ
وَجَرَى الْقَضَآءُ لَهُمْ بِمَا يُرْجٰى لَهٗ حُسْنُ الْمَثُوْبَةِ
اِذْ كَانَتِ الْاَرْضُ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ
عِبَادِهٖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَسُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ
كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ فَعَلَى الْاَطَايِبِ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ
مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا وَاٰلِهِمَا فَلْيَبْكِ
الْبَاكُوْنَ وَاِيَّاهُمْ فَلْيَنْدُبِ النَّادِبُوْنَ وَلِمِثْلِهِمْ
فَلْتَذْرِفِ الدُّمُوْعُ وَلْيَصْرُخِ الصَّارِخُوْنَ
وَبِضِجِّ الضَّاجُّوْنَ وَيَعِجُّ الْعَاجُّوْنَ اَيْنَ الْحَسَنُ
اَيْنَ الْحُسَيْنُ اَيْنَ اَبْنَاءُ الْحُسَيْنِ صَالِحٌ بَعْدَ
صَالِحٍ وَصَادِقٌ بَعْدَ صَادِقٍ اَيْنَ السَّبِيْلُ بَعْدَ
السَّبِيْلِ اَيْنَ الْخِيَرَةُ بَعْدَ الْخِيَرَةِ اَيْنَ الشُّمُوْسُ
الطَّالِعَةُ اَيْنَ الْاَقْمَارُ الْمُنِيْرَةُ اَيْنَ الْاَنْجُمُ الزَّاهِرَةُ
اَيْنَ اَعْلَامُ الدِّيْنِ وَقَرَائِعُ الْعِلْمِ اَيْنَ بَقِيَّةُ
اللّٰهِ الَّتِيْ لَا تَخْلُوْ مِنَ الْعِتْرَةِ الْهَادِيَةِ اَيْنَ الْمُعَدُّ
لِقَطْعِ دَابِرِ الظَّلَمَةِ اَيْنَ الْمُنْتَظَرُ لِاِقَامَةِ

الْاَمْتِ وَالْعِوَجِ اَيْنَ الْمُرْتَجٰى لِاِزَالَةِ الْجَوْرِ وَالْعُدْوَانِ
اَيْنَ الْمُدَّخَرُ لِتَجْدِيْدِ الْفَرَائِضِ وَالسُّنَنِ اَيْنَ
الْمُتَخَيَّرُ لِاِعَادَةِ الْمِلَّةِ وَالشَّرِيْعَةِ اَيْنَ الْمُؤَمَّلُ
لِاِحْيَاءِ الْكِتَابِ وَحُدُوْدِهٖ اَيْنَ مُحْيٰى مَعَالِمِ
الدِّيْنِ وَاَهْلِهٖ اَيْنَ قَاصِمُ شَوْكَةِ الْمُعْتَدِيْنَ
اَيْنَ هَادِمُ اَبْنِيَةِ الشِّرْكِ وَالنِّفَاقِ اَيْنَ مُبِيْدُ
اَهْلِ الْفُسُوْقِ وَالْعِصْيَانِ وَالطُّغْيَانِ اَيْنَ
حَاصِدُ فُرُوْعِ الْغَيِّ وَالشِّقَاقِ اَيْنَ طَامِسُ آثَارِ
الزَّيْغِ وَالْاَهْوَآءِ اَيْنَ قَاطِعُ حَبَائِلِ الْكِذْبِ
وَالْاِفْتِرَآءِ اَيْنَ مُبِيْدُ الْعُتَاةِ وَالْمَرَدَةِ اَيْنَ
مُسْتَاْصِلُ اَهْلِ الْعِنَادِ وَالتَّضْلِيْلِ وَالْاِلْحَادِ
اَيْنَ مُعِزُّ الْاَوْلِيَآءِ وَمُذِلُّ الْاَعْدَآءِ اَيْنَ جَامِعُ الْكَلِمَةِ
عَلَى التَّقْوٰى اَيْنَ بَابُ اللّٰهِ الَّذِيْ مِنْهُ يُؤْتٰى
اَيْنَ وَجْهُ اللّٰهِ الَّذِيْ اِلَيْهِ يَتَوَجَّهُ الْاَوْلِيَآءُ اَيْنَ
السَّبَبُ الْمُتَّصِلُ بَيْنَ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ اَيْنَ
صَاحِبُ يَوْمِ الْفَتْحِ وَنَاشِرُ رَايَةِ الْهُدٰى اَيْنَ
مُؤَلِّفُ شَمْلِ الصَّلَاحِ وَالرِّضَا اَيْنَ الطَّالِبُ

بِذُحُولِ الْاَنْبِيَآءِ وَاَبْنَآءِ الْاَنْبِيَآءِ اَيْنَ الطَّالِبُ
بِدَمِ الْمَقْتُولِ بِكَرْبَلَآءَ اَيْنَ الْمَنْصُورُ
عَلٰى مَنِ اعْتَدٰى عَلَيْهِ وَافْتَرٰى اَيْنَ الْمُضْطَرُّ
الَّذِي يُجَابُ اِذَا دَعٰى اَيْنَ صَدْرُ الْخَلَآئِقِ ذُوالْبِرِّ
وَالتَّقْوٰى اَيْنَ ابْنُ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَابْنُ عَلِيٍّ
الْمُرْتَضٰى وَابْنُ خَدِيْجَةَ الْغَرَّآءِ وَابْنُ فَاطِمَةَ
الْكُبْرٰى بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي وَنَفْسِي لَكَ الْوِقَآءُ
وَالْحِمٰى يَابْنَ السَّادَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ يَابْنَ النُّجَبَآءِ
الْاَكْرَمِيْنَ يَابْنَ الْاَئِمَّةِ الْمَهْدِيِّيْنَ يَابْنَ
الْخِيَرَةِ الْمُهَذَّبِيْنَ يَابْنَ الْعَطَارِفَةِ الْاَنْجَبِيْنَ
يَابْنَ الْاَطَائِبِ الْمُطَهَّرِيْنَ يَابْنَ الْخَضَارِمَةِ
الْمُنْتَجَبِيْنَ يَابْنَ الْقَمَاقِمَةِ الْاَكْرَمِيْنَ يَابْنَ الْبُدُوْرِ
الْمُنِيْرَةِ يَابْنَ السُّرُجِ الْمُضِيْئَةِ يَابْنَ الشُّهُبِ
الثَّاقِبَةِ يَابْنَ الْاَنْجُمِ الزَّاهِرَةِ يَابْنَ السُّبُلِ
الْوَاضِحَةِ يَابْنَ الْاَعْلَامِ اللَّائِحَةِ يَابْنَ الْعُلُومِ
الْكَامِلَةِ يَابْنَ السُّنَنِ الْمَشْهُوْرَةِ يَابْنَ الْمَعَالِمِ
الْمَاثُوْرَةِ يَابْنَ الْمُعْجِزَاتِ الْمَوْجُوْدَةِ يَابْنَ

الدَّلَائِلِ الْمَشْهُوْدَةِ يَابْنَ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ
يَابْنَ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ يَابْنَ مَنْ هُوَ فِيْ اُمِّ الْكِتَابِ
لَدَى اللّٰهِ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ يَابْنَ الْاٰيَاتِ وَالْبَيِّنَاتِ
يَابْنَ الدَّلَائِلِ الظَّاهِرَاتِ يَابْنَ الْبَرَاهِيْنِ
الْوَاضِحَاتِ الْبَاهِرَاتِ يَابْنَ الْحُجَجِ الْبَالِغَاتِ
يَابْنَ النِّعَمِ السَّابِغَاتِ يَابْنَ طٰهٰ وَالْمُحْكَمَاتِ
يَابْنَ يٰسٓ وَالذَّارِيَاتِ يَابْنَ الطُّوْرِ وَالْعَادِيٰتِ
يَابْنَ مَنْ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ
اَدْنٰى دَنْوًّا وَاقْتِرَابًا مِنَ الْعَلِيِّ الْاَعْلٰى لَيْتَ
شِعْرِيْ اَيْنَ اسْتَقَرَّتْ بِكَ النَّوٰى بَلْ اَيُّ اَرْضٍ
تُقِلُّكَ اَوْ ثَرٰى اَبِرَضْوٰى اَوْ غَيْرِهَا اَمْ ذِيْ طُوٰى
عَزِيْزٌ عَلَيَّ اَنْ اَرَى الْخَلْقَ وَلَا تُرٰى وَلَا اَسْمَعُ لَكَ
حَسِيْسًا وَلَا نَجْوٰى عَزِيْزٌ عَلَيَّ اَنْ تُحِيْطَ بِكَ
دُوْنِيَ الْبَلْوٰى وَلَا يَنَالُكَ مِنِّيْ ضَجِيْجٌ وَلَا شَكْوٰى
بِنَفْسِيْ اَنْتَ مِنْ مُغَيَّبٍ لَمْ يَخْلُ مِنَّا بِنَفْسِيْ
اَنْتَ مِنْ نَازِحٍ مَا نَزَحَ عَنَّا بِنَفْسِيْ اَنْتَ اُمْنِيَّةُ
شَائِقٍ يَتَمَنّٰى مِنْ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ ذِكْرَانَا

بِنَفْسِیْ اَنْتَ مِنْ عَقِیْدٍ عِزٍّ لَایُسَامٰی بِنَفْسِیْ
اَنْتَ مِنْ اَثِیْلِ مَجْدٍ لَایُجَارٰی بِنَفْسِیْ اَنْتَ مِنْ
تِلَادِ نِعَمٍ لَاتُضَاهٰی بِنَفْسِیْ اَنْتَ مِنْ نَصِیْفِ
شَرَفٍ لَایُسَاوٰی اِلٰی مَتٰی اُحَارُ فِیْكَ یَامَوْلَایَ
وَاِلٰی مَتٰی وَاَیَّ خِطَابٍ اَصِفُ فِیْكَ وَاَیَّ نَجْوٰی
عَزِیْزٌ عَلَیَّ اَنْ اُجَابَ دُوْنَكَ، وَاُنَاغٰی عَزِیْزٌ عَلَیَّ
اَنْ اَبْكِیْكَ وَیَحْنُوْ لَكَ الْوَرٰی عَزِیْزٌ عَلَیَّ اَنْ تُجْرٰی
عَلَیْكَ دُوْنَهُمْ مَجَارِیْ هَلْ مِنْ مُعِیْنٍ
فَاُطِیْلَ مَعَهُ الْعَوِیْلَ وَالْبُكَآءَ هَلْ مِنْ جَزُوْعٍ
فَاُسَاعِدَ جَزَعَهُ اِذَا خَلَا هَلْ قُذِیَتْ عَیْنٌ
فَسَاعَدَتْهَا عَیْنِیْ عَلَی الْقَذٰی هَلْ اِلَیْكَ
یَابْنَ اَحْمَدَ سَبِیْلٌ فَتُلْقٰی هَلْ یَتَّصِلُ یَوْمُنَا
مِنْكَ بِعِدَةٍ فَنَحْظٰی مَتٰی نَرِدُ مَنَا هِلَكَ
الرَّوِیَّةِ فَنُرْوٰی مَتٰی نَنْتَقِعُ مِنْ عَذْبِ مَآئِكَ
فَقَدْ طَالَ الصَّدٰی مَتٰی نُغَادِیْكَ وَنُرَاوِحُكَ
فَنُقِرُّ عَیْنًا مَتٰی تَرَانَا وَنَرَیْكَ وَقَدْ نَشَرْتَ
لِوَآءَ النَّصْرِ تَرٰی اَتَرَانَا نَحُفُّ بِكَ وَاَنْتَ تَاْمُّ الْمَلَا

وَقَدْ مَلَأْتَ الْاَرْضَ عَدْلًا وَاَذَقْتَ اَعْدَآئَكَ
هَوَانًا وَعِقَابًا وَاَبَرْتَ الْعُتَاةَ وَجَحَدَةَ الْحَقِّ
وَقَطَعْتَ دَابِرَ الْمُتَكَبِّرِيْنَ وَاجْتَثَثْتَ اُصُوْلَ
الظَّالِمِيْنَ وَنَحْنُ نَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ كَاشِفُ الْكُرَبِ وَالْبَلْوٰى وَاِلَيْكَ اَسْتَعْدِيْ
فَعِنْدَكَ الْعَدْوٰى وَاَنْتَ رَبُّ الْاٰخِرَةِ وَالدُّنْيَا
فَاَغِثْ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ عَبِيْدَكَ الْمُبْتَلٰى
وَاَرِهِ سَيِّدَنَا يَا شَدِيْدَ الْقُوٰى وَاَنِلْ عَبْدَكَ بِهِ
الْاَسٰى وَالْجَوٰى وَبَرِّدْ غَلِيْلَهٗ يَا مَنْ عَلَى الْعَرْشِ
اسْتَوٰى وَمَنْ اِلَيْهِ الرُّجْعٰى وَالْمُنْتَهٰى اَللّٰهُمَّ وَنَحْنُ
عَبِيْدُكَ الْبَائِقُوْنَ اِلٰى وَلِيِّكَ الْمُذَكِّرِ بِكَ وَ
بِنَبِيِّكَ خَلَقْتَهٗ لَنَا عِصْمَةً وَمَلَاذًا وَاَقَمْتَهٗ لَنَا
قِوَامًا وَمَعَاذًا وَجَعَلْتَهٗ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اِمَامًا
فَبَلِّغْهُ مِنَّا تَحِيَّةً وَّسَلَامًا وَزِدْنَا بِذٰلِكَ
يَا رَبِّ اِكْرَامًا وَاجْعَلْ مُسْتَقَرًّا لَنَا مُسْتَقَرًّا
وَمُقَامًا وَاَتْمِمْ نِعْمَتَكَ بِتَقْدِيْمِكَ اِيَّاهُ اَمَامَنَا
حَتّٰى تُوْرِدَنَا جِنَانَكَ وَمُرَافَقَةَ الشُّهَدَآءِ مِنْ

خُلَصَآئِكَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ جَدِّهٖ وَرَسُوْلِكَ السَّيِّدِ الْاَكْبَرِ
وَعَلٰى اَبِيْهِ السَّيِّدِ الْاَصْغَرِ وَجَدَّتِهِ الصِّدِّيْقَةِ
الْكُبْرٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى مَنِ اصْطَفَيْتَ
مِنْ اٰبَآئِهِ الْبَرَرَةِ وَعَلَيْهِ اَفْضَلَ وَاَكْمَلَ وَاَتَمَّ
وَاَدْوَمَ وَاَكْثَرَ وَاَوْفَرَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ
اَصْفِيَآئِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَصَلِّ
عَلَيْهِ صَلٰوةً لَا غَايَةَ لِعَدَدِهَا وَلَا نِهَايَةَ لِمَدَدِهَا
وَلَا انْفِادَ لِاَمَدِهَا اَللّٰهُمَّ وَاَقِمْ بِهِ الْحَقَّ وَاَدْحِضْ
بِهِ الْبَاطِلَ وَاَدِلْ بِهٖ اَوْلِيَآئَكَ وَاَذْلِلْ بِهٖ اَعْدَآئَكَ
وَصِلِ اللّٰهُمَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ وَصْلَةً تُؤَدِّيْ اِلٰى
مُرَافَقَةِ سَلَفِهٖ وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ يَّاْخُذُ بِحُجْزَتِهِمْ
وَيَمْكُثُ فِيْ ظِلِّهِمْ وَاَعِنَّا عَلٰى تَاْدِيَةِ حُقُوْقِهٖ
اِلَيْهِ وَالْاِجْتِهَادِ فِيْ طَاعَتِهٖ وَاجْتِنَابِ مَعْصِيَتِهٖ
وَامْنُنْ عَلَيْنَا بِرِضَاهُ وَهَبْ لَنَا رَاْفَتَهٗ وَرَحْمَتَهٗ
وَدُعَآئَهٗ وَخَيْرًا مَّا نَنَالُ بِهٖ سَعَةً مِّنْ رَحْمَتِكَ
وَفَوْزًا عِنْدَكَ وَاجْعَلْ صَلَوٰتِنَا بِهٖ مَقْبُوْلَةً

ذُنُوبَنَا مَغْفُورَةً وَدُعَآئَنَا بِهٖ مُسْتَجَابًا وَاجْعَلْ
رُزَاقَنَا بِهٖ مَبْسُوطَةً وَهُمُومَنَا بِهٖ مَكْفِيَّةً وَ
حَوَائِجَنَا بِهٖ مَقْضِيَّةً وَاقْبِلْ اِلَيْنَا بِوَجْهِكَ
لْكَرِيْمِ وَاقْبَلْ تَقَرُّبَنَا اِلَيْكَ وَانْظُرْ اِلَيْنَا نَظْرَةً
حِيْمَةً نَسْتَكْمِلُ بِهَا الْكَرَامَةَ عِنْدَكَ ثُمَّ
اَتَصْرِفُهَا عَنَّا بِجُوْدِكَ وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِ
جَدِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بِكَاْسِهٖ وَبِيَدِهٖ
رِيًّا رَوِيًّا هَنِيْئًا سَآئِغًا لَا ظَمَاَ بَعْدَهٗ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ

صاحبِ مفاتیح فرماتے ہیں۔ کہ روز جمعہ کو عبد اس واسطے قرار دیا گیا ہے کہ اس روز خداوند عالم امام عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کی برکت سے زمین کو شرک و کفر کی نجاست اور گناہوں کی پلیدگی سے پاک و صاف فرمائے گا۔ اور اس روز سرکشوں ملحدوں منافقوں کو ہلاک کریگا اور کلمۂ حق کے اظہار، دین کی سرفرازی، شریعتِ مطہرہ کے نفاذ سے اپنے مخصوص اہل ایمان کے دل آنکھوں کو ٹھنڈک عطا کرے گا۔ اور وہ روز فی الحقیقت اس آیت کا مصداق نظر آئے گا۔ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا۔ زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھی۔ لہٰذا سزاوار ہے کہ اس روز صلوات کبیرہ اور دعائے امام رضا علیہ السلام کو پڑھیں۔ جو آپ نے برائے سلامتی صاحب العصرؑ اپنے ایک صحابی کو تعلیم فرمائی ہے۔ (یہ دعا ص ۹۰

پر گزر چکی ہے۔) شیخ عباس قمی علیہ الرحمۃ نے یہ صلوات بوجہ طول ہونے کے مفاتیح میں درج نہیں کی۔ مگر ہم اس صلوات کو درج کرتے ہیں تاکہ مومنین پورا فائدہ حاصل کر سکیں۔ اس صلوات میں امامؑ زمانہ کا خاص طور سے ذکر ہے۔

صلوات کبیرہ

زادالمعاد میں علامہ مجلسی علیہ الرحمہ شیخ طوسیؒ سے بسند معتبر یہ روایت بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن محمد بیان کرتے ہیں میں امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ آپ مجھ کو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اوصیاء طاہرین کے لئے مکمل صلوات لکھوا دیں۔ اس وقت حضرت نے یہ صلوات تعلیم کی جو میں نے کاغذ پر درج کر لی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا حَمَلَ وَحْیَکَ وَبَلَّغَ رِسَالَاتِکَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا اَحَلَّ حَلَالَکَ وَحَرَّمَ حَرَامَکَ وَعَلَّمَ کِتَابَکَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا اَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَدَعَا اِلٰی دِیْنِکَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَدَّقَ بِوَعْدِکَ وَاَشْفَقَ مِنْ وَعِیْدِکَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا غَفَرْتَ بِہِ الذُّنُوْبَ وَسَتَرْتَ بِہِ الْعُیُوْبَ وَ

رَجَتْ بِهِ الْكُرُوبُ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
مَا دَفَعْتَ بِهِ الشَّقَاءَ وَكَشَفْتَ بِهِ الْغَمَّاءَ وَأَجَبْتَ
هِ الدُّعَاءَ وَنَجَّيْتَ بِهِ مِنَ الْبَلَاءِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا رَحِمْتَ بِهِ الْعِبَادَ وَأَحْيَيْتَ بِهِ
بِلَادَ وَقَصَمْتَ بِهِ الْجَبَابِرَةَ وَأَهْلَكْتَ بِهِ الْفَرَاعِنَةَ
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا أَضْعَفْتَ بِهِ الْأَمْوَالَ وَ
حَذَرْتَ بِهِ مِنَ الْأَهْوَالِ وَكَسَرْتَ بِهِ
الْأَصْنَامَ وَرَحِمْتَ بِهِ الْأَنَامَ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَعَثْتَهُ بِخَيْرِ الْأَدْيَانِ وَأَعْزَزْتَ
بِهِ الْإِيمَانَ وَتَبَّرْتَ بِهِ الْأَوْثَانَ وَعَظَّمْتَ بِهِ
الْبَيْتَ الْحَرَامَ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ
بَيْتِهِ الطَّاهِرِينَ الْأَخْيَارِ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ
أَخِي نَبِيِّكَ وَوَلِيِّهِ وَوَصِيِّهِ وَوَزِيرِهِ وَمُسْتَوْدَعِ
عِلْمِهِ وَمَوْضِعِ سِرِّهِ وَبَابِ حِكْمَتِهِ وَالنَّاطِقِ
بِحُجَّتِهِ وَالدَّاعِي إِلَى شَرِيعَتِهِ وَخَلِيفَتِهِ فِي
أُمَّتِهِ وَمُفَرِّجِ الْكُرُبِ عَنْ وَجْهِهِ وَقَاصِمِ

الْكَفَرَةِ وَمُرْغِمِ الْفَجَرَةِ وَالَّذِيْ جَعَلْتَهُ بِنَ
نَبِيِّكَ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى اَللّٰهُمَّ وَالِ
مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ
وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ وَالْعَنْ مَنْ نَصَبَ لَهُ
مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَصَلِّ عَلَيْهِ اَفْضَلَ
مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَوْصِيَآءِ اَنْبِيَآئِكَ يَا
رَبَّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الصِّدِّيْقَةِ فَاطِمَةَ
الزَّكِيَّةِ حَبِيْبَةِ حَبِيْبِكَ وَنَبِيِّكَ وَاُمِّ اَحِبَّآئِكَ
وَاَصْفِيَآئِكَ الَّتِيْ اَنْجَبْتَهَا وَفَضَّلْتَهَا وَ
اخْتَرْتَهَا عَلٰى نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ كُنِ الطَّالِبَ
لَهَا مِمَّنْ ظَلَمَهَا وَاسْتَخَفَّ بِحَقِّهَا وَكُنِ
الثَّائِرَ اَللّٰهُمَّ بِدَمِ اَوْلَادِهَا اَللّٰهُمَّ وَكَمَا جَعَلْتَهَا
اُمَّ اَئِمَّةِ الْهُدٰى وَحَلِيْلَةَ صَاحِبِ اللِّوَآءِ
وَالْكَرِيْمَةَ عِنْدَ الْمَلَإِ الْاَعْلٰى فَصَلِّ عَلَيْهَا وَ
عَلٰى اُمِّهَا صَلٰوةً تُكَرِّمُ بِهَا وَجْهَ اَبِيْهَا مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَتَقَرُّ بِهَا اَعْيُنَ ذُرِّيَّتِهَا
وَاَبْلِغْهُمْ عَنِّيْ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَفْضَلَ التَّحِيَّةِ

وَالسَّلَامَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
عَبْدَيْكَ وَوَلِيَّيْكَ وَابْنَيْ رَسُوْلِكَ وَسِبْطَيِ
الرَّحْمَةِ وَسَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَفْضَلَ مَا
صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَوْلَادِ النَّبِيِّيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلَى الْحَسَنِ ابْنِ سَيِّدِ النَّبِيِّيْنَ وَوَصِيِّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ
سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ اَشْهَدُ اَنَّكَ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَمِيْنُ اللّٰهِ وَابْنُ اَمِيْنِهٖ عِشْتَ مَظْلُوْمًا وَمَضَيْتَ
شَهِيْدًا وَاَشْهَدُ اَنَّكَ الْاِمَامُ الزَّكِيُّ الْهَادِيُّ
الْمَهْدِيُّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَبَلِّغْ رُوْحَهٗ وَجَسَدَهٗ
عَنِّيْ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَفْضَلَ التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ الْمَظْلُوْمِ الشَّهِيْدِ
قَتِيْلِ الْكَفَرَةِ وَطَرِيْحِ الْفَجَرَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَشْهَدُ
مُوْقِنًا اَنَّكَ اَمِيْنُ اللّٰهِ وَابْنُ اَمِيْنِهٖ قُتِلْتَ
مَظْلُوْمًا وَمَضَيْتَ شَهِيْدًا وَاَشْهَدُ اَنَّ

اللّٰهَ تَعَالٰى الطَّالِبُ بِثَارِكَ وَمُنْجِزُهَا وَعْدَكَ
مِنَ النَّصْرِ وَالتَّائِيْدِ فِيْ هَلَاكِ عَدُوِّكَ وَاِظْهَارِ
دَعْوَتِكَ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ وَفَيْتَ بِعَهْدِ اللّٰهِ
وَجَاهَدْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَبَدْتَ اللّٰهَ
مُخْلِصًا حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً
قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً خَذَلَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ
اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ وَاَبْرَأُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِمَّنْ
اَكْذَبَ وَاسْتَخَفَّ بِحَقِّكَ وَاسْتَحَلَّ دَمَكَ بِاَبِيْ
وَاُمِّيْ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ لَعَنَ اللّٰهُ قَاتِلَكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ
خَاذِلَكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَمِعَ دَاعِيَتَكَ فَلَمْ يُجِبْكَ
وَلَمْ يَنْصُرْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَبَا نِسَآئَكَ وَ
اَنَا اِلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ بَرِيْءٌ وَمِمَّنْ وَالَاهُمْ وَمَالَاهُمْ
وَاَعَانَهُمْ عَلَيْهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ وَالْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ
كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَبَابُ الْهُدٰى وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَ
الْحُجَّةُ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا وَاَشْهَدُ اَنِّيْ بِكُمْ مُؤْمِنٌ
وَبِمُنْزَلَتِكُمْ مُوْقِنٌ وَلَكُمْ تَابِعٌ بِذَاتِ نَفْسِيْ
وَشَرَائِعِ دِيْنِيْ وَخَوَاتِيْمِ عَمَلِيْ وَمُنْقَلَبِيْ

فِیْ دُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِیِّ ابْنِ
الْحُسَیْنِ سَیِّدِ الْعَابِدِیْنَ الَّذِیْ اسْتَخْلَصْتَہٗ لِنَفْسِكَ
وَجَعَلْتَ مِنْہُ اَئِمَّۃَ الْھُدٰی الَّذِیْنَ یَھْدُوْنَ
بِالْحَقِّ وَبِہٖ یَعْدِلُوْنَ اَخْتَرْتَہٗ لِنَفْسِكَ وَطَھَّرْتَہٗ
مِنَ الرِّجْسِ وَاصْطَفَیْتَہٗ وَجَعَلْتَہٗ ھَادِیًا
مَھْدِیًّا اَللّٰھُمَّ فَصَلِّ عَلَیْہِ اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ
عَلٰی اَحَدٍ مِنْ ذُرِّیَّتِہٖ وَذُرِّیَّۃِ اَنْبِیَآئِكَ حَتّٰی
تَبْلُغَ بِہٖ مَا تَقِرُّ بِہٖ عَیْنُہٗ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ
اِنَّكَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ
عَلِیٍّ بَاقِرِ الْعِلْمِ وَاِمَامِ الْھُدٰی وَقَائِدِ
اَھْلِ التَّقْوٰی وَالْمُنْتَجَبِ مِنْ عِبَادِكَ اَللّٰھُمَّ
وَکَمَا جَعَلْتَہٗ عَلَمًا لِعِبَادِكَ وَمَنَارًا لِبِلَادِكَ
وَمُسْتَوْدَعًا لِحِکْمَتِكَ وَمُتَرْجِمًا لِوَحْیِكَ وَ
اَمَرْتَ بِطَاعَتِہٖ وَحَذَّرْتَ مِنْ مَّعْصِیَتِہٖ
فَصَلِّ عَلَیْہِ یَا رَبِّ اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ
مِنْ ذُرِّیَّۃِ اَنْبِیَآئِكَ وَاَصْفِیَآئِكَ وَرُسُلِكَ
وَاُمَنَآئِكَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی

جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ خَازِنِ الْعِلْمِ الدَّاعِیْ
اِلَیْكَ بِالْحَقِّ النُّوْرِ الْمُبِیْنِ اَللّٰهُمَّ وَكَمَا جَعَلْتَهٗ
مَعْدِنَ كَلَامِكَ وَوَحْیِكَ وَخَازِنَ عِلْمِكَ وَ
لِسَانَ تَوْحِیْدِكَ وَوَلِیَّ اَمْرِكَ وَمُسْتَحْفِظَ
دِیْنِكَ فَصَلِّ عَلَیْهِ اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ
مِّنْ اَصْفِیَآئِكَ وَحُجَجِكَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی الْاَمِیْنِ الْمُؤْتَمَنِ مُوْسَی ابْنِ
جَعْفَرِ الْبَرِّ الْوَفِیِّ الطَّاهِرِ الزَّكِیِّ النُّوْرِ الْمُبِیْنِ
الْمُجْتَهِدِ الْمُحْتَسِبِ الصَّابِرِ عَلَی الْاَذٰی فِیْكَ اَللّٰهُمَّ
وَكَمَا بَلَّغَ عَنْ اٰبَآئِهٖ مَا اسْتُوْدِعَ مِنْ اَمْرِكَ وَنَهْیِكَ
وَحَمَلَ عَلَی الْمَحَجَّةِ وَكَابَدَ اَهْلَ الْعِزَّةِ وَالشِّدَّةِ
فِیْمَا كَانَ یَلْقٰی مِنْ جُهَّالِ قَوْمِهٖ رَبِّ فَصَلِّ
عَلَیْهِ اَفْضَلَ وَاَكْمَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ
مِّمَّنْ اَطَاعَكَ وَنَصَحَ لِعِبَادِكَ اِنَّكَ غَفُوْرٌ
رَّحِیْمٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِیِّ ابْنِ مُوْسَی الَّذِیْ
ارْتَضَیْتَهٗ وَرَضِیْتَ بِهٖ مَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِكَ
اَللّٰهُمَّ وَكَمَا جَعَلْتَهٗ حُجَّةً عَلٰی خَلْقِكَ وَقَآئِمًا

بِاَمْرِكَ وَنَاصِرًا لِدِيْنِكَ وَشَاهِدًا عَلٰى
عِبَادِكَ لِمَا نَصَحَ لَهُ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ
وَدَعٰى اِلٰى سَبِيْلِكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ
فَصَلِّ عَلَيْهِ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ
مِنْ اَوْلِيَآئِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ
اِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيْمٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ
عَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى عَلَمِ التُّقٰى وَنُوْرِ الْهُدٰى
وَمَعْدِنِ الْوَفَآءِ فَرْعِ الْاَزْكِيَآءِ وَخَلِيْفَةِ
الْاَوْصِيَآءِ وَاَمِيْنِكَ عَلٰى وَحْيِكَ اَللّٰهُمَّ
كَمَا هَدَيْتَ بِهٖ مِنَ الضَّلَالَةِ وَاسْتَنْقَذْتَ
بِهٖ مِنَ الْحَيْرَةِ وَاَرْشَدْتَ بِهٖ مَنِ
اهْتَدٰى وَزَكَّيْتَ بِهٖ مَنْ تَزَكّٰى فَصَلِّ عَلَيْهِ اَفْضَلَ
مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَوْلِيَآئِكَ وَبَرِيَّتِهٖ
اَصْفِيَآئِكَ اِنَّكَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَصِيِّ الْاَوْصِيَآءِ وَاِمَامِ
الْاَنْقِيَآءِ وَخَلَفِ اَئِمَّةِ الدِّيْنِ وَالْحُجَّةِ عَلٰى
الْخَلَآئِقِ اَجْمَعِيْنَ اَللّٰهُمَّ كَمَا جَعَلْتَهٗ نُوْرًا

يَسْتَضِيئُ بِهِ الْمُؤْمِنُونَ فَبَشِّرْ بِالْجَزِيلِ
مِنْ ثَوَابِكَ وَأَنْذِرْ بِالْأَلِيمِ مِنْ عِقَابِكَ
وَحَذِّرْ بَأْسَكَ وَذَكِّرْ بِآيَاتِكَ وَأَحِلَّ
حَلَالَكَ وَحَرِّمْ حَرَامَكَ وَبَيِّنْ شَرَائِعَكَ
وَفَرَائِضَكَ وَحُضَّ عَلَى عِبَادَتِكَ وَأَمْرِ
بِطَاعَتِكَ وَنَهْيِ عَنْ مَعْصِيَتِكَ فَصَلِّ عَلَيْهِ
أَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَوْلِيَائِكَ
وَذُرِّيَّةِ أَنْبِيَائِكَ يَا إِلَهَ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَرِّ التَّقِيِّ الصَّادِقِ
الْوَفِيِّ النُّورِ الْمُضِيئِ خَازِنِ عِلْمِكَ وَالْمُذَكِّرِ
بِتَوْحِيدِكَ وَوَلِيِّ أَمْرِكَ وَخَلَفِ أَئِمَّةِ
الدِّينِ الْهُدَاةِ الرَّاشِدِينَ وَالْحُجَّةِ عَلَى
أَهْلِ الدُّنْيَا فَصَلِّ عَلَيْهِ يَا رَبِّ أَفْضَلَ مَا
صَلَّيْتَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَصْفِيَائِكَ وَحُجَجِكَ
وَأَوْلَادِ رُسُلِكَ يَا إِلَهَ الْعَالَمِينَ صَلِّ عَلَى وَلِيِّكَ
وَابْنِ أَوْلِيَائِكَ الَّذِينَ فَرَضْتَ طَاعَتَهُمْ
وَأَوْجَبْتَ حَقَّهُمْ وَأَذْهَبْتَ عَنْهُمُ الرِّجْسَ

طَهَّرْتَهُمْ تَطْهِيرًا اَللّٰهُمَّ انْصُرْهُ وَانْتَصِرْ بِهٖ
لِدِيْنِكَ وَانْصُرْ بِهٖ اَوْلِيَآئَكَ وَاَوْلِيَآئَهٗ وَشِيْعَتَهٗ
اَنْصَارَهٗ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ
مِنْ شَرِّ كُلِّ بَاغٍ وَّطَاغٍ وَمِنْ شَرِّ جَمِيْعِ خَلْقِكَ
وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَ
عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَاحْرُسْهُ وَامْنَعْهُ
مِنْ اَنْ يَّوَصَلَ اِلَيْهِ بِسُوْءٍ وَاحْفَظْ فِيْهِ رَسُوْلَكَ
وَاٰلَ رَسُوْلِكَ وَاَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ وَاَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ
وَانْصُرْ نَاصِرِيْهِ وَاخْذُلْ خَاذِلِيْهِ وَاقْصِمْ
بِهٖ جَبَابِرَةَ الْكُفْرِ وَاقْتُلْ بِهِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ
وَجَمِيْعَ الْمُلْحِدِيْنَ حَيْثُ كَانُوْا مِنْ مَشَارِقِ
الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَامْلَاْ بِهِ
الْاَرْضَ عَدْلًا وَّاَظْهِرْ بِهٖ دِيْنَ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ
وَاٰلِهِ السَّلَامُ وَاجْعَلْنِيْ اَللّٰهُمَّ مِنْ اَنْصَارِهٖ وَ
اَعْوَانِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَشِيْعَتِهٖ وَاَرِنِيْ فِيْ اٰلِ مُحَمَّدٍ
مَا يَاْمُلُوْنَ وَفِيْ عَدُوِّهِمْ مَا يَحْذَرُوْنَ اِلٰهَ الْحَقِّ
اٰمِيْنَ

Marfat.com

دُعا در غیبت امامِ زمانؑ

سیّد ابن طاؤس نے جمال الاسبوع میں صلوات مذکورہ کے بعد اعمال عصر میں اس دُعا کو ذکر کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ جو کچھ میں نے ذکر کیا ہے اگر تم کو اس کے بجا لانے میں معذور ہو تو اس دعا کو ترک کرنے سے حذر کرنا۔ کیونکہ اس دُعا کی اہمیّت کو ہم نے فضلِ الٰہی سے جانا لہذا اس پر اعتماد کرنا چاہیئے۔ یہ دُعا حضرت حجّتؑ کے نائب اوّل نے ابوعلی بن ہمام کو تعلیم دی اور زمان غیبت میں اس کے پڑھنے کی تاکید کی ہے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ نَفْسَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِيْ نَفْسَكَ لَمْ اَعْرِفْ رَسُوْلَكَ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ رَسُوْلَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِيْ رَسُوْلَكَ لَمْ اَعْرِفْ حُجَّتَكَ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ حُجَّتَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِيْ حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِيْنِيْ اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِيْ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً وَلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ فَكَمَا هَدَيْتَنِيْ لِوَلَايَةِ مَنْ فَرَضْتَ عَلَيَّ طَاعَتَهٗ مِنْ وِلَايَةِ وُلَاةِ اَمْرِكَ بَعْدَ رَسُوْلِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ حَتّٰى وَالَيْتُ وُلَاةَ اَمْرِكَ اَمِيْرَ

الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ ابْنِ أَبِيْ طَالِبٍ وَالْحَسَنَ
وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيًّا وَمُحَمَّدًا وَجَعْفَرًا وَمُوْسٰى
وَعَلِيًّا وَمُحَمَّدًا وَعَلِيًّا وَالْحَسَنَ وَالْحُجَّةَ الْقَائِمَ
الْمَهْدِيَّ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمُ اللّٰهُمَّ فَثَبِّتْنِيْ عَلٰى
دِيْنِكَ وَاسْتَعْمِلْنِيْ بِطَاعَتِكَ وَلَيِّنْ قَلْبِيْ
لِوَلِيِّ أَمْرِكَ وَعَافِنِيْ مِمَّا امْتَحَنْتَ بِهٖ خَلْقَكَ
وَثَبِّتْنِيْ عَلٰى طَاعَةِ وَلِيِّ أَمْرِكَ الَّذِيْ سَتَرْتَهٗ
عَنْ خَلْقِكَ وَبِإِذْنِكَ غَابَ عَنْ بَرِيَّتِكَ وَأَمَرْتَهٗ
بِالْاِسْتِتَارِ بِغَيْبَتِهٖ وَكَتْمِ مَكَانِهٖ وَسَتْرِ شَخْصِهٖ
لِعِلْمِكَ بِمَا فِيْ قَطْعِ الْعُذْرِ غَيْبَتِهٖ عَنْ كُلِّ أَحَدٍ
إِلَّا مَنْ أَذِنْتَ لَهٗ مِنْ خَاصَّةِ أَوْلِيَائِكَ وَخَالِصَةِ
خَلْقِكَ فِيْ حَالِ تَمْحِيْصٍ وَبَلَاءٍ وَضَنْكٍ وَشِدَّةٍ
يَمْسَحُ فِيْهِ الْبَلَاءُ أَهْلَهٗ وَيَمْحَقُ فِيْهِ الْمُعَانِدُ
لَهٗ وَيَسْتَأْصِلُ فِيْهِ الْكَافِرِيْنَ وَيُبِيْدُ فِيْهِ
الظَّالِمِيْنَ وَيُذِلُّ فِيْهِ الْجَبَّارِيْنَ وَيُفْنِيْ فِيْهِ
الْمُتَكَبِّرِيْنَ وَيُقَلِّلُ فِيْهِ الْعُتَاةَ الْمُتَمَرِّدِيْنَ
وَيُعَفِّرُ فِيْهِ وُجُوْهَ الْمُتَجَبِّرِيْنَ وَيُذِيْقُهُمْ
وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَيُحَيِّرُهُمْ فِيْ مَهَاوِيْ رَدَاهُمْ
وَيَجْعَلُهُمْ فِيْ غَمَرَاتِ الْهَلَكَةِ وَيَأْخُذُهُمْ
مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ وَيَأْتِيْهِمْ مِنْ مَأْمَنِهِمْ
وَحَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ وَيَأْتِيْ الظَّالِمِيْنَ مِنْهُمْ
خَاصَّةً بِالْمَثُلَاتِ وَيُحِلُّ بِهِمُ النَّقِمَاتِ
وَيُذِيْقُهُمْ أَلِيْمَ الْعَذَابِ وَذٰلِكَ إِذَا خِفْتَ
اسْتِئْصَالَ جَمِيْعِ الْمُبْطِلِيْنَ وَأَمِنْتَ الْمُؤْمِنِيْنَ
أَنْ يَرْتَدُّوْا عَنْ دِيْنِكَ وَأَرَدْتَ أَنْ تُعَرِّفَهُمْ
بَرَكَةَ وَلِيِّ أَمْرِكَ وَمَنْفَعَتَهٗ لَهُمْ فِيْ غَيْبَتِهٖ
وَعَرَّفْتَهُمْ وَجْهَ الْحِكْمَةِ فِيْ غَيْبَتِهٖ وَأَنَّ
مَا قَدَّرْتَهٗ لَا يَكُوْنُ إِلَّا لِمَصْلَحَةٍ لِعِبَادِكَ
وَإِنْ كَانَ وَجْهُ الْحِكْمَةِ فِيْ ذٰلِكَ مَسْتُوْرًا
عَنْ عُقُوْلِهِمْ لِعِلْمِكَ بِأَنَّ الْكَشْفَ عَنْ وَجْهِ
الْحِكْمَةِ فِيْ ذٰلِكَ مِمَّا يَدْفَعُهُ الْمُسْتَوْلِيْ
عَلٰى سِرِّ وَلِيِّكَ وَحُجَّتِكَ عَلٰى خَلْقِكَ
وَأَمِيْنِكَ عَلٰى دِيْنِكَ وَعِلْمِكَ وَأَنَّ الْكَشْفَ
عَنْ ذٰلِكَ مِمَّا يَقْرُبُ بِهِ الْبَلَاءُ وَالْفَرَجُ
وَيَتَأَخَّرُ بِهِ الْفَرَجُ وَالْبَلَاءُ وَيَزُوْلُ بِهِ
الْمَكْرُوْهُ وَالْبَأْسَاءُ وَيَنْقَطِعُ بِهِ الرَّخَاءُ
وَالسَّرَّاءُ وَيَشْتَدُّ بِهِ الْجَهْدُ وَالْعَنَاءُ
وَيَكْثُرُ بِهِ الْعَدُوُّ وَالْأَعْدَاءُ وَيَقِلُّ بِهِ
الْوَلِيُّ وَالْأَصْدِقَاءُ وَيَعْظُمُ بِهِ الْبَلَاءُ
وَالْفِتْنَةُ وَيَخَافُ بِهِ كُلُّ مَا لَا يَخَافُ
وَيَهْلِكُ بِهِ كُلُّ مَا لَا يَهْلِكُ وَيَسْلَمُ بِهِ
مَنْ لَا يَسْلَمُ وَيَذِلُّ بِهِ مَنْ لَا يَذِلُّ
وَيَعِزُّ بِهِ مَنْ لَا يَعِزُّ وَيَكْثُرُ بِهِ الْقَلِيْلُ
وَيَقِلُّ بِهِ الْكَثِيْرُ وَيَظْهَرُ بِهِ الْغَائِبُ
وَيَغِيْبُ بِهِ الشَّاهِدُ وَيَحْضُرُ بِهِ الْبَادِيْ
وَيَبْدُوْ بِهِ الْمُتَوَارِيْ وَيَشْقٰى بِهِ السَّعِيْدُ
وَيَسْعَدُ بِهِ الشَّقِيُّ وَيَكْثُرُ بِهِ الشَّرُّ
وَيَقِلُّ بِهِ الْخَيْرُ وَيَكْثُرُ بِهِ الْخَبَائِثُ
وَيَقِلُّ بِهِ الطَّيِّبُ وَيَكْثُرُ بِهِ الْفَسَادُ
وَيَقِلُّ بِهِ الصَّلَاحُ وَيَكْثُرُ بِهِ الْكَذِبُ
وَيَقِلُّ بِهِ الصِّدْقُ وَيَكْثُرُ بِهِ الْجَوْرُ
وَيَقِلُّ بِهِ الْعَدْلُ وَيَكْثُرُ بِهِ الْغَدْرُ
وَيَقِلُّ بِهِ الْوَفَاءُ وَيَكْثُرُ بِهِ الْمَكْرُ
وَيَقِلُّ بِهِ الْحَيَاءُ وَيَكْثُرُ بِهِ الْبَغْيُ
وَالْحَسَدُ وَيَقِلُّ بِهِ الْإِخَاءُ وَيَكْثُرُ بِهِ
الْقَطِيْعَةُ وَيَقِلُّ بِهِ الْبِرُّ وَيَكْثُرُ بِهِ
الْفُجُوْرُ وَيَقِلُّ بِهِ الْحَيَاءُ وَيَكْثُرُ بِهِ
الْخَلَاعَةُ وَيَقِلُّ بِهِ الْوَرَعُ وَيَكْثُرُ بِهِ
الْبَاطِلُ وَيَقِلُّ بِهِ الْحَقُّ وَيَكْثُرُ بِهِ
الْمَرَضُ وَيَقِلُّ بِهِ الْبُرْءُ وَيَكْثُرُ بِهِ
الْمَوْتُ وَيَقِلُّ بِهِ الْحَيَاةُ وَيَكْثُرُ بِهِ
الْخَوْفُ وَيَقِلُّ بِهِ الْأَمْنُ وَيَكْثُرُ بِهِ
الْجَدْبُ وَيَقِلُّ بِهِ الْخِصْبُ وَيَكْثُرُ بِهِ
الْجَلَاءُ وَيَقِلُّ بِهِ الْمُقَامُ وَيَكْثُرُ بِهِ
الْجَهْلُ وَيَقِلُّ بِهِ الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ بِهِ
الْعَمَلُ وَيَقِلُّ بِهِ الْعَقْلُ وَيَكْثُرُ بِهِ
الْهَوٰى وَيَقِلُّ بِهِ التُّقٰى وَيَكْثُرُ بِهِ
الْجَوْرُ وَيَقِلُّ بِهِ الْعَدْلُ وَيَكْثُرُ بِهِ
الْفَسَادُ وَيَقِلُّ بِهِ الْإِصْلَاحُ وَيَكْثُرُ بِهِ
الْكَذِبُ وَيَقِلُّ بِهِ الصِّدْقُ وَيَكْثُرُ بِهِ
الْمَكْرُ وَيَقِلُّ بِهِ الْوَفَاءُ وَيَكْثُرُ بِهِ
الْبَغْيُ وَالْحَسَدُ وَيَقِلُّ بِهِ الْإِخَاءُ
وَيَكْثُرُ بِهِ الْقَطِيْعَةُ وَيَقِلُّ بِهِ الْبِرُّ
وَيَكْثُرُ بِهِ الْفُجُوْرُ وَيَقِلُّ بِهِ الْحَيَاءُ
وَيَكْثُرُ بِهِ الْخَلَاعَةُ وَيَقِلُّ بِهِ الْوَرَعُ
وَيَكْثُرُ بِهِ الْبَاطِلُ وَيَقِلُّ بِهِ الْحَقُّ
وَيَكْثُرُ بِهِ الْمَرَضُ وَيَقِلُّ بِهِ الْبُرْءُ
وَيَكْثُرُ بِهِ الْمَوْتُ وَيَقِلُّ بِهِ الْحَيَاةُ
وَيَكْثُرُ بِهِ الْخَوْفُ وَيَقِلُّ بِهِ الْأَمْنُ
وَيَكْثُرُ بِهِ الْجَدْبُ وَيَقِلُّ بِهِ الْخِصْبُ
وَيَكْثُرُ بِهِ الْجَلَاءُ وَيَقِلُّ بِهِ الْمُقَامُ
وَيَكْثُرُ بِهِ الْجَهْلُ وَيَقِلُّ بِهِ الْعِلْمُ
وَيَكْثُرُ بِهِ الْعَمَلُ وَيَقِلُّ بِهِ الْعَقْلُ
وَيَكْثُرُ بِهِ الْهَوٰى وَيَقِلُّ بِهِ التُّقٰى
وَيَكْثُرُ بِهِ الْجَوْرُ وَيَقِلُّ بِهِ الْعَدْلُ
وَيَكْثُرُ بِهِ الْفَسَادُ وَيَقِلُّ بِهِ الْإِصْلَاحُ
وَيَكْثُرُ بِهِ الْكَذِبُ وَيَقِلُّ بِهِ الصِّدْقُ
وَيَكْثُرُ بِهِ الْمَكْرُ وَيَقِلُّ بِهِ الْوَفَاءُ
وَيَكْثُرُ بِهِ الْبَغْيُ وَالْحَسَدُ وَيَقِلُّ بِهِ
الْإِخَاءُ وَيَكْثُرُ بِهِ الْقَطِيْعَةُ وَيَقِلُّ بِهِ
الْبِرُّ وَيَكْثُرُ بِهِ الْفُجُوْرُ وَيَقِلُّ بِهِ
الْحَيَاءُ وَيَكْثُرُ بِهِ الْخَلَاعَةُ وَيَقِلُّ بِهِ
الْوَرَعُ وَيَكْثُرُ بِهِ الْبَاطِلُ وَيَقِلُّ بِهِ
الْحَقُّ وَيَكْثُرُ بِهِ الْمَرَضُ وَيَقِلُّ بِهِ
الْبُرْءُ وَيَكْثُرُ بِهِ الْمَوْتُ وَيَقِلُّ بِهِ
الْحَيَاةُ وَيَكْثُرُ بِهِ الْخَوْفُ وَيَقِلُّ بِهِ
الْأَمْنُ وَيَكْثُرُ بِهِ الْجَدْبُ وَيَقِلُّ بِهِ
الْخِصْبُ وَيَكْثُرُ بِهِ الْجَلَاءُ وَيَقِلُّ بِهِ
الْمُقَامُ وَيَكْثُرُ بِهِ الْجَهْلُ وَيَقِلُّ بِهِ
الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ بِهِ الْعَمَلُ وَيَقِلُّ بِهِ
الْعَقْلُ وَيَكْثُرُ بِهِ الْهَوٰى وَيَقِلُّ بِهِ
التُّقٰى وَيَكْثُرُ بِهِ الْجَوْرُ وَيَقِلُّ بِهِ
الْعَدْلُ وَيَكْثُرُ بِهِ الْفَسَادُ وَيَقِلُّ بِهِ
الْإِصْلَاحُ وَيَكْثُرُ بِهِ الْكَذِبُ وَيَقِلُّ بِهِ
الصِّدْقُ وَيَكْثُرُ بِهِ الْمَكْرُ وَيَقِلُّ بِهِ
الْوَفَاءُ وَيَكْثُرُ بِهِ الْبَغْيُ وَالْحَسَدُ
وَيَقِلُّ بِهِ الْإِخَاءُ وَيَكْثُرُ بِهِ الْقَطِيْعَةُ
وَيَقِلُّ بِهِ الْبِرُّ وَيَكْثُرُ بِهِ الْفُجُوْرُ
وَيَقِلُّ بِهِ الْحَيَاءُ وَيَكْثُرُ بِهِ الْخَلَاعَةُ
وَيَقِلُّ بِهِ الْوَرَعُ وَيَكْثُرُ بِهِ الْبَاطِلُ
وَيَقِلُّ بِهِ الْحَقُّ وَيَكْثُرُ بِهِ الْمَرَضُ
وَيَقِلُّ بِهِ الْبُرْءُ وَيَكْثُرُ بِهِ الْمَوْتُ
وَيَقِلُّ بِهِ الْحَيَاةُ وَيَكْثُرُ بِهِ الْخَوْفُ
وَيَقِلُّ بِهِ الْأَمْنُ وَيَكْثُرُ بِهِ الْجَدْبُ
وَيَقِلُّ بِهِ الْخِصْبُ وَيَكْثُرُ بِهِ الْجَلَاءُ
وَيَقِلُّ بِهِ الْمُقَامُ وَيَكْثُرُ بِهِ الْجَهْلُ
وَيَقِلُّ بِهِ الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ بِهِ الْعَمَلُ
وَيَقِلُّ بِهِ الْعَقْلُ وَيَكْثُرُ بِهِ الْهَوٰى
وَيَقِلُّ بِهِ التُّقٰى وَيَكْثُرُ بِهِ الْجَوْرُ
وَيَقِلُّ بِهِ الْعَدْلُ وَيَكْثُرُ بِهِ الْفَسَادُ
وَيَقِلُّ بِهِ الْإِصْلَاحُ وَيَكْثُرُ بِهِ الْكَذِبُ
وَيَقِلُّ بِهِ الصِّدْقُ وَيَكْثُرُ بِهِ الْمَكْرُ
وَيَقِلُّ بِهِ الْوَف

نَافِذَ الْاَمْرِ مَعْ عِلْمِیْ بِاَنَّ لَكَ السُّلْطَانَ وَالْقُدْرَةَ
وَالْبُرْهَانَ وَالْحُجَّةَ وَالْمَشِیَّةَ وَالْحَوْلَ وَالْقُوَّةَ فَافْعَلْ
ذٰلِكَ بِیْ وَبِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ حَتّٰی نَنْظُرَ اِلٰی
وَلِیِّ اَمْرِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ ظَاهِرَ الْمَقَالَةِ وَاضِحَ
الدَّلَالَةِ هَادِیًا مِنَ الضَّلَالَةِ شَافِیًا مِنَ
الْجَهَالَةِ اَبْرِزْ یَارَبِّ مُشَاهَدَتَهٗ وَثَبِّتْ قَوَاعِدَهٗ
وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ تَقَرُّ عَیْنُهٗ بِرُؤْیَتِهٖ وَاَقِمْنَا
بِخِدْمَتِهٖ وَتَوَفَّنَا عَلٰی مِلَّتِهٖ وَاحْشُرْنَا فِیْ زُمْرَتِهٖ
اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ شَرِّ جَمِیْعِ مَا خَلَقْتَ وَذَرَاْتَ
وَبَرَاْتَ وَاَنْشَاْتَ وَصَوَّرْتَ وَاحْفَظْهُ مِنْ بَیْنِ
یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَعَنْ یَمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ
وَمِنْ فَوْقِهٖ وَمِنْ تَحْتِهٖ بِحِفْظِكَ الَّذِیْ لَا یَضِیْعُ
مَنْ حَفِظْتَهٗ بِهٖ وَاحْفَظْ فِیْهِ رَسُوْلَكَ وَوَصِیَّ
رَسُوْلِكَ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ وَمُدَّ فِیْ عُمُرِهٖ
وَزِدْ فِیْ اَجَلِهٖ وَاَعِنْهُ عَلٰی مَا وَلَّیْتَهٗ وَاسْتَرْعَیْتَهٗ
وَزِدْ فِیْ كَرَامَتِكَ لَهٗ فَاِنَّهُ الْهَادِیُ الْمَهْدِیُّ وَالْقَائِمُ
الْمُهْتَدِیُ وَالطَّاهِرُ التَّقِیُّ النَّقِیُّ الرَّضِیُّ

اَلْمَرْضِيُّ الصَّابِرُ الشَّكُورُ الْمُجْتَهِدُ اَللّٰهُمَّ لَا تَسْلُبْنَا
الْيَقِينَ لِطُولِ الْاَمَدِ فِي غَيْبَتِهِ وَانْقِطَاعِ خَبَرِهِ
عَنَّا وَلَا تُنْسِنَا ذِكْرَهُ وَانْتِظَارَهُ وَالْاِيمَانَ بِهِ
وَقُوَّةَ الْيَقِينِ فِي ظُهُورِهِ وَالدُّعَاءَ لَهُ وَالصَّلٰوةَ
عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يُقَنِّطَنَا طُولُ غَيْبَتِهِ مِنْ قِيَامِهِ
وَيَكُونُ يَقِينُنَا فِي ذٰلِكَ كَيَقِينِنَا فِي قِيَامِ رَسُولِكَ
صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَمَا جَآءَ بِهِ مِنْ وَحْيِكَ
وَتَنْزِيلِكَ فَقَوِّ قُلُوبَنَا عَلَى الْاِيمَانِ بِهِ حَتّٰى
تَسْلُكَ بِنَا عَلٰى يَدَيْهِ مِنْهَاجَ الْهُدٰى وَ
الْمَحَجَّةَ الْعُظْمٰى وَالطَّرِيقَةَ الْوُسْطٰى وَقَوِّنَا عَلٰى
طَاعَتِهِ وَثَبِّتْنَا عَلٰى مُتَابَعَتِهِ وَاجْعَلْنَا فِي
حِزْبِهِ وَاَعْوَانِهِ وَاَنْصَارِهِ وَالرَّاضِينَ بِفِعْلِهِ
وَلَا تَسْلُبْنَا ذٰلِكَ فِي حَيَاتِنَا وَلَا عِنْدَ وَفَاتِنَا حَتّٰى
تَتَوَفَّانَا وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَا شَاكِّينَ وَلَا نَاكِثِينَ وَ
لَا مُرْتَابِينَ وَلَا مُكَذِّبِينَ اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ فَرَجَهُ
وَاَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ وَانْصُرْنَا بِنَصْرِهِ وَاخْذُلْ خَاذِلِيهِ
وَدَمْدِمْ عَلٰى مَنْ نَصَبَ لَهُ وَكَذَّبَ بِهِ وَاَظْهِرْ

بِهِ الْحَقَّ وَأَمِتْ بِهِ الْجَوْرَ وَاسْتَنْقِذْ بِهِ عِبَادَكَ
الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الذُّلِّ وَانْعَشْ بِهِ الْبِلَادَ وَاقْتُلْ
بِهِ جَبَابِرَةَ الْكُفْرِ وَاقْصِمْ بِهِ رُؤُسَ
الضَّلَالَةِ وَذَلِّلْ بِهِ الْجَبَّارِينَ وَالْكَافِرِينَ وَأَبِرْ
بِهِ الْمُنَافِقِينَ وَالنَّاكِثِينَ وَجَمِيعَ الْمُخَالِفِينَ
وَالْمُلْحِدِينَ فِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا
وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَسَهْلِهَا وَجَبَلِهَا حَتَّى
لَا تَدَعَ مِنْهُمْ دَيَّارًا وَلَا تُبْقِيَ لَهُمْ آثَارًا
طَهِّرْ مِنْهُمْ بِلَادَكَ وَاشْفِ مِنْهُمْ صُدُورَ
عِبَادِكَ وَجَدِّدْ بِهِ يَا مُنْتَحَى مِنْ دِينِكَ وَأَصْلِحْ
بِهِ مَا بُدِّلَ مِنْ حُكْمِكَ وَغُيِّرَ مِنْ سُنَّتِكَ
حَتَّى يَعُودَ دِينُكَ بِهِ وَعَلَى يَدَيْهِ غَضًّا جَدِيدًا
صَحِيحًا لَا عِوَجَ فِيهِ وَلَا بِدْعَةَ مَعَهُ حَتَّى
تُطْفِئَ بِعَدْلِهِ نِيرَانَ الْكَافِرِينَ فَإِنَّهُ عَبْدُكَ
الَّذِي اسْتَخْلَصْتَهُ لِنَفْسِكَ وَارْتَضَيْتَهُ
لِنَصْرِ دِينِكَ وَاصْطَفَيْتَهُ بِعِلْمِكَ وَعَصَمْتَهُ مِنَ
الذُّنُوبِ وَبَرَّأْتَهُ مِنَ الْعُيُوبِ وَأَطْلَعْتَهُ

لَى الْغُيُوبِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ وَطَهَّرْتَهُ مِنَ
رِّجْسِ وَنَقَّيْتَهُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلَيْهِ
عَلٰى اٰبَائِهِ الْاَئِمَّةِ الطَّاهِرِينَ وَعَلٰى شِيعَتِهِ
مُنْتَجَبِينَ وَبَلِّغْهُمْ مِنْ اٰمَالِهِمْ يَا يَا مَلُوْنَ
اِجْعَلْ ذٰلِكَ مِنَّا خَالِصًا مِنْ كُلِّ شَكٍّ وَشُبْهَةٍ
رِيَاءٍ وَسُمْعَةٍ حَتّٰى لَا نُرِيدَ بِهِ غَيْرَكَ وَلَا
طْلُبَ بِهِ اِلَّا وَجْهَكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَشْكُوْ اِلَيْكَ
قَدْ نَبِيِّنَا وَغَيْبَةَ اِمَامِنَا وَشِدَّةَ الزَّمَانِ عَلَيْنَا
وُقُوعَ الْفِتَنِ بِنَا وَتَظَاهُرَ الْاَعْدَاءِ عَلَيْنَا
وَكَثْرَةَ عَدُوِّنَا وَقِلَّةَ عَدَدِنَا اَللّٰهُمَّ فَافْرُجْ
ذٰلِكَ عَنَّا بِفَتْحٍ مِنْكَ تُعَجِّلُهُ وَنَصْرٍ مِنْكَ
تُعِزُّهُ وَاِمَامِ عَدْلٍ تُظْهِرُهُ اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِينَ
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ اَنْ تَاْذَنَ لِوَلِيِّكَ فِي اِظْهَارِ
عَدْلِكَ فِي عِبَادِكَ وَقَتْلِ اَعْدَائِكَ فِي بِلَادِكَ
حَتّٰى لَا تَدَعَ لِلْجَوْرِ بَاقِيَةً يَا رَبِّ دَعَامَةً اِلَّا قَصَمْتَهَا
وَلَا بَقِيَّةً اِلَّا اَفْنَيْتَهَا وَلَا قُوَّةً اِلَّا اَوْهَنْتَهَا وَلَا
رُكْنًا اِلَّا هَدَمْتَهُ وَلَا حَدًّا اِلَّا فَلَلْتَهُ وَلَا سِلَاحًا

اِلَّا اَكَلْتَهُ وَلَا رَايَةً اِلَّا نَكَّسْتَهَا وَلَا شُجَاعًا اِلَّا
قَتَلْتَهُ وَلَا جَيْشًا اِلَّا خَذَلْتَهُ وَارْمِهِمْ بِحَجَرِكَ
الدَّامِغِ وَاضْرِبْهُمْ بِسَيْفِكَ الْقَاطِعِ وَبَاْسِكَ
الَّذِي لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ وَعَذِّبْ
اَعْدَآئَكَ وَاَعْدَآءَ وَلِيِّكَ وَاَعْدَاءَ رَسُولِكَ صَلَوَاتُكَ
عَلَيْهِ وَاٰلِهِ بِيَدِ وَلِيِّكَ وَاَيْدِي عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ
اَللّٰهُمَّ اكْفِ وَلِيَّكَ وَحُجَّتَكَ فِي اَرْضِكَ هَوْلَ عَدُوِّهِ
وَكَيْدَ مَنْ اَرَادَهُ وَامْكُرْ بِمَنْ مَكَرَ بِهِ وَاجْعَلْ
دَآئِرَةَ السَّوْءِ عَلٰى مَنْ اَرَادَ بِهِ سُوْٓءًا وَاقْطَعْ
عَنْهُ مَادَّتَهُمْ وَاَرْعِبْ لَهُ قُلُوبَهُمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ
وَخُذْهُمْ جَهْرَةً وَبَغْتَةً وَشَتِّتْ عَلَيْهِمْ
عَذَابَكَ وَاَخْزِهِمْ فِي عِبَادِكَ وَالْعَنْهُمْ فِي
بِلَادِكَ وَاَسْكِنْهُمْ اَسْفَلَ نَارِكَ وَاَحْطِهِمْ
اَشَدَّ عَذَابِكَ وَاَصْلِهِمْ نَارًا وَاَحْشُ قُبُورَ مَوْتَاهُمْ
نَارًا وَاَصْلِهِمْ حَرَّ نَارِكَ فَاِنَّهُمْ اَضَاعُوا
الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ وَاَضَلُّوا عِبَادَكَ
وَاَخْرَبُوا بِلَادَكَ اَللّٰهُمَّ وَاَحْمِ بِوَلِيِّكَ الْفُرْقَانَ

وَاَرِنَا نُوْرَهٗ سَرْمَدًا لَا لَيْلَ فِيْهِ وَاَحْيِ بِهِ
الْقُلُوْبَ الْمَيِّتَةَ وَاشْفِ بِهِ الصُّدُوْرَ الْوَغِرَةَ وَاجْمَعْ
بِهِ الْاَهْوَآءَ الْمُخْتَلِفَةَ عَلَى الْحَقِّ وَاَقِمْ بِهِ الْحُدُوْدَ
الْمُعَطَّلَةَ وَالْاَحْكَامَ الْمُهْمَلَةَ حَتّٰى لَا يَبْقٰى حَقٌّ اِلَّا ظَهَرَ
وَلَا عَدْلٌ اِلَّا زَهَرَ وَاجْعَلْنَا يَا رَبِّ مِنْ اَعْوَانِهٖ
وَمُقَوِّيَةِ سُلْطَانِهٖ وَالْمُؤْتَمِرِيْنَ لِاَمْرِهٖ وَالذَّابِّيْنَ
بِفَضْلِهٖ وَالْمُسَلِّمِيْنَ لِاَحْكَامِهٖ وَمِمَّنْ لَا حَاجَةَ
بِهٖ اِلَى التَّقِيَّةِ مِنْ خَلْقِكَ وَاَنْتَ يَا رَبِّ الَّذِيْ
تَكْشِفُ الضُّرَّ وَتُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاكَ وَ
تُنْجِي مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ فَاكْشِفِ الضُّرَّ عَنْ وَلِيِّكَ
وَاجْعَلْهُ خَلِيْفَةً فِيْ اَرْضِكَ كَمَا ضَمِنْتَ لَهٗ
اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِنْ خُصَمَآءِ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ
السَّلَامُ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مِنْ اَعْدَآءِ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ
السَّلَامُ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مِنْ اَهْلِ الْحَنَقِ وَالْغَيْظِ
عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَاِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ ذٰلِكَ فَاَعِذْنِيْ وَاَسْتَجِيْرُ بِكَ فَاَجِرْنِيْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِيْ

بِهِمْ فَائِزًا عِنْدَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ
الْمُقَرَّبِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔

صلوات صغیرہ

شیخ علیہ الرحمہ نے مصباح میں فرمایا ہے کہ یہ صلوات حضرت صاحب الزمان علیہ السلام سے مروی ہے اور سیدؒ نے اس کو اعمال عصر روز جمعہ میں ذکر کیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمِ
النَّبِيِّيْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الْمُنْتَجَبِ فِي
الْمِيْثَاقِ الْمُصْطَفٰى فِي الظِّلَالِ الْمُطَهَّرِ مِنْ كُلِّ اٰفَةٍ
الْبَرِيِّ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ الْمُؤَمَّلِ لِلنَّجَاةِ الْمُرْتَجٰى
لِلشَّفَاعَةِ الْمُفَوَّضِ اِلَيْهِ دِيْنُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ شَرِّفْ
بُنْيَانَهٗ وَعَظِّمْ بُرْهَانَهٗ وَاَفْلِجْ حُجَّتَهٗ وَارْفَعْ
دَرَجَتَهٗ وَاَضِئْ نُوْرَهٗ وَبَيِّضْ وَجْهَهٗ وَاَعْطِهِ
الْفَضْلَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالْمَنْزِلَةَ وَالْوَسِيْلَةَ وَ
الدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا
يَغْبِطُهٗ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰى

اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِیْنَ وَقَائِدِ
الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ وَسَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ
الْعٰلَمِیْنَ وَصَلِّ عَلَی الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ اِمَامِ
الْمُؤْمِنِیْنَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِیْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
وَصَلِّ عَلَی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ اِمَامِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَوَارِثِ الْمُرْسَلِیْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
وَصَلِّ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ اِمَامِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَوَارِثِ الْمُرْسَلِیْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ اِمَامِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَوَارِثِ الْمُرْسَلِیْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
وَصَلِّ عَلٰی جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اِمَامِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَوَارِثِ الْمُرْسَلِیْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
وَصَلِّ عَلٰی مُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ اِمَامِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَوَارِثِ الْمُرْسَلِیْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
وَصَلِّ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ مُوْسٰی اِمَامِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَوَارِثِ الْمُرْسَلِیْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ اِمَامِ الْمُؤْمِنِیْنَ

Marfat.com

وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
وَصَلِّ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ اِمَامِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
وَصَلِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اِمَامِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
وَصَلِّ عَلَى الْخَلَفِ الْهَادِي الْمَهْدِيِّ اِمَامِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ الْاَئِمَّةِ
الْهَادِيْنَ الْعُلَمَاءِ الصَّادِقِيْنَ الْاَبْرَارِ
الْمُتَّقِيْنَ دَعَائِمِ دِيْنِكَ وَاَرْكَانِ تَوْحِيْدِكَ وَ
تَرَاجِمَةِ وَحْيِكَ وَحُجَجِكَ عَلٰى خَلْقِكَ وَخُلَفَائِكَ
فِيْ اَرْضِكَ الَّذِيْنَ اخْتَرْتَهُمْ لِنَفْسِكَ وَاصْطَفَيْتَهُمْ
عَلٰى عِبَادِكَ وَارْتَضَيْتَهُمْ لِدِيْنِكَ وَخَصَصْتَهُمْ
بِمَعْرِفَتِكَ وَجَلَّلْتَهُمْ بِكَرَامَتِكَ وَغَشَّيْتَهُمْ
بِرَحْمَتِكَ وَرَبَّيْتَهُمْ بِنِعْمَتِكَ وَعَذَّبْتَهُمْ
بِحِكْمَتِكَ وَاَلْبَسْتَهُمْ نُوْرَكَ وَرَفَعْتَهُمْ فِيْ
مَلَكُوْتِكَ وَحَفَفْتَهُمْ بِمَلَائِكَتِكَ وَشَرَّفْتَهُمْ

بِنَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلَيْهِمْ صَلٰوةً زَاكِيَةً نَامِيَةً كَثِيْرَةً
دَآئِمَةً طَيِّبَةً لَا يُحِيْطُ بِهَا اِلَّا اَنْتَ وَلَا يَسَعُهَا
اِلَّا عِلْمُكَ وَلَا يُحْصِيْهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ
عَلٰى وَلِيِّكَ الْمُحْيِىْ سُنَّتَكَ الْقَائِمِ بِاَمْرِكَ الدَّاعِىْ
اِلَيْكَ الدَّلِيْلِ عَلَيْكَ حُجَّتِكَ عَلٰى خَلْقِكَ وَ
خَلِيْفَتِكَ فِىْ اَرْضِكَ وَشَاهِدِكَ عَلٰى عِبَادِكَ
اَللّٰهُمَّ اَعِزَّهٗ وَانْصُرْهُ وَمُدَّ فِىْ عُمُرِهٖ وَزَيِّنِ الْاَرْضَ
بِطُوْلِ بَقَائِهٖ اَللّٰهُمَّ اكْفِهٖ بَغْىَ الْحَاسِدِيْنَ
وَاِعِذْهُ مِنْ شَرِّ الْكَائِدِيْنَ وَاِنْجِرْعَنْهُ اِرَادَةَ
الظَّالِمِيْنَ وَخَلِّصْهُ مِنْ اَيْدِى الْجَبَّارِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اَعْطِهٖ فِىْ نَفْسِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَشِيْعَتِهٖ وَرَعِيَّتِهٖ
وَخَاصَّتِهٖ وَعَامَّتِهٖ وَعَدُوِّهٖ وَجَمِيْعِ اَهْلِ الدُّنْيَا
مَا تَقَرُّ بِهٖ عَيْنُهٗ وَتَسُرُّ بِهٖ نَفْسُهٗ وَبَلِّغْهُ اَفْضَلَ
مَا اَمَّلَهٗ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ
قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ جَدِّدْ بِهٖ مَا امْتُحِىَ مِنْ دِيْنِكَ وَ
اَحْىِ بِهٖ مَا بُدِّلَ مِنْ كِتَابِكَ وَاَظْهِرْ بِهٖ مَا غُيِّرَ

مِنْ حُكْمِكَ حَتّٰى يَعُوْدَ دِيْنُكَ بِهٖ وَعَلٰى يَدَيْهِ
غَضًّا جَدِيْدًا خَالِصًا مُخْلَصًا لَا شَكَّ فِيْهِ وَلَا شُبْهَةَ
مَعَهٗ وَلَا بَاطِلَ عِنْدَهٗ وَلَا بِدْعَ عَنْ لَدَيْهِ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ
بِنُوْرِهٖ كُلَّ ظُلْمَةٍ وَهُدَّ بِرُكْنِهٖ كُلَّ بِدْعَةٍ وَاهْدِمْ
بِعِزِّهٖ كُلَّ ضَلَالَةٍ وَاقْصِمْ بِهٖ كُلَّ جَبَّارٍ وَاَخْمِدْ
بِسَيْفِهٖ كُلَّ نَارٍ وَاَهْلِكْ بِعَدْلِهٖ جَوْرَ كُلِّ جَائِرٍ وَ
اَجْبِرْ حُكْمَهٗ عَلٰى كُلِّ حُكْمٍ وَاَذِلَّ بِسُلْطَانِهٖ كُلَّ
سُلْطَانٍ اَللّٰهُمَّ اَذِلَّ كُلَّ مَنْ نَاوَاهُ وَاَهْلِكْ كُلَّ
مَنْ عَادَاهُ وَامْكُرْ بِمَنْ كَادَهٗ وَاسْتَاْصِلْ
مَنْ جَحَدَ حَقَّهٗ وَاسْتَهَانَ بِاَمْرِهٖ وَسَعٰى فِيْ
اِطْفَاءِ نُوْرِهٖ وَاَرَادَ اِخْمَادَ ذِكْرِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى وَعَلِيٍّ الْمُرْتَضٰى وَفَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ
وَالْحَسَنِ الرِّضَا وَالْحُسَيْنِ الْمُصَفّٰى وَجَمِيْعِ
الْاَوْصِيَآءِ مَصَابِيْحِ الدُّجٰى وَاَعْلَامِ الْهُدٰى وَمَنَارِ
التُّقٰى وَالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى وَالْحَبْلِ الْمَتِيْنِ وَ
الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ وَصَلِّ عَلٰى وَلِيِّكَ وَوُكَلَآءِ
عَهْدِكَ وَالْاَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِهٖ رَبَّنَا فِيْ اَعْمَارِهِمْ

وَرِزْقِیْ اجَالِهِمْ وَبَلِّغْهُمْ اَقْصٰی اٰمَالِهِمْ
دِیْنًا وَدُنْیًا وَاٰخِرَةً اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

دُعائے سِمات

یہ دعا دعائے ثبور کے نام سے بھی معروف ہے۔ محدّثِ شہیر آقائی شیخ عباس قمی رحمۃ اللہ علیہ مفاتیح الجنان میں فرماتے ہیں کہ اس جلیل القدر دُعا کا آخر روز جمعہ میں پڑھنا مستحب ہے۔ یہ دُعا مشہور و معروف دعاؤں میں سے ہے۔ اکثر علمائے سلف اس کی مواظبت کرتے تھے۔ معتبر کتابوں میں محمد بن عثمان نائب خاص امام زمانہ سے یہ دعا منقول ہے۔ امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام سے بھی یہ دعا مروی ہے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِیْمِ
الْاَعْظَمِ الْاَعِزِّ الْاَجَلِّ الْاَكْرَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیْتَ
بِهٖ عَلٰی مَغَالِقِ اَبْوَابِ السَّمَآءِ لِلْفَتْحِ بِالرَّحْمَةِ
اِنْفَتَحَتْ وَاِذَا دُعِیْتَ بِهٖ عَلٰی مَضَآئِقِ اَبْوَابِ
الْاَرْضِ لِلْفَرَجِ انْفَرَجَتْ وَاِذَا دُعِیْتَ بِهٖ
عَلَی الْعُسْرِ لِلْیُسْرِ تَیَسَّرَتْ وَاِذَا دُعِیْتَ
بِهٖ عَلَی الْاَمْوَاتِ لِلنُّشُوْرِ انْتَشَرَتْ وَاِذَا
دُعِیْتَ بِهٖ عَلٰی كَشْفِ الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ انْكَشَفَتْ

وَبِجَلَالِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ اَكْرَمِ الْوُجُوْهِ وَ
اَعَزِّ الْوُجُوْهِ الَّذِيْ عَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَضَعَتْ
لَهُ الرِّقَابُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْاَصْوَاتُ وَ
وَجِلَتْ لَهُ الْقُلُوْبُ مِنْ مَخَافَتِكَ وَبِقُوَّتِكَ
الَّتِيْ بِهَا تُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى
الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِكَ وَتُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
اَنْ تَزُوْلَا وَبِمَشِيَّتِكَ الَّتِيْ دَانَ لَهَا الْعَالَمُوْنَ
وَبِكَلِمَتِكَ الَّتِيْ خَلَقْتَ بِهَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَبِحِكْمَتِكَ الَّتِيْ صَنَعْتَ بِهَا الْعَجَائِبَ
وَخَلَقْتَ بِهَا الظُّلْمَةَ وَجَعَلْتَهَا لَيْلًا وَجَعَلْتَ
اللَّيْلَ سَكَنًا وَخَلَقْتَ بِهَا النُّوْرَ وَجَعَلْتَهُ
نَهَارًا وَجَعَلْتَ النَّهَارَ نُشُوْرًا مُبْصِرًا وَخَلَقْتَ
بِهَا الشَّمْسَ وَجَعَلْتَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَخَلَقْتَ
بِهَا الْقَمَرَ وَجَعَلْتَ الْقَمَرَ نُوْرًا وَخَلَقْتَ بِهَا
الْكَوَاكِبَ وَجَعَلْتَهَا نُجُوْمًا وَبُرُوْجًا وَمَصَابِيْحَ
وَزِيْنَةً وَرُجُوْمًا وَجَعَلْتَ لَهَا مَشَارِقَ وَمَغَارِبَ
وَجَعَلْتَ لَهَا مَطَالِعَ وَمَجَارِيَ وَجَعَلْتَ لَهَا

فَلَكًا وَمَسَارِبَهُ وَقَدَّرْتَهَا فِي السَّمَآءِ مَنَازِلَ
فَاَحْسَنْتَ تَقْدِيرَهَا وَصَوَّرْتَهَا فَاَحْسَنْتَ
تَصْوِيرَهَا وَاَحْصَيْتَهَا بِاَسْمَآئِكَ اِحْصَآءً
وَدَبَّرْتَهَا بِحِكْمَتِكَ تَدْبِيرًا وَاَحْسَنْتَ
تَدْبِيرَهَا وَسَخَّرْتَهَا بِسُلْطَانِ اللَّيْلِ وَ
سُلْطَانِ النَّهَارِ وَالسَّاعَاتِ وَعَدَدِ السِّنِينَ
وَالْحِسَابِ وَجَعَلْتَ رُؤْيَتَهَا لِجَمِيعِ النَّاسِ
مَرْئِيَّةً وَاحِدًا وَاَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ بِمَجْدِكَ الَّذِي
كَلَّمْتَ بِهِ عَبْدَكَ وَرَسُولَكَ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْمُقَدَّسِينَ فَوْقَ اِحْسَاسِ
الْكَرُوبِيِّينَ فَوْقَ غَمَامِ النُّورِ فَوْقَ ثَابُوتِ
الشَّهَادَةِ فِي عُمُودِ النَّارِ وَفِي طُورِ سَيْنَآءَ وَ
فِي جَبَلِ حُورِيثَ فِي الْوَادِ الْمُقَدَّسِ فِي الْبُقْعَةِ
الْمُبَارَكَةِ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْاَيْمَنِ مِنَ
الشَّجَرَةِ وَفِي اَرْضِ مِصْرَ بِتِسْعِ اٰيَاتٍ
بَيِّنَاتٍ وَيَوْمَ فَرَقْتَ لِبَنِي اِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ
وَفِي الْمُسَبِّحَاتِ الَّتِي صَنَعْتَ بِهَا الْعَجَائِبَ

فِي بَحْرِ سُوفٍ وَعَقَدْتَ مَاءَ الْبَحْرِ فِي قَلْبِ الْعَمْ
كَالْحِجَارَةِ وَجَاوَزْتَ بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ وَتَمَّتْ
كَلِمَتُكَ الْحُسْنَى عَلَيْهِمْ بِمَا صَبَرُوا وَأَوْرَثْتَهُمْ
مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِي بَارَكْتَ
فِيهَا لِلْعَالَمِينَ وَأَغْرَقْتَ فِرْعَوْنَ وَ
جُنُودَهُ أَوْ مَرَاكِبَهُ فِي الْيَمِّ وَبِاسْمِكَ الْعَظِيمِ
الْأَعْظَمِ الْأَعَزِّ الْأَجَلِّ الْأَكْرَمِ وَبِمَجْدِكَ الَّذِي
تَجَلَّيْتَ بِهِ لِمُوسَى كَلِيمِكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي طُورِ
سَيْنَاءَ وَلِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَلِيلِكَ
مِنْ قَبْلُ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ وَلِإِسْحَقَ صَفِيِّكَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي بِئْرِ سَبْعٍ وَلِيَعْقُوبَ نَبِيِّكَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي بَيْتِ إِيلَ وَأَوْفَيْتَ لِإِبْرَاهِيمَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمِيثَاقِكَ وَلِإِسْحَقَ بِحِلْفِكَ وَ
لِيَعْقُوبَ بِشَهَادَتِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ بِوَعْدِكَ وَ
لِلدَّاعِينَ بِاسْمِكَ فَأَجَبْتَ وَبِمَجْدِكَ
الَّذِي ظَهَرَ لِمُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى
نُبَّةِ الزُّمَّانِ وَبِآيَاتِكَ الَّتِي وَقَعَتْ عَلَى أَرْمِنِ

مِصْرِ بِمَجْدِ الْعِزَّةِ وَالْغَلَبَةِ بِاٰيَاتٍ عَزِيْزَةٍ وَسُلْطٰنِ
الْقُوَّةِ وَبَهْجَةِ الْقُدْرَةِ وَبِشَأْنِ الْكَلِمَةِ الثَّاقِبَةِ وَ
بِكَلِمَاتِكَ الَّتِيْ تَفَضَّلْتَ بِهَا عَلٰى اَهْلِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَاَهْلِ الدُّنْيَا وَاَهْلِ الْاٰخِرَةِ وَبِرَحْمَتِكَ
الَّتِيْ مَنَنْتَ بِهَا عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِكَ وَبِاسْتِطَاعَتِكَ
الَّتِيْ اَقَمْتَ بِهَا عَلَى الْعَالَمِيْنَ وَبِنُوْرِكَ الَّذِيْ
قَدْ خَرَّ مِنْ فَزَعِهٖ طُوْرُ سَيْنَآءَ وَبِعِلْمِكَ
وَجَلَالِكَ وَكِبْرِيَآئِكَ وَعِزَّتِكَ وَجَبَرُوْتِكَ
الَّتِيْ لَمْ تَسْتَقِلَّهَا الْاَرْضُ وَانْخَفَضَتْ لَهَا
السَّمٰوٰتُ وَانْزَجَرَ لَهَا الْعُمْقُ الْاَكْبَرُ وَرَكَدَتْ
لَهَا الْبِحَارُ وَالْاَنْهَارُ وَخَضَعَتْ لَهَا الْجِبَالُ وَ
سَكَنَتْ لَهَا الْاَرْضُ بِمَنَاكِبِهَا وَاسْتَسْلَمَتْ
لَهَا الْخَلَآئِقُ كُلُّهَا وَحَفَقَتْ لَهَا الرِّيَاحُ فِيْ
جَرْيَانِهَا وَخَمَدَتْ لَهَا النِّيْرَانُ فِيْ اَوْطَانِهَا
وَبِسُلْطَانِكَ الَّذِيْ عَرَفَتْ لَكَ بِهِ الْغَلَبَةُ
دَهْرَ الدُّهُوْرِ وَحُمِدْتَ بِهٖ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ
وَبِكَلِمَتِكَ كَلِمَةِ الصِّدْقِ الَّتِيْ سَبَقَتْ لِاَبِيْنَا

اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذُرِّيَّتِهٖ بِالرَّحْمَةِ وَاَسْاَلُكَ
بِكَلِمَتِكَ الَّتِيْ غَلَبَتْ كُلَّ شَيْءٍ وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ
الَّذِيْ تَجَلَّيْتَ بِهٖ لِلْجَبَلِ فَجَعَلْتَهٗ دَكًّا وَخَرَّ
مُوْسٰى صَعِقًا وَبِمَجْدِكَ الَّذِيْ ظَهَرَ عَلٰى طُوْرِ
سَيْنَآءَ فَكَلَّمْتَ بِهٖ عَبْدَكَ وَرَسُوْلَكَ مُوْسَى بْنَ
عِمْرَانَ وَبِطَلْعَتِكَ فِيْ سَاعِيْرَ وَظُهُوْرِكَ فِيْ جَبَلِ
فَارَانَ بِرَبَوَاتِ الْمُقَدَّسِيْنَ وَجُنُوْدِ الْمَلَآئِكَةِ
الصَّافِّيْنَ وَخُشُوْعِ الْمَلَآئِكَةِ الْمُسَبِّحِيْنَ وَبِبَرَكَاتِكَ
الَّتِيْ بَارَكْتَ فِيْهَا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِكَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَبَارَكْتَ لِاِسْحٰقَ صَفِيِّكَ فِيْ اُمَّةِ عِيْسٰى عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَبَارَكْتَ لِيَعْقُوْبَ اِسْرَائِيْلِكَ فِيْ اُمَّةِ
مُوْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَبَارَكْتَ لِحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ فِيْ عِتْرَتِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاُمَّتِهٖ
اَللّٰهُمَّ وَكَمَا غِبْنَا عَنْ ذٰلِكَ وَلَمْ نَشْهَدْهُ وَاٰمَنَّا
بِهٖ وَلَمْ نَرَهٗ صِدْقًا وَعَدْلًا اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُبَارِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ

تَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَاَفْضَلِ مَا
صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ثُمَّ قَالَ لِمَا
تُرِيْدُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۵ اس کے بعد اپنی
حاجت طلب کرے۔ اور کہے۔

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذَا الدُّعَاءِ وَبِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ
الَّتِيْ لَا يَعْلَمُ تَفْسِيْرَهَا وَلَا يَعْلَمُ بَاطِنَهَا غَيْرُكَ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِيْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ
وَلَا تَفْعَلْ بِيْ مَا اَنَا اَهْلُهٗ وَاغْفِرْ لِيْ مِنْ ذُنُوْبِيْ
مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَمَا تَاَخَّرَ وَوَسِّعْ عَلَيَّ مِنْ
حَلَالِ رِزْقِكَ وَاكْفِنِيْ مَؤُوْنَةَ اِنْسَانِ سَوْءٍ
وَجَارِ سَوْءٍ وَقَرِيْنِ سَوْءٍ وَسُلْطَانِ سَوْءٍ
اِنَّكَ عَلٰى مَا تَشَآءُ قَدِيْرٌ وَبِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اٰمِيْنَ
رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۔ بعض نسخوں میں ہے کہ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کے بعد
اپنی حاجت طلب کرے۔ اور کہے۔

يَا اَللّٰهُ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ ھٰذَا الدُّعَاءِ تا آخر دعائے مذکور علامہ مجلسی فرماتے ہیں کہ دعائے سمات کے بعد یہ دعا پڑھی جائے:۔

اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ ھٰذَا الدُّعَاءِ وَبِحَقِّ ھٰذِہِ الْاَسْمَاءِ الَّتِیْ لَا یَعْلَمُ تَفْسِیْرَھَا وَلَا تَاْوِیْلَھَا وَلَا بَاطِنُھَا وَلَا ظَاھِرُھَا غَیْرُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَرْزُقَنِیْ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ پھر اپنی حاجت طلب کرے اور کہے

وَافْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ وَلَا تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنَا اَھْلُہٗ وَانْتَقِمْ لِیْ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ

فلاں بن فلاں کی جگہ اپنے دشمن اور اس کے باپ کا نام لے۔ اس کے بعد کہے:۔

وَاغْفِرْ لِیْ مِنْ ذُنُوْبِیْ مَا تَقَدَّمَ مِنْھَا وَمَا تَاَخَّرَ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَوَسِّعْ عَلَیَّ مِنْ حَلَالِ رِزْقِکَ وَاکْفِنِیْ مَؤُوْنَۃَ اِنْسَانِ سَوْءٍ وَجَارِ سَوْءٍ وَسُلْطَانِ سَوْءٍ وَقَرِیْنِ سَوْءٍ وَیَوْمِ سَوْءٍ وَسَاعَۃِ سَوْءٍ وَاسْقِطْ لِیْ مِمَّنْ یَکِیْدُنِیْ وَمِمَّنْ یَّبْغِیْ عَلَیَّ وَیُرِیْدُنِیْ وَبِاَھْلِیْ وَاَوْلَادِیْ وَاِخْوَانِیْ

جِيْرَانِيْ وَقَرَابَاتِيْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
لِمُهُمَّ اِنَّكَ مَا تَشَآءُ قَدِيْرٌ وَبِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ
مِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ بعض کتب میں دعائے سمات کے بعد یہ دعا وارد ہے۔
لَّلّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذَا الدُّعَآءِ تَفَضَّلْ عَلٰى فُقَرَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ
الْمُؤْمِنَاتِ بِالْغِنٰى وَالثَّرْوَةِ وَعَلٰى مَرْضَى الْمُؤْمِنِيْنَ
الْمُؤْمِنَاتِ بِالشِّفَآءِ وَالصِّحَّةِ وَعَلٰى اَحْيَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ بِاللُّطْفِ وَالْكَرَامَةِ وَعَلٰى اَمْوَاتِ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ وَعَلٰى
مُسَافِرِى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالرَّدِّ
اِلٰى اَوْطَانِهِمْ سَالِمِيْنَ غَانِمِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا
اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعِتْرَتِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَسَلَّمَ
تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا۔

اس کے بعد کہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِحُرْمَةِ هٰذَا الدُّعَآءِ وَبِمَا
كَانَ مِنْهُ مِنَ الْاَسْمَآءِ وَبِمَا يَشْتَمِلُ عَلَيْهِ مِنَ
التَّفْسِيْرِ وَالتَّدْبِيْرِ الَّذِىْ لَا يُحِيْطُ بِهٖ اِلَّا

انتَ اَنْ تَفْعَلَ بِیْ کَذَا وَکَذَا ۔ اس کے بعد جو حاجت رکھتا ہو اللہ تعالیٰ سے بہ صمیم قلب طلب کرے ۔

دُعا وقت شام بروز جمعہ

دعائے ساعت دوازدہم بعد زرد ہونے آفتاب کے ہے غروب آفتاب تک ۔ اور یہ ساعت منسوب ہے حضرت امام صاحب الزمانؑ کی طرف اور اس ساعت یہ دُعا پڑھے خصوصاً روزِ جمعہ ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ يَا خَالِقَ السَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ وَالْمِهَادِ الْمَوْضُوْعِ وَالرَّازِقَ الْعَاصِيَ وَالْمُطِيْعَ الَّذِيْ لَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيْعٌ اَسْئَلُكَ بِاَسْمَآئِكَ الَّتِيْ اِذَا سُمِّيْتَ عَلٰى طَوَارِقِ الْعُسْرِ عَادَتْ يُسْرًا وَاِذَا وُضِعَتْ عَلَى الْجِبَالِ كَانَتْ هَبَآءً مَنْثُوْرًا وَاِذَا اُرْفِعَتْ اِلَى السَّمَآءِ تَفَتَّحَتْ لَهَا الْمَغَالِقُ وَاِذَا هَبَطَتْ اِلٰى ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ اتَّسَعَتْ لَهَا الْمَضَايِقُ وَاِذَا دُعِيَتْ بِهَا الْمَوْتٰى اِنْتَشَرَتْ مِنَ اللُّحُوْدِ وَاِذَا نُوْدِيَتْ بِهَا الْمَعْدُوْمَاتُ خَرَجَتْ اِلَى الْوُجُوْدِ وَاِذَا

ذُكِرَتْ عَلَى الْقُلُوبِ وَجِلَتْ خُشُوعًا وَإِذَا
فُرِعَتِ الْاَسْمَاعُ فَاضَتِ الْعُيُونُ دُمُوعًا
اَسْئَلُكَ بِمُحَمَّدٍ رَسُولِكَ الْمُؤَيَّدِ بِالْمُعْجِزَاتِ
الْمَبْعُوثِ بِمُحْكَمِ الْاٰيَاتِ وَبِاَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ
ابْنِ اَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّذِي اخْتَرْتَهُ
لِمُوَاخَاتِهِ وَوَصِيَّتِهِ وَاصْطَفَيْتَهُ لِمُصَافَاتِهِ وَمُصَاهَرَتِهِ
وَبِصَاحِبِ الزَّمَانِ الْمَهْدِيِّ الَّذِي تَجْمَعُ عَلَى
طَاعَتِهِ الْاٰرَاءُ الْمُتَفَرِّقَةُ وَتُؤَلِّفُ بِهِ بَيْنَ الْاَهْوَاءِ
الْمُخْتَلِفَةِ وَتَسْتَخْلِصُهُ بِهِ حُقُوقَ اَوْلِيَائِكَ وَ
تَنْتَقِمُ بِهِ مِنْ شِرَارِ اَعْدَائِكَ وَتَمْلَاُ بِهِ الْاَرْضَ
عَدْلًا وَاِحْسَانًا وَتُوَسِّعُ عَلَى الْعِبَادِ بِظُهُورِهِ
فَضْلًا وَّاِمْتِنَانًا وَتُعِيدُ الْحَقَّ اِلَى مَكَانِهِ عَزِيزًا حَمِيدًا
وَتُرْجِعُ الدِّينَ عَلَى بَدْيِهِ غَضًّا جَدِيدًا اَنْ
تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ فَقَدِ اسْتَشْفَعْتُ بِهِمْ
اِلَيْكَ وَقَدَّمْتُهُمْ اَمَامِي وَبَيْنَ يَدَيْ حَوَائِجِي
وَاَنْ تُوزِعَنِي شُكْرَ نِعْمَتِكَ فِي التَّوْفِيقِ لِمَعْرِفَتِهِ
وَالْهِدَايَةِ اِلَى طَاعَتِهِ وَتُزِيدَنِي قُوَّةً فِي

اَللّٰھُمَّ بِعِصْمَتِہٖ وَالْاِقْتِدَآءِ بِسُنَّتِہٖ وَالْکَوْنِ
فِیْ زُمْرَتِہٖ اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ بِرَحْمَتِکَ یَا
اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ؕ

اعمالِ ماہ رجب

زاد المعاد (علامہ مجلسیؒ) میں ہے کہ فرمایا حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ رجب خدا کا مہینہ ہے، شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری اُمت کا مہینہ ہے۔ جو شخص ماہ رجب میں ایک روزہ بھی رکھے تو وہ خدا کی خوشنودی کا مستوجب ہوگا اور غضب الٰہی کو اپنے سے دُور کرے گا اور جہنم کے دروں میں سے ایک در اپنے اوپر بند کرے گا۔ نیز امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے بسند معتبر مروی ہے کہ جو شخص ماہ رجب میں ایک روز روزہ رکھے آتش جہنم اس سے ایک سال کی مسافت پر دُور ہو جاتی ہے اور جو شخص تین روز روزہ رکھے اس پر بہشت واجب ہو جاتی ہے

نیز حضرتؑ نے فرمایا کہ رجب جنت میں ایک نہر کا نام ہے جس کا پانی دُودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیریں ہے جو شخص ماہ رجب میں ایک روز روزہ رکھے اس نہر سے سیراب ہونے کا حق رکھتا ہے۔ ابن بابویہؒ نے بسند معتبر سالم سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ماہ رجب کی آخری تاریخوں میں جب کہ مہینہ ختم ہونے میں چند روز باقی تھے صادق آلِ محمدؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب حضرت کی نگاہ میرے اُوپر پڑی۔ آپ نے پوچھا کہ آیا تو نے اس ماہ میں روزہ رکھا ہے؟ میں نے کہا نہیں اے فرزند رسولِ خداؐ۔ حضرت نے فرمایا کہ تجھ سے اس قدر ثواب فوت ہو گیا جس کا اندازہ سوائے

خدا کے کوئی نہیں کر سکتا۔

معلوم ہونا چاہیئے کہ اس ماہِ مبارک کے بہت سے اعمال کتب اعمال میں لکھے ہیں۔ ہم یہاں پر صرف اُن اعمال کا ذکر کرتے ہیں جن کا تعلق امام زمانہ علیہ السلام سے ہے :-

دعائے ہر روز ماہ رجب

یہ دعا ناحیہ مقدسہ سے ماہِ رجب میں ہر روز پڑھنے کے لئے وارد ہوئی ہے :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِالْمَوْلُوْدَیْنِ فِیْ رَجَبٍ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِیٍّ الثَّانِیْ وَابْنِهٖ عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُنْتَجَبِ وَاَتَقَرَّبُ بِهِمَا اِلَیْكَ خَیْرَ الْقُرَبِ یَا مَنْ اِلَیْهِ الْمَعْرُوْفُ طُلِبَ وَفِیْمَا لَدَیْهِ رُغِبَ اَسْئَلُكَ سُؤَالَ مُذْنِبٍ قَدْ اَوْبَقَتْهُ ذُنُوْبُهٗ وَاَوْثَقَتْهُ عُیُوْبُهٗ فَطَالَ عَلَی الْخَطَایَا دُؤُوْبُهٗ وَمِنَ الرَّزَایَا خُطُوْبُهٗ نَسْئَلُكَ التَّوْبَةَ وَحُسْنَ الْاَوْبَةِ وَالنُّزُوْعَ عَنِ الْحَوْبَةِ وَمِنَ الْمَاْثَمِ فَكَاكَ رَقَبَتِهٖ وَالْعَفْوَ عَمَّا فِیْ رِبْقَتِهٖ فَاَنْتَ مَوْلَایَ اَعْظَمُ اَمَلِهٖ وَثِقَتِهٖ اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ بِمَسَائِلِكَ الشَّرِیْفَةِ وَوَسَائِلِكَ الْمُنِیْفَةِ اَنْ تَقْمَدَنِیْ فِیْ هٰذَا الشَّهْرِ بِرَحْمَةٍ مِّنْكَ

وَاسِعَةٍ وَنِعْمَةٍ وَازِعَةٍ وَنَفْسٍ بِمَا رَزَقْتَهَا قَانِعَةٍ اِلٰى نُزُوْلِ الْحَافِرَةِ وَمَحَلِّ الْاٰخِرَةِ رَاضِيَةٍ اِلَيْهِ صَابِرَةٍ ۝

دُعائے دیگر ماہ رجب

یہ دعا بھی ناحیہ مقدسہ سے برآمد ہوئی ہے۔ ماہ رجب میں ہر روز پڑھنا چاہیئے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمَعَانِيْ جَمِيْعِ مَا يَدْعُوْكَ بِهٖ وُلَاةُ اَمْرِكَ الْمَامُوْنُوْنَ عَلٰى سِرِّكَ الْمُسْتَبْشِرُوْنَ بِاَمْرِكَ الْوَاصِفُوْنَ لِقُدْرَتِكَ الْمُعْلِنُوْنَ لِعَظَمَتِكَ اَسْئَلُكَ بِمَا نَطَقَ فِيْهِمْ مِنْ مَشِيَّتِكَ فَجَعَلْتَهُمْ مَعَادِنَ لِكَلِمَتِكَ وَاَرْكَانًا لِتَوْحِيْدِكَ وَاٰيَاتِكَ وَمَقَامَاتِكَ الَّتِيْ لَا تَعْطِيْلَ لَهَا فِيْ كُلِّ مَكَانٍ يَعْرِفُكَ بِهَا مَنْ عَرَفَكَ لَا فَرْقَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا اِلَّا اَنَّهُمْ عِبَادُكَ وَخَلْقُكَ فَتْقُهَا وَرَتْقُهَا بِيَدِكَ بَدْؤُهَا مِنْكَ وَعَوْدُهَا اِلَيْكَ

عُضَادُ وَاشْتِهَادُ وَمُنَاةٌ وَاَذْوَادُ وَحَفَظَةٌ
رُوَّادُ فَبِهِمْ مَلَأْتَ سَمَآئَكَ وَاَرْضَكَ حَتّٰى
ظَهَرَ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَبِذٰلِكَ اَسْئَلُكَ وَ
بِمَوَاقِعِ الْعِزِّ مِنْ رَّحْمَتِكَ وَبِمَقَامَاتِكَ وَ
مَلَكُوْتِكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَنْ تَزِيْدَنِيْ
يَمَانًا وَتَثْبِيْتًا يَا بَاطِنًا فِيْ ظُهُوْرِهٖ وَظَاهِرًا
فِيْ بُطُوْنِهٖ وَمَكْنُوْنًا يَا مُقَرِّرًا بَيْنَ النُّوْرِ
وَالدَّيْجُوْرِ يَا مَوْصُوْفًا بِغَيْرِ كُنْهٍ وَمَعْرُوْفًا بِغَيْرِ
شِبْهٍ وَحَاكَّ كُلِّ مَحْدُوْدٍ وَشَاهِدَ كُلِّ مَشْهُوْدٍ
وَمُوْجِدَ كُلِّ مَوْجُوْدٍ وَمُحْصِيَ كُلِّ مَعْدُوْدٍ وَفَاقِدَ
كُلِّ مَفْقُوْدٍ لَيْسَ دُوْنَكَ مِنْ مَعْبُوْدٍ اَهْلُ
الْكِبْرِيَآءِ وَالْجُوْدِ يَا مَنْ لَا يُكَيَّفُ بِكَيْفٍ وَلَا يُؤَيَّنُ
بِاَيْنٍ يَا مُحْتَجِبًا عَنْ كُلِّ عَيْنٍ يَا دَيُّوْمُ يَا قَيُّوْمُ
وَعَالِمَ كُلِّ مَعْلُوْمٍ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَعَلٰى عِبَادِكَ
الْمُنْتَجَبِيْنَ وَبَشَرِكَ الْمُحْتَجَبِيْنَ وَمَلَآئِكَتِكَ
الْمُقَرَّبِيْنَ وَاَلْهِمِ الصَّافِّيْنَ الْحَافِّيْنَ وَبَارِكْ لَنَا
فِيْ شَهْرِنَا هٰذَا الْمُرَجَّبِ الْمُكَرَّمِ وَمَا بَعْدَهٗ

Marfat.com

مِنَ الْاَشْهُرِ الْحُرُمِ وَاَسْبِغْ عَلَيْنَا فِيْهِ النِّعَمَ
وَاَجْزِلْ لَنَا فِيْهِ الْقِسَمَ وَاَبْرِرْ لَنَا فِيْهِ الْقَسَمَ
بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ الْاَعْظَمِ الْاَجَلِّ الْاَكْرَمِ الَّذِیْ
وَضَعْتَهٗ عَلَى النَّهَارِ فَاَضَآءَ وَعَلَى اللَّيْلِ فَاَظْلَمَ
وَاغْفِرْ لَنَا مَا تَعْلَمُ مِنَّا وَمَا لَا نَعْلَمُ وَاعْصِمْنَا
مِنَ الذُّنُوْبِ خَيْرَ الْعِصَمِ وَاكْفِنَا كَوَافِیَ قَدَرِكَ
وَامْنُنْ عَلَيْنَا بِحُسْنِ نَظَرِكَ وَلَا تَكِلْنَا اِلٰى
غَيْرِكَ وَلَا تَمْنَعْنَا مِنْ خَيْرِكَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْمَا
كَتَبْتَهٗ لَنَا مِنْ اَعْمَارِنَا وَاَصْلِحْ لَنَا خَبِيْئَةَ
اَسْرَارِنَا وَاَعْطِنَا مِنْكَ الْاَمَانَ وَاسْتَعْمِلْنَا بِحُسْنِ
الْاِيْمَانِ وَبَلِّغْنَا شَهْرَ الصِّيَامِ وَمَا بَعْدَهٗ
مِنَ الْاَيَّامِ وَالْاَعْوَامِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

نماز حضرت حجّت ۲۷ رجب

۲۷ رجب روزِ بعثت حضرت سرورِ کائنات ہے۔ اور اعیادِ عظیمہ میں سے ہے۔ اس تاریخ کا روزہ ستر روزوں کے برابر ہے۔ آج کی تاریخ غسل مستحب ہے۔

ذخیرۂ نجات میں بسند معتبر حضرت صاحب الامر سے منقول ہے کہ اس روز بارہ رکعت نماز دو دو رکعت کر کے بجا لائے اور ہر

ہر رکعت میں بعد سورۂ حمد کے جو سورہ چاہے پڑھے اور بعد ہر سلام کے اس دعا کو پڑھے :-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا یَا عُدَّتِیْ فِیْ شِدَّتِیْ یَا صَاحِبِیْ فِیْ غُرْبَتِیْ یَا وَلِیِّیْ فِیْ نِعْمَتِیْ یَا غِیَاثِیْ فِیْ رَغْبَتِیْ یَا نَجَاحِیْ فِیْ حَاجَتِیْ یَا حَافِظِیْ فِیْ غَیْبَتِیْ یَا كَافِیْ فِیْ وَحْدَتِیْ یَا اُنْسِیْ فِیْ وَحْشَتِیْ اَنْتَ السَّاتِرُ عَوْرَتِیْ فَلَكَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ الْمُقِیْلُ عَثْرَتِیْ فَلَكَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ الْمُنَفِّسُ كُرْبَتِیْ وَاصْفَحْ عَنْ جُرْمِیْ وَتَجَاوَزْ عَنْ سَیِّئَاتِیْ فِیْ اَصْحَابِ الْجَنَّةِ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ۝ اور جس وقت نماز سے فارغ ہو سورۂ حمد و قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ و قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ و قُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ و اِنَّا اَنْزَلْنَا و آیۃ الکرسی ہر ایک کو سات سات مرتبہ پڑھے پس کہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا

بِاللّٰہِ ۔ اس کے بعد سات مرتبہ کہے اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِكُ بِہٖ شَیْئًا ۔ بعد اس کے دعا مانگے ۔

اعمالِ ماہ شعبان

نقل از زاد المعاد علامہ مجلسیؒ جاننا چاہیئے کہ ماہ شعبان کی فضیلت ماہ رجب سے بھی زیادہ ہے ۔ صادق آلِ محمدؑ سے منقول ہے کہ جب حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شعبان کا چاند دیکھتے تھے منادی سے فرماتے تھے کہ اہل مدینہ کو میرا یہ پیغام پہنچا دے کہ میں تمہاری طرف خدا کا رسول ہوں ۔ شعبان میرا مہینہ ہے لہذا میرے مہینہ میں عمل خیر کر کے میری مدد کرو ۔ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ جس روز سے میں نے اس منادی کو سنا روزہ ماہ شعبان کو کبھی ترک نہ کیا اور جب تک زندہ رہوں گا ترک نہ کرونگا ۔ حضرت رسالت مآبؐ سال میں کبھی مسلسل روزے نہ رکھتے تھے ۔ بجز ماہ شعبان کے کہ اس کو ماہ رمضان سے وصل فرما دیتے تھے ۔ نیز آنحضرتؐ سے روایت ہے کہ ماہ شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان خدا کا مہینہ ہے لہذا جو شخص میرے مہینہ میں ایک روزہ بھی رکھے میں بروز قیامت اس کا شفیع بنونگا ۔ یہ بھی مروی ہے کہ جو شخص ماہ شعبان میں ۷۰ مرتبہ استغفار کرے بروز قیامت زمرۂ محمد و آل محمد میں محشور ہوگا ۔ اور جو شخص ماہ شعبان کے آخری تین روزے رکھ کر ماہ رمضان سے ملا دے اس کو دو ماہ مسلسل روزوں کا ثواب ملے گا ۔

چاہیے کہ شعبان کے اعمال بھی بہت اہتمام سے ادا کرے اور
ماہ رمضان کے اعمال کے لئے تیار کرے جو حضرت بخت سے سوا بہت توجہ

اعمال شب نیمہ شعبان (پندرہویں شب)

چونکہ یہ شب ہم سے عین اللہ تعالیٰ فرمایا کی شب ولادت با سعادت
ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو بہت فوقیت دی ہے اور رات کی قدر و منزلت
شب قدر کے قریب قرار دی ہے بنا بریں ہم اس رات کے تمام اعمال درج
کرتے ہیں۔ اس رات کے کئی ایک عمل ہیں۔

پہلے غسل کرنا اس رات میں غسل کرنا گناہوں کی تخفیف کا موجب ہوتا ہے
دوسرے اس رات میں تمام رات دعا اور استغفار کے ساتھ بیدار رہنا
جیسا کہ امام زین العابدین علیہ السلام اس رات بیدار رہتے تھے۔ روایت میں
ہے کہ جو شخص اس رات بیدار رہے تو اس کا دل اس دن نہیں مرے گا
جبکہ دل مردہ ہو جائیں گے۔ تیسرے امام حسینؑ کی زیارت کرنا جو اس رات
کے سب اعمال سے افضل ہے اور گناہوں کے بخشے جانے کا باعث
ہے۔ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کے ساتھ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں
کی ارواح طیبہ مصافحہ کریں تو اسے حضرت امام حسینؑ کی زیارت اس
رات میں کرنی چاہیے۔ کم از کم آپ کی زیارت یہ بھی ہے کہ کوٹھے پر
چڑھ کر دائیں بائیں نگاہ کر کے اپنے سر کو آسمان کی طرف بلند کر کے

آپ کی زیارت ان الفاظ میں پڑھے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

ہر ایک شخص جہاں بھی ہو اور جب بھی چاہے آپ کی یہ زیارت پڑھ لے تو امید ہے کہ اس کے لیے حج اور عمرہ کا ثواب لکھا جائے گا۔

"چوتھے" اس دعا کو پڑھنا کہ جسے شیخ اور سید نے نقل فرمایا ہے اور جو امام زمان صلوات اللہ علیہ کی زیارت کے قائم مقام ہے اور وہ دعا یہ ہے:۔

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ لَيْلَتِنَا وَمَوْلُوْدِهَا وَحُجَّتِكَ وَمَوْعُوْدِهَا الَّتِيْ قَرَنْتَ اِلٰى فَضْلِهَا فَضْلًا فَتَمَّتْ كَلِمَتُكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِكَ وَلَا مُعَقِّبَ لِاٰيَاتِكَ نُوْرُكَ الْمُتَأَلِّقُ وَضِيَاؤُكَ الْمُشْرِقُ وَالْعَلَمُ النُّوْرُ فِيْ طُخْيَاءِ الدَّيْجُوْرِ الْغَائِبُ الْمَسْتُوْرُ جَلَّ مَوْلِدُهٗ وَكَرُمَ مَحْتِدُهٗ وَالْمَلٰٓئِكَةُ شُهَّدُهٗ وَاللّٰهُ نَاصِرُهٗ وَمُؤَيِّدُهٗ اِذَا اٰنَ مِيْعَادُهٗ وَالْمَلٰٓئِكَةُ اَمْدَادُهٗ سَيْفُ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَنْبُوْ وَنُوْرُهُ الَّذِيْ لَا يَخْبُوْ وَذُو الْحِلْمِ الَّذِيْ لَا يَصْبُوْ مَدَارُ الدَّهْرِ وَنَوَامِيْسُ الْعَصْرِ وَوُلَاةُ الْاَمْرِ وَالْمُنْزَلُ عَلَيْهِمْ مَا يَتَنَزَّلُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاَصْحَابُ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ

تَرَاجِمَتُهُ وَحْيِهِ وَوُلَاةُ اَمْرِهٖ وَنَهْيِهٖ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ
عَلٰى خَاتِمِهِمْ وَقَائِمِهِمْ لِلْمَسْتُوْرِ عَنْ عَوَالِمِهِ وَحُجَّاتِهِ اَللّٰهُمَّ
وَاَدْرِكْ بِنَا اَيَّامَهٗ وَظُهُوْرَهٗ وَقِيَامَهٗ وَاجْعَلْنَا
مِنْ اَنْصَارِهٖ وَاَقْرِنْ ثَارَنَا بِثَارِهٖ وَاكْتُبْنَا فِى اَعْوَانِهٖ
وَخُلَصَائِهٖ وَاَحْيِنَا فِى دَوْلَتِهٖ نَاعِمِيْنَ وَبِصُحْبَتِهٖ
غَانِمِيْنَ وَبِحَقِّهٖ قَائِمِيْنَ وَمِنَ السُّوْءِ سَالِمِيْنَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
وَصَلَوَاتُهٗ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ
وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ الصَّادِقِيْنَ وَعِتْرَتِهِ النَّاطِقِيْنَ
وَالْعَنْ عَلٰى جَمِيْعِ الظَّالِمِيْنَ وَاحْكُمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ
يَا اَحْكَمَ الْحَاكِمِيْنَ ۝

"پانچویں" اسمٰعیل بن فضل ہاشمی سے شیخ نے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے امام جعفر صادقؑ نے یہ دعا پندرہویں شعبان کی رات میں پڑھنے کیلئے تعلیم فرمائی:-

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ الْخَالِقُ
الرَّازِقُ الْمُحْيِي الْمُمِيْتُ الْبَدِئُ الْبَدِيْعُ لَكَ
الْجَلَالُ وَلَكَ الْفَضْلُ وَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الْمَنُّ وَلَكَ

الْجُوْدُ وَلَكَ الْكَرَمُ وَلَكَ الْاَمْرُ وَلَكَ الْمَجْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ
وَحْدَكَ لَاشَهِيْدَ لَكَ يَا وَاحِدُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا
مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاكْفِنِيْ
مَا اَهَمَّنِيْ وَاقْضِ دَيْنِيْ وَوَسِّعْ عَلَيَّ فِيْ رِزْقِيْ
فَاِنَّكَ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ كُلَّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ تَفْرُقُ وَمَنْ
تَشَآءُ مِنْ خَلْقِكَ تَرْزُقُ فَارْزُقْنِيْ وَاَنْتَ
خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ فَاِنَّكَ قُلْتَ وَاَنْتَ خَيْرُ الْقَآئِلِيْنَ
النَّاطِقِيْنَ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَمِنْ فَضْلِكَ
اَسْئَلُ وَاِيَّاكَ قَصَدْتُ وَاِبْنَ نَبِيِّكَ اعْتَمَدْتُ وَلَكَ
رَجَوْتُ فَارْحَمْنِيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝

"چھٹے" اس دعا کو پڑھے کہ جسے رسولِ خدا پندرہویں شعبان کی رات کو پڑھتے تھے اور وہ دعا یہ ہے:-

اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُوْلُ
بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعْصِيَتِكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا
تُبَلِّغُنَا بِهٖ رِضْوَانَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا يُهَوِّنُ
عَلَيْنَا بِهٖ مَصِيْبَاتِ الدُّنْيَا اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا

وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ
مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ
عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مَصِيْبَتَنَا فِىْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ
الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ
لَا يَرْحَمُنَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝

یہ دعا جامع کامل ہے کہ جس کا پڑھنا دوسرے وقتوں میں بھی غنیمت ہے۔

اور عوالی اللئالی سے منقول ہے کہ اسے جناب رسولِ خدا ہمیشہ پڑھتے تھے۔

"ساتویں" ہر دن کی صلوات کو کہ جسے زوال کے وقت پڑھتا تھا پڑھے۔

"آٹھویں" دعائے کمیل کو پڑھے کہ یہ اسی رات وارد ہوئی ہے اور دعائے کمیل آگے آئے گی۔

"نویں" ان تسبیحات کو سو دفعہ پڑھے تاکہ خداوند عالم گذرے ہوئے گناہ بخش دے اور دنیا اور آخرت کی حاجتوں کو پورا کرے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

"دسویں" شیخ نے ابو یحییٰ سے مصباح میں پندرہویں شعبان کی رات کے لیے ایک خبر نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے مولا امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں عرض کی کہ آج رات سب سے بہتر دعا کونسی ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ جب عشا کی نماز سے فارغ ہو جائے تو اس وقت دو رکعت نماز پڑھے کہ جس کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ

قُلْ یٰاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں سورۂ الحمد کے بعد سورۂ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے۔ اور جب سلام دے چکے تو سُبْحَانَ اللّٰہِ تینتیس ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تینتیس ۳۳ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ چونتیس مرتبہ پڑھے۔ اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے:۔

یَا مَنْ اِلَیْہِ ھَلْجَا الْعِبَادِ فِی الْمُھِمَّاتِ وَاِلَیْہِ یَفْزَعُ الْخَلْقُ فِی الْمُلِمَّاتِ یَا عَالِمَ الْجَھْرِ وَالْخَفِیَّاتِ یَا مَنْ لَا تَخْفٰی عَلَیْہِ خَوَاطِرُ الْاَوْھَامِ وَتَصَرُّفُ الْخَطَرَاتِ یَا رَبَّ الْخَلَائِقِ وَالْبَرِیَّاتِ یَا مَنْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ الْاَرَضِیْنَ وَالسَّمٰوٰتِ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَمُتُّ اِلَیْکَ بِلَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ فَیَا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اجْعَلْنِیْ فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ مِمَّنْ نَظَرْتَ اِلَیْہِ فَرَحِمْتَہٗ وَسَمِعْتَ دُعَآئَہٗ فَاَجَبْتَہٗ وَعَلِمْتَ اسْتِقَالَتَہٗ فَاَقَلْتَہٗ وَتَجَاوَزْتَ عَنْ سَالِفِ خَطِیْئَتِہٖ وَعَظِیْمِ جَرِیْرَتِہٖ فَقَدِ اسْتَجَرْتُ بِکَ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَلَجَأْتُ اِلَیْکَ فِیْ سَتْرِ عُیُوْبِیْ اَللّٰھُمَّ فَجُدْ عَلَیَّ بِکَرَمِکَ وَفَضْلِکَ وَاحْطُطْ خَطَایَایَ بِحِلْمِکَ وَعَفْوِکَ وَتَغَمَّدْنِیْ فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ بِسَوَابِغِ کَرَامَتِکَ وَاجْعَلْنِیْ فِیْھَا

Marfat.com

مِنْ اَوْلِيَآئِكَ الَّذِيْنَ اجْتَبَيْتَهُمْ بِطَاعَتِكَ
وَاخْتَرْتَهُمْ لِعِبَادَتِكَ وَجَعَلْتَهُمْ خَالِصَتَكَ وَصِفْوَتَكَ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِمَّنْ سَعَدَ جَدُّهٗ وَتَوَفَّرَ بِنَ
الْخَيْرَاتِ حَظُّهٗ وَاجْعَلْنِيْ مِمَّنْ سَلِمَ فَنَعِمَ وَفَازَ
فَغَنِمَ وَاكْفِنِيْ شَرَّ مَا اَسْلَفْتُ وَاعْصِمْنِيْ مِنَ
الْاِزْدِيَادِ فِيْ مَعْصِيَتِكَ وَحَبِّبْ اِلَيَّ طَاعَتَكَ وَ
مَا يُقَرِّبُنِيْ مِنْكَ وَيُزْلِفُنِيْ عِنْدَكَ سَيِّدِيْ
اِلَيْكَ يَلْجَأُ الْهَارِبُ وَمِنْكَ يَلْتَمِسُ الطَّالِبُ وَعَلٰى
كَرَمِكَ يُعَوِّلُ الْمُسْتَقِيْلُ التَّائِبُ اَدَّبْتَ عِبَادَكَ
بِالتَّكَرُّمِ وَاَنْتَ اَكْرَمُ الْاَكْرَمِيْنَ وَاَمَرْتَ بِالْعَفْوِ
عِبَادَكَ وَاَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ فَلَا تَحْرِمْنِيْ
مَا رَجَوْتُ مِنْ كَرَمِكَ وَلَا تُؤْيِسْنِيْ مِنْ سَابِغِ
نِعَمِكَ وَلَا تُخَيِّبْنِيْ مِنْ جَزِيْلِ قِسَمِكَ فِيْ هٰذِهِ
اللَّيْلَةِ لِاَهْلِ طَاعَتِكَ وَاجْعَلْنِيْ فِيْ جُنَّةٍ مِنْ
شَرَائِرِ بَرِيَّتِكَ رَبِّ اِنْ لَمْ اَكُنْ مِّنْ اَهْلِ
ذٰلِكَ فَاَنْتَ اَهْلُ الْكَرَمِ وَالْعَفْوِ وَالْمَغْفِرَةِ اَوْ جُدْ
عَلَيَّ بِمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ لَا بِمَا اَسْتَحِقُّهٗ فَقَدْ حَسُنَ

ظَنِّیْ بِاَنَّکَ وَتُحَقِّقَ رَجَائِیْ بِکَ وَعَلِقَتْ نَفْسِیْ
بِکَرَمِکَ فَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ وَاَکْرَمُ
الْاَکْرَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اخْصُصْنِیْ مِنْ کَرَمِکَ
بِجَزِیْلِ قِسْمِکَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ عَقُوْبَتِکَ
وَاغْفِرْ لِیَ الذَّنْبَ الَّذِیْ یَحْبِسُ عَلَیَّ الْخُلُوْ
وَیُضَیِّقُ عَلَیَّ الرِّزْقَ حَتّٰی اَقُوْمَ بِصَالِحِ رِضَاکَ
وَاَنْعِمْ بِجَزِیْلِ عَطَائِکَ وَاَسْعِدْ بِسَابِغِ
نَعْمَائِکَ فَقَدْ لُذْتُ بِحَرَمِکَ وَتَعَرَّضْتُ لِکَرَمِکَ
وَاسْتَعَذْتُ بِعَفْوِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَحِلْمِکَ
مِنْ غَضَبِکَ فَجُدْ بِمَا سَئَلْتُکَ وَاَنِلْ مَا الْتَمَسْتُ
مِنْکَ اَسْئَلُکَ بِکَ لَا بِشَیْءٍ ھُوَ اَعْظَمُ مِنْکَ۔

پھر سجدے میں جا کر یا رَبِّ ۱ بیس ۲۰ مرتبہ یا اَللّٰہُ سات
مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ سات مرتبہ مَا شَآءَ
اللّٰہُ دس مرتبہ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ دس مرتبہ کہے اس کے بعد سلام
پڑھے۔ اور خداوند عالم سے اپنی حاجت طلب کرے۔ قسم ہے خدا
کی کہ اگر اس عمل کے سبب سے بارش کے قطروں کے برابر بھی حاجت
طلب کرے تو خداوند عالم کی ذات اپنے فضل کثیر و کرم عمیم سے
تیری حاجت کو پورا کر دے گی۔

"گیارہویں" شیخ طوسیؒ و کفعمیؒ نے فرمایا ہے کہ اس دعا کو آج رات پڑھے :-

الٰهِیْ تَعَرَّضَ لَکَ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلِ الْمُتَعَرِّضُوْنَ وَقَصَدَکَ الْقَاصِدُوْنَ وَاَمَّلَ فَضْلَکَ وَمَعْرُوْفَکَ الطَّالِبُوْنَ وَلَکَ فِیْ هٰذَا اللَّیْلِ نَفَحَاتٌ وَجَوَائِزُ وَعَطَایَا وَمَوَاهِبُ تَمُنُّ بِهَا عَلٰی مَنْ تَشَآءُ مِنْ عِبَادِکَ وَتَمْنَعُهَا مَنْ لَمْ تَسْبِقْ لَهُ الْعِنَایَةُ مِنْکَ وَهَا اَنَا ذَا عَبْدُکَ الْفَقِیْرُ اِلَیْکَ الْمُؤَمِّلُ فَضْلَکَ وَمَعْرُوْفَکَ فَاِنْ کُنْتَ یَا مَوْلَایَ تَفَضَّلْتَ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ خَلْقِکَ وَعُدْتَ عَلَیْهِ بِعَائِدَةٍ مِنْ عَطْفِکَ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ الْخَیِّرِیْنَ الْفَاضِلِیْنَ وَجُدْ عَلَیَّ بِطَوْلِکَ وَمَعْرُوْفِکَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَاٰلِهِ الطَّاهِرِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا اِنَّ اللّٰهَ حَمِیْدٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْکَ کَمَا اَمَرْتَ فَاسْتَجِبْ لِیْ کَمَا وَعَدْتَ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ :- اور یہ وہ دعا ہے جو نماز شفع کے بعد بھی پڑھی جاتی ہے۔

"بارہویں" تہجد کی نماز کی ہر دوسری رکعت کے بعد اور نماز شفع اور وتر کے بعد وہ دعا پڑھے کہ جسے شیخ اور سید نے نقل کیا ہے۔

"تیرہویں" ان سجدوں اور دعاؤں کو پڑھے کہ جو جناب رسول خدا سے روایت کی گئی ہیں۔ ان روایتوں میں سے ایک وہ روایت ہے کہ جسے شیخ نے حمّاد بن عیسٰے سے اور انہوں نے ابان بن تغلب سے روایت کی ہے اور انہوں نے کہا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب پندرہویں شعبان کی رات آئی تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس رات حضرت عائشہ کے پاس تھے جونہی آدھی رات ہوئی تو جناب رسول خدا اپنے بستر سے عبادت کے لئے اُٹھ کر چلے گئے جب حضرت عائشہ بیدار ہوئیں تو انہوں نے دیکھا کہ جناب رسول خدا اُن کے بستر سے اُٹھ کر چلے گئے ہیں تو ان کے دل میں وہ غیرت داخل ہوئی جو عورتوں کی عادت ہوتی ہے اور انہوں نے گمان کیا کہ آں حضرتؐ اپنی بیویوں میں سے کسی ایک کے پاس چلے گئے ہیں تو وہاں سے اُٹھ کر آنحضرتؐ کے پیچھے اپنی چادر لپیٹ کر آں حضرت کے ڈھونڈنے کے لئے دوسری بیویوں کے ایک ایک کے حجرہ میں گئیں وہ اسی حالت میں آں حضرتؐ کو ڈھونڈ رہی تھیں تو اچانک ان کی نگاہ پڑی کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین پر مثل کپڑے کے پھیلے ہوئے سجدہ میں پڑے ہیں وہ آں حضرتؐ کے نزدیک ہوئیں تو انہیں سُنا کہ آں حضرتؐ سجدہ میں یہ دعا پڑھ رہے ہیں:۔

سَجَدَ لَكَ سَوَادِیْ وَخَیَالِیْ وَاٰمَنَ بِكَ فُؤَادِیْ

هٰذِهٖ یَدَایَ وَمَا جَنَیْتُهٗ عَلٰی نَفْسِیْ یَا عَظِیْمُ
تُرْجٰی لِکُلِّ عَظِیْمٍ اِغْفِرْ لِیَ الْعَظِیْمَ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ
الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ اِلَّا الرَّبُّ الْعَظِیْمُ پھر آں حضرتؐ سجدے
سے سر اٹھا کر دوبارہ سجدے میں چلے گئے تو پھر حضرت عائشہ نے سنا کہ یہ
پڑھ رہے تھے۔

اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِیْ اَضَآئَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ
وَالْاَرْضُوْنَ وَانْکَشَفَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ وَصَلَحَ عَلَیْهِ
اَمْرُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ مِنْ فُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَمِنْ
تَحْوِیْلِ عَافِیَتِكَ وَمِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ
اَرْزُقْنِیْ قَلْبًا نَقِیًّا تَقِیًّا وَمِنَ الشِّرْكِ بَرِیْئًا لَا
کَافِرًا وَلَا شَقِیًّا۔

پھر آں حضرتؐ نے اپنے دونوں مونہہ کی طرفوں کو مٹی پر رکھا اور یہ
پڑھا۔ عَفَّرْتُ وَجْهِیْ فِی التُّرَابِ وَحُقَّ لِیْ اَنْ اَسْجُدَ
لَكَ۔ بس جونہی جناب رسول خداؐ نے وہاں سے اٹھنے کا ارادہ
کیا تو حضرت عائشہ جلدی سے فوراً اپنے بستر پر جناب رسول خداؐ
سے پہلے آکر لیٹ گئیں۔ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اپنے بستر پر آکر لیٹے تو حضرت عائشہ نے سنا کہ آپ
بلند سانس لے رہے تھے۔ تو انہوں نے آنحضرتؐ سے سبب پوچھا

تو آپ نے فرمایا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ آج پندرہویں شعبان کی رات ہے اور یہ وہ رات ہے کہ جس میں روزی تقسیم ہوتی ہے اور جس میں اجل لکھی جاتی ہے اور جس میں ان لوگوں کا نام لکھا جاتا ہے جو حج کو جائیں گے اور تحقیق خداوند عالم آج رات اپنے بندوں میں سے قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں کی مقدار سے زیادہ کو بخشتا ہے اور خداوند عالم اپنے ملائکہ کو آج رات مکہ معظمہ کیطرف روانہ فرماتا ہے۔ "چودہویں" آج رات نماز جعفر طیار علیہ الرحمۃ کو بجا لائے۔ کیونکہ جناب شیخ نے امام رضاؑ سے روایت کی ہے

"پندرہویں" دعائے سمات (صہ ۱۵۳ پر گزر چکی)

"سولہویں" دعائے عہد[1] (صہ ۹۶ پر گزر چکی)

"سترہویں" زیارت حضرت حجتؑ (صہ ۷۹ پر ملاحظہ کریں)

"اٹھارہویں" ایام بیض (۱۳-۱۴-۱۵) کو روزہ رکھنا

"انیسویں" تیرہویں شب دو رکعت، چودہویں شب چار رکعت (دو دو رکعت کرکے) پندرہویں شب چھ رکعت (دو دو رکعت کرکے) نماز بجا لائے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ حمد یٰسٓ و تبارک الذی و قل ھو اللہ احد پڑھے۔ "بیسویں" حضرت صاحب الامر علیہ السلام کی خدمت

---

[1] اس دعا کو وقت صبح پڑھے تو بہتر ہے۔ جنائری

میں عرض کیا ہے۔[1]

دُعائے کمیل

یہ مشہور دعاؤں میں سے ہے۔ علامہ مجلسیؒ نے اسے بہترین دُعا کہا ہے۔ یہ دُعائے خضر کے نام سے بھی موسوم ہے۔ اس کو حضرت علی علیہ السلام نے اپنے صحابی خاص جناب کمیل بن زیاد کو تعلیم فرمایا تھا۔ اور فرمایا کہ اسے ہر شب جمعہ اور شب پندرہ شعبان پڑھا کرو۔ دشمنوں کی شر سے محفوظ رہنے، رزق کے دروازے کھلنے، گناہوں کے بخشے جانے کے لئے بہترین ہے۔ وہ دعا شریف یہ ہے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ وَبِقُوَّتِكَ الَّتِیْ قَهَرْتَ بِهَا كُلَّ شَیْءٍ وَخَضَعَ لَهَا كُلُّ شَیْءٍ وَذَلَّ لَهَا كُلُّ شَیْءٍ وَبِجَبَرُوْتِكَ الَّتِیْ غَلَبْتَ بِهَا كُلَّ شَیْءٍ وَبِعِزَّتِكَ الَّتِیْ لَا یَقُوْمُ لَهَا شَیْءٌ وَبِعَظَمَتِكَ الَّتِیْ مَلَأَتْ كُلَّ شَیْءٍ وَبِسُلْطَانِكَ الَّذِیْ عَلَا كُلَّ شَیْءٍ وَ

---

[1] عرائض کا مفصّل بیان آگے آئے گا انشاء اللہ۔

بِوَجْهِكَ الْبَاقِي بَعْدَ فَنَاءِ كُلِّ شَيْءٍ وَبِاَسْمَائِكَ
الَّتِي مَلَأَتْ اَرْكَانَ كُلِّ شَيْءٍ وَبِعِلْمِكَ الَّذِي
اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِي اَضَاءَ
لَهُ كُلُّ شَيْءٍ يَا نُوْرُ يَا قُدُّوْسُ يَا اَوَّلَ الْاَوَّلِيْنَ
وَيَا اٰخِرَ الْاٰخِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ
الَّتِي تَهْتِكُ الْعِصَمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ
الَّتِي تُنْزِلُ النِّقَمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ
الَّتِي تُغَيِّرُ النِّعَمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ
الَّتِي تَحْبِسُ الدُّعَاءَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ
الَّتِي تُنْزِلُ الْبَلَاءَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ كُلَّ ذَنْبٍ
اَذْنَبْتُهُ وَكُلَّ خَطِيْئَةٍ اَخْطَاْتُهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ بِذِكْرِكَ وَاَسْتَشْفِعُ بِكَ اِلٰى
نَفْسِكَ وَاَسْئَلُكَ بِجُوْدِكَ اَنْ تُدْنِيَنِيْ مِنْ
قُرْبِكَ وَاَنْ تُوْزِعَنِيْ شُكْرَكَ وَاَنْ تُلْهِمَنِيْ
ذِكْرَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ سُؤَالَ خَاضِعٍ
مُتَذَلِّلٍ خَاشِعٍ اَنْ تُسَامِحَنِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَتَجْعَلَنِيْ
بِقِسْمِكَ رَاضِيًا قَانِعًا وَفِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ

مُتَوَاضِعًا اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ سُؤَالَ مَنِ اشْتَدَّتْ
فَاقَتُهُ وَاَنْزَلَ بِكَ عِنْدَ الشَّدَآئِدِ حَاجَتَهُ وَ
عَظُمَ فِيْمَا عِنْدَكَ رَغْبَتُهُ اَللّٰهُمَّ عَظُمَ سُلْطَانُكَ
وَعَلَا مَكَانُكَ وَخَفِيَ مَكْرُكَ وَظَهَرَ اَمْرُكَ وَغَلَبَ
قَهْرُكَ وَجَرَتْ قُدْرَتُكَ وَلَا يُمْكِنُ الْفِرَارُ
مِنْ حُكُوْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ لَا اَجِدُ لِذُنُوْبِيْ غَافِرًا
وَلَا لِقَبَآئِحِيْ سَاتِرًا وَلَا لِشَيْءٍ مِنْ عَمَلِيَ الْقَبِيْحِ
بِالْحَسَنِ مُبَدِّلًا غَيْرَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَ
بِحَمْدِكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَتَجَرَّأْتُ بِجَهْلِيْ وَ
سَكَنْتُ اِلٰى قَدِيْمِ ذِكْرِكَ لِيْ وَمَنِّكَ عَلَيَّ اَللّٰهُمَّ
مَوْلَايَ كَمْ مِنْ قَبِيْحٍ سَتَرْتَهُ وَكَمْ مِنْ
فَادِحٍ مِنَ الْبَلَآءِ اَقَلْتَهُ وَكَمْ مِنْ عِثَارٍ وَقَيْتَهُ
وَكَمْ مِنْ مَكْرُوْهٍ دَفَعْتَهُ وَكَمْ مِنْ ثَنَآءٍ
جَمِيْلٍ لَسْتُ اَهْلًا لَهُ نَشَرْتَهُ اَللّٰهُمَّ عَظُمَ بَلَآئِيْ
وَاَفْرَطَ بِيْ سُوْءُ حَالِيْ وَقَصُرَتْ بِيْ اَعْمَالِيْ
وَقَعَدَتْ بِيْ اَغْلَالِيْ وَحَبَسَنِيْ عَنْ نَفْعِيْ بُعْدُ
اَمَالِيْ وَخَدَعَتْنِيَ الدُّنْيَا بِغُرُوْرِهَا وَنَفْسِيْ

بِجَنَايَتِهَا وَمِطَالِي يَاسَيِّدِي فَاَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ
اَنْ لَايَحْجُبَ عَنْكَ دُعَائِي سُوْءُ عَمَلِي وَفِعَالِي
وَلَا تَفْضَحْنِي بِخَفِيِّ مَا اطَّلَعْتَ عَلَيْهِ مِنْ
سِرِّي وَلَا تُعَاجِلْنِي بِالْعُقُوْبَةِ عَلٰى مَا عَلِمْتَهُ
فِي خَلَوَاتِي مِنْ سُوْءِ فِعْلِي وَاِسَائَتِي وَدَوَامِ
تَفْرِيْطِي وَجَهَالَتِي وَكَثْرَةِ شَهَوَاتِي وَغَفْلَتِي
كُنِ اللّٰهُمَّ بِعِزَّتِكَ لِي فِي كُلِّ الْاَحْوَالِ رَؤُوْفًا
وَعَلَيَّ فِي جَمِيْعِ الْاُمُوْرِ عَطُوْفًا اِلٰهِي وَرَبِّي مَنْ
لِي غَيْرُكَ اَسْئَلُهُ كَشْفَ ضُرِّي وَالنَّظَرَ
فِي اَمْرِي اِلٰهِي وَمَوْلَايَ اَجْرَيْتَ عَلَيَّ حُكْمًا
اتَّبَعْتُ فِيْهِ هَوٰى نَفْسِي وَلَمْ اَحْتَرِسْ
فِيْهِ مِنْ تَزْيِيْنِ عَدُوِّي فَغَرَّنِي بِمَا اَهْوٰى
وَاَسْعَدَهُ عَلٰى ذٰلِكَ الْقَضَآءُ فَتَجَاوَزْتُ بِمَا
جَرٰى عَلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ بَعْضَ حُدُوْدِكَ وَخَالَفْتُ
بَعْضَ اَوَامِرِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَيَّ فِي جَمِيْعِ ذٰلِكَ
وَلَا حُجَّةَ لِي فِيْمَا جَرٰى عَلَيَّ فِيْهِ قَضَآؤُكَ وَاَلْزَمَنِي
حُكْمُكَ وَبَلَآؤُكَ وَقَدْ اَتَيْتُكَ يَا اِلٰهِي بَعْدَ

تَقْصِيْرِيْ وَاِسْرَافِيْ عَلٰى نَفْسِيْ مُعْتَذِرًا
نَادِمًا مُنْكَسِرًا مُسْتَقِيْلًا مُسْتَغْفِرًا مُنِيْبًا مُقِرًّا
مُذْعِنًا مُعْتَرِفًا لَا اَجِدُ مَفَرًّا مِمَّا كَانَ مِنِّيْ
وَلَا مَفْزَعًا اَتَوَجَّهُ اِلَيْهِ فِيْ اَمْرِيْ غَيْرَ قَبُوْلِكَ
عُذْرِيْ وَاِدْخَالِكَ اِيَّايَ فِيْ سَعَةٍ رَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ
فَاقْبَلْ عُذْرِيْ وَارْحَمْ شِدَّةَ ضُرِّيْ وَفُكَّنِيْ
مِنْ شَدِّ وَثَاقِيْ يَا رَبِّ ارْحَمْ ضَعْفَ بَدَنِيْ
وَرِقَّةَ جِلْدِيْ وَدِقَّةَ عَظْمِيْ يَا مَنْ بَدَءَ خَلْقِيْ
وَذِكْرِيْ وَتَرْبِيَتِيْ وَبِرِّيْ وَتَغْذِيَتِيْ هَبْنِيْ
لِاِبْتِدَاءِ كَرَمِكَ وَسَالِفِ بِرِّكَ بِيْ يَا اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ
وَرَبِّيْ اَتُرَاكَ مُعَذِّبِيْ بِنَارِكَ بَعْدَ تَوْحِيْدِكَ
وَبَعْدَ مَا انْطَوٰى عَلَيْهِ قَلْبِيْ مِنْ مَعْرِفَتِكَ وَلَهِجَ
بِهٖ لِسَانِيْ مِنْ ذِكْرِكَ وَاعْتَقَدَهُ ضَمِيْرِيْ
مِنْ حُبِّكَ وَبَعْدَ صِدْقِ اعْتِرَافِيْ وَدُعَائِيْ
خَاضِعًا لِرُبُوْبِيَّتِكَ هَيْهَاتَ اَنْتَ اَكْرَمُ
اَنْ تُضَيِّعَ مَنْ رَبَّيْتَهُ اَوْ تُبَعِّدَ مَنْ اَدْنَيْتَهُ
اَوْ تُشَرِّدَ مَنْ اٰوَيْتَهُ اَوْ تُسَلِّمَ اِلَى الْبَلَآءِ مَنْ

Marfat.com

كَفَيْتَهُ وَسَجْمَتُهُ وَلَيْتَ شِعْرِي يَا سَيِّدِي
وَإِلٰهِي وَمَوْلَايَ أَتُسَلِّطُ النَّارَ عَلَى وُجُوهٍ خَرَّتْ
لِعَظَمَتِكَ سَاجِدَةً وَعَلَى أَلْسُنٍ نَطَقَتْ
بِتَوْحِيدِكَ صَادِقَةً وَبِشُكْرِكَ مَادِحَةً وَعَلَى
قُلُوبٍ اعْتَرَفَتْ بِإِلٰهِيَّتِكَ مُحَقِّقَةً وَعَلَى ضَمَائِرَ
حَوَتْ مِنَ الْعِلْمِ بِكَ حَتَّى صَارَتْ خَاشِعَةً
وَعَلَى جَوَارِحَ سَعَتْ إِلَى أَوْطَانِ تَعَبُّدِكَ
طَائِعَةً وَأَشَارَتْ بِاسْتِغْفَارِكَ مُذْعِنَةً مَا
هٰكَذَا الظَّنُّ بِكَ وَلَا أَخْبَرَنَا بِفَضْلِكَ عَنْكَ
يَا كَرِيمُ يَا رَبِّ وَأَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفِي عَنْ قَلِيلٍ
مِنْ بَلَاءِ الدُّنْيَا وَعُقُوبَاتِهَا وَمَا يَجْرِي فِيهَا
مِنَ الْمَكَارِهِ عَلَى أَهْلِهَا عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ بَلَاءٌ وَمَكْرُوهٌ
قَلِيلٌ مَكْثُهُ يَسِيرٌ بَقَاؤُهُ قَصِيرٌ مُدَّتُهُ فَكَيْفَ
احْتِمَالِي لِبَلَاءِ الْآخِرَةِ وَجَلِيلِ وُقُوعِ الْمَكَارِهِ
فِيهَا وَهُوَ بَلَاءٌ تَطُولُ مُدَّتُهُ وَيَدُومُ مُقَامُهُ
وَلَا يُخَفَّفُ عَنْ أَهْلِهِ لِأَنَّهُ لَا يَكُونُ إِلَّا عَنْ غَضَبِكَ
وَانْتِقَامِكَ وَسَخَطِكَ وَهٰذَا مَا لَا تَقُومُ لَهُ

السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ یَاسَیِّدِیْ فَکَیْفَ لِیْ وَ
اَنَا عَبْدُکَ الضَّعِیْفُ الذَّلِیْلُ الْحَقِیْرُ الْمِسْکِیْنُ
الْمُسْتَکِیْنُ یَا اِلٰهِیْ وَرَبِّیْ وَسَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ
لِاَیِّ الْاُمُوْرِ اِلَیْکَ اَشْکُوْ وَلِمَا مِنْهَا اَضِجُّ وَاَبْکِیْ
لِاَلِیْمِ الْعَذَابِ وَشِدَّتِهٖ اَمْ لِطُوْلِ الْبَلَآءِ وَ
مُدَّتِهٖ فَلَئِنْ صَیَّرْتَنِیْ لِلْعُقُوْبَاتِ مَعَ اَعْدَآئِکَ
وَجَمَعْتَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اَهْلِ بَلَآئِکَ وَفَرَّقْتَ
بَیْنِیْ وَبَیْنَ اَحِبَّآئِکَ وَاَوْلِیَآئِکَ فَهَبْنِیْ یَا اِلٰهِیْ
وَسَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ وَرَبِّیْ صَبَرْتُ عَلٰی عَذَابِکَ
فَکَیْفَ اَصْبِرُ عَلٰی فِرَاقِکَ وَهَبْنِیْ صَبَرْتُ عَلٰی
حَرِّ نَارِکَ فَکَیْفَ اَصْبِرُ عَنِ النَّظَرِ اِلٰی کَرَامَتِکَ
اَمْ کَیْفَ اَسْکُنُ فِی النَّارِ وَرَجَائِیْ عَفْوُکَ فَبِعِزَّتِکَ
یَا سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ اُقْسِمُ صَادِقًا قَالَئِنْ تَرَکْتَنِیْ
نَاطِقًا لَاَضِجَّنَّ اِلَیْکَ بَیْنَ اَهْلِهَا ضَجِیْجَ الْاٰمِلِیْنَ
وَلَاَصْرُخَنَّ اِلَیْکَ صُرَاخَ الْمُسْتَصْرِخِیْنَ وَلَاَبْکِیَنَّ
عَلَیْکَ بُکَآءَ الْفَاقِدِیْنَ وَلَاُنَادِیَنَّکَ اَیْنَ کُنْتَ یَا
وَلِیَّ الْمُؤْمِنِیْنَ یَا غَایَةَ اٰمَالِ الْعَارِفِیْنَ یَا غِیَاثَ

الْمُسْتَغِيثِينَ يَا حَبِيبَ قُلُوبِ الصَّادِقِينَ وَيَا
إِلٰهَ الْعَالَمِينَ أَفَتُرَاكَ سُبْحَانَكَ يَا إِلٰهِي وَبِحَمْدِكَ
تَسْمَعُ فِيهَا صَوْتَ عَبْدٍ مُسْلِمٍ سُجِنَ فِيهَا
بِمُخَالَفَتِهِ وَذَاقَ طَعْمَ عَذَابِهَا بِمَعْصِيَتِهِ
وَحُبِسَ بَيْنَ أَطْبَاقِهَا بِجُرْمِهِ وَجَرِيرَتِهِ
وَهُوَ يَضِجُّ إِلَيْكَ ضَجِيجَ مُؤَمِّلٍ لِرَحْمَتِكَ وَيُنَادِيكَ
بِلِسَانِ أَهْلِ تَوْحِيدِكَ وَيَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ
بِرُبُوبِيَّتِكَ يَا مَوْلَايَ فَكَيْفَ يَبْقَى فِي الْعَذَابِ
وَهُوَ يَرْجُو مَا سَلَفَ مِنْ حِلْمِكَ أَمْ كَيْفَ
تُؤْلِمُهُ النَّارُ وَهُوَ يَأْمُلُ فَضْلَكَ وَرَحْمَتَكَ أَمْ
كَيْفَ يُحْرِقُهُ لَهِيبُهَا وَأَنْتَ تَسْمَعُ صَوْتَهُ
وَتَرَى مَكَانَهُ أَمْ كَيْفَ يَشْتَمِلُ عَلَيْهِ زَفِيرُهَا
وَأَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفَهُ أَمْ كَيْفَ يَتَقَلْقَلُ بَيْنَ
أَطْبَاقِهَا وَأَنْتَ تَعْلَمُ صِدْقَهُ أَمْ كَيْفَ تَزْجُرُهُ
زَبَانِيَتُهَا وَهُوَ يُنَادِيكَ يَا رَبَّهُ أَمْ كَيْفَ
يَرْجُو فَضْلَكَ فِي عِتْقِهِ مِنْهَا فَتَتْرُكُهُ فِيهَا
هَيْهَاتَ مَا ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ وَلَا الْمَعْرُوفُ

مِنْ فَضْلِكَ وَلَا مُشْبِهٌ لِمَا عَامَلْتَ بِهِ الْمُوَحِّدِيْنَ
مِنْ بِرِّكَ وَاِحْسَانِكَ فَبِالْيَقِيْنِ اَقْطَعُ لَوْلَا مَا حَكَمْتَ
بِهٖ مِنْ تَعْذِيْبِ جَاحِدِيْكَ وَقَضَيْتَ بِهٖ مِنْ
اِخْلَادِ مُعَانِدِيْكَ لَجَعَلْتَ النَّارَ كُلَّهَا بَرْدًا
وَسَلَامًا وَمَا كَانَ لِاَحَدٍ فِيْهَا مَقَرًّا وَلَا مُقَامًا
لٰكِنَّكَ تَقَدَّسَتْ اَسْمَآؤُكَ اَقْسَمْتَ اَنْ تَمْلَاَهَا
مِنَ الْكَافِرِيْنَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ
وَاَنْ تُخَلِّدَ فِيْهَا الْمُعَانِدِيْنَ وَاَنْتَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ
قُلْتَ مُبْتَدِئًا وَتَطَوَّلْتَ بِالْاِنْعَامِ مُتَكَرِّمًا
اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُوْنَ
اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ فَاَسْئَلُكَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِيْ
قَدَّرْتَهَا وَبِالْقَضِيَّةِ الَّتِيْ حَتَمْتَهَا وَحَكَمْتَهَا
وَغَلَبْتَ مَنْ عَلَيْهِ اَجْرَيْتَهَا اَنْ تَهَبَ لِيْ فِيْ
هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَفِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ كُلَّ جُرْمٍ اَجْرَمْتُهٗ
وَكُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ وَكُلَّ قَبِيْحٍ اَسْرَرْتُهٗ وَكُلَّ
جَهْلٍ عَمِلْتُهٗ كَتَمْتُهٗ اَوْ اَعْلَنْتُهٗ اَخْفَيْتُهٗ اَوْ اَظْهَرْتُهٗ
وَكُلَّ سَيِّئَةٍ اَمَرْتَ بِاِثْبَاتِهَا الْكِرَامَ الْكَاتِبِيْنَ

الَّذِيْنَ وَكَّلْتَهُمْ بِحِفْظِ مَا يَكُوْنُ مِنِّيْ وَجَعَلْتَهُمْ
شُهُوْدًا عَلَيَّ مَعَ جَوَارِحِيْ وَكُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ
عَلَيَّ مِنْ وَّرَآئِهِمْ وَالشَّاهِدَ لِمَا خَفِيَ عَنْهُمْ
وَبِرَحْمَتِكَ اَخْفَيْتَهُ، وَبِفَضْلِكَ سَتَرْتَهُ وَاَنْ
تُوَفِّرَ حَظِّيْ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ اَنْزَلْتَهُ اَوْ اِحْسَانٍ
فَضَّلْتَهُ اَوْ بِرٍّ نَشَرْتَهُ اَوْ رِزْقٍ بَسَطْتَهُ اَوْ ذَنْبٍ
تَغْفِرُهُ اَوْ خَطَاٍ تَسْتُرُهُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ
يَا اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ وَمَالِكَ رِقِّيْ يَا مَنْ
بِيَدِهٖ نَاصِيَتِيْ يَا عَلِيْمًا بِضُرِّيْ وَمَسْكَنَتِيْ
يَا خَبِيْرًا بِفَقْرِيْ وَفَاقَتِيْ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ
اَسْئَلُكَ بِحَقِّكَ وَقُدْسِكَ وَاَعْظَمِ صِفَاتِكَ
وَاَسْمَآئِكَ اَنْ تَجْعَلَ اَوْقَاتِيْ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
بِذِكْرِكَ مَعْمُوْرَةً وَبِخِدْمَتِكَ مَوْصُوْلَةً
وَاَعْمَالِيْ عِنْدَكَ مَقْبُوْلَةً حَتّٰى تَكُوْنَ اَعْمَالِيْ
وَاَوْرَادِيْ كُلُّهَا وِرْدًا وَاحِدًا وَحَالِيْ فِيْ خِدْمَتِكَ
سَرْمَدًا يَا سَيِّدِيْ يَا مَنْ عَلَيْهِ مُعَوَّلِيْ يَا مَنْ
اِلَيْهِ شَكَوْتُ اَحْوَالِيْ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ فَوَفِّ

عَلٰى خِدْمَتِكَ جَوَارِحِي وَاشْدُدْ عَلَى الْعَزِيْمَةِ
جَوَانِحِي وَهَبْ لِيَ الْجِدَّ فِي خَشْيَتِكَ وَالدَّوَامَ
فِي الْاِتِّصَالِ بِخِدْمَتِكَ حَتّٰى اَسْرَحَ اِلَيْكَ
فِي مَيَادِيْنَ السَّابِقِيْنَ وَاُسْرِعَ اِلَيْكَ فِي
الْبَارِزِيْنَ وَاَشْتَاقَ اِلٰى قُرْبِكَ فِي الْمُشْتَاقِيْنَ
وَاَدْنُوَ مِنْكَ دَنْوَ الْمُخْلِصِيْنَ وَاَخَافَكَ مَخَافَةَ
الْمُوْقِنِيْنَ وَاَجْتَمِعَ فِي جِوَارِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَللّٰهُمَّ وَمَنْ اَرَادَنِيْ بِسُوْٓءٍ فَاَرِدْهُ وَمَنْ كَادَنِيْ
فَكِدْهُ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ اَحْسَنِ عَبِيْدِكَ
نَصِيْبًا عِنْدَكَ وَاَقْرَبِهِمْ مَنْزِلَةً مِنْكَ وَاَخَصِّهِمْ
زُلْفَةً لَدَيْكَ فَاِنَّهُ لَا يُنَالُ ذٰلِكَ اِلَّا بِفَضْلِكَ
وَجُدْ لِيْ بِجُوْدِكَ وَاعْطِفْ عَلَيَّ بِمَجْدِكَ وَاحْفَظْنِيْ
بِرَحْمَتِكَ وَاجْعَلْ لِسَانِيْ بِذِكْرِكَ لَهِجًا
وَقَلْبِيْ بِحُبِّكَ مُتَيَّمًا وَمُنَّ عَلَيَّ بِحُسْنِ اِجَابَتِكَ
وَاَقِلْنِيْ عَثْرَتِيْ وَاغْفِرْ زَلَّتِيْ فَاِنَّكَ قَضَيْتَ
عَلٰى عِبَادِكَ بِعِبَادَتِكَ وَاَمَرْتَهُمْ بِدُعَآئِكَ
وَضَمِنْتَ لَهُمُ الْاِجَابَةَ فَاِلَيْكَ يَا رَبِّ نَصَبْتُ

Marfat.com

وَجْهِي وَإِلَيْكَ يَا رَبِّ مَدَدْتُ يَدِي فَبِعِزَّتِكَ
اسْتَجِبْ لِي دُعَائِي وَبَلِّغْنِي مُنَايَ وَلَا تَقْطَعْ مِنْ
فَضْلِكَ رَجَائِي وَاكْفِنِي شَرَّ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ
مِنْ أَعْدَائِي يَا سَرِيعَ الرِّضَا اغْفِرْ لِمَنْ لَا يَمْلِكُ
إِلَّا الدُّعَاءَ فَإِنَّكَ فَعَّالٌ لِمَا تَشَاءُ يَا مَنِ
اسْمُهُ دَوَاءٌ وَذِكْرُهُ شِفَاءٌ وَطَاعَتُهُ غِنًى اغْنِنِي
بِمَنْ رَأْسُ مَالِهِ الرَّجَاءُ وَسِلَاحُهُ الْبُكَاءُ يَا
سَابِغَ النِّعَمِ يَا دَافِعَ النِّقَمِ يَا نُورَ الْمُسْتَوْحِشِينَ
فِي الظُّلَمِ يَا عَالِمًا لَا يُعَلَّمُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَآلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَصَلَّى اللَّهُ
عَلَى رَسُولِهِ وَالْأَئِمَّةِ الْمَيَامِينَ مِنْ آلِهِ وَ
سَلَّمَ تَسْلِيمًا ۝

عرائض

عام طور سے ایک ہی عریضہ جو حسین بن روح کی وساطت سے پندرہ شعبان کو سپرد آب کیا جاتا ہے لوگوں میں مشہور ہے۔ مگر ہم قارئین کے فائدے کے لئے کئی پیش کرتا اور نادر الوجود عریضے مختلف کتابوں سے درج کرتے ہیں تاکہ مومنین کی مشکلات میں کام آئیں اور حقیر کیلئے زادِ آخرت ہو۔ وہو ہذا:-

عریضہ صاحب العصرؑ

یہ عریضہ شفاء الاسقام و نیز تحفۃ العوام وغیرہ میں درج ہے۔ اور عموماً مومنین ۱۵ شعبان و شب قدر و شب جمعہ میں بھی بھیجتے ہیں خواہ ضریح قبور آئمہ علیہم السلام میں ڈالا جائے خواہ آب جاری میں بطریق مشہور ڈالا جائے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

کتبت الیک یا مولای صلوات اللہ و سلامہ علیک مستغیثا بک وشکوت ما انزل بی مستجیرا باللہ عزوجل ثم بک من امر قد دھمنی واشغل قلبی واطال فکری وسلبنی بعض لبی وغیر خطیر نعمۃ اللہ عندی اسلمنی عند تخیل ورود الخلیل وتبرأ منی عند توالی اقبالہ الی الحمیم وعجزت عن دفاعہ حیلتی وخانتنی فی تحملہ صبری وقوتی فلجأت فیہ الیک وتوکلت فی المسئلۃ للہ جل ثناؤہ علیہ وعلیک فی دفاعہ عنی علما بمکانک من اللہ رب العالمین ولی التدبیر ومالک الامور واثقا بک فی المسارعۃ فی الشفاعۃ الیہ جل ثناؤہ فی امری متیقنا لاجابتہ تبارک

وتعالی ایّاك باعطاء سولی وانت یا مولای
صلوات اللہ علیك حدیر بتحقیق ظنی وتقدیر
املی فیك فی امر (یہاں اپنی حاجت لکھے) فیہ
لاطاقۃ لی بحملہ ولاصبر لی علیہ وان کنت
مستحقا لہ ولاضعافہ بقبیح افعالی وتقریط
فی الواجبات الّتی للہ عزّ وجل فاغثنی یا مولای
صلوات اللہ علیك عند اللھف وقدّم المسئلۃ
للہ عزّ وجل فی امری قبل حلول التّلف وشماتۃ
الاعداء فبك بسطت النعمۃ علی واسئل اللہ جلّ
جلالہ لی نصرا عزیزا وفتحا قریبا فیہ یبلغ
الامال وخیر المبادی وخواتیم الاعمال
والامن من المخاوف کلھا فی کل حال انہ جلّ
ثناؤہ لما یشاء فعّال وھو حسبی ونعم الوکیل
فی المبدأ والمال

عریضہ

یہاں پر اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھیں۔

عریضہ صاحب الامرؑ ڈالنے کا طریقہ

یہ طریقہ شفاء الاسقام اور تحفۃ العوام وغیرہ میں مذکور ہے کہ عریضہ آبِ جاری میں ڈالتے وقت اعتماد کرے کہ میں یہ عریضہ وکیل امام عصرؑ کے ہاتھ میں دیتا ہوں اور وہ اُن حضرت کو یہ عریضہ بکمال احتیاط پہنچائیں گے۔ اور حضرتؑ خود بنفسہٖ حاجت کے پورا ہونے کے لیے متوجہ ہونگے پس آواز دے۔

یَا عُثْمَانَ بْنَ سَعِیْدِ الْعَمْرِیْ یا اُن کے فرزند محمدؑ ابن عثمان یا حسین بن روح یا علی بن محمد السمری

بہرحال ان چار نوابین حضرتؑ میں سے کسی کو پکارے اور کہے۔

سَلَامٌ عَلَیْکَ اَشْهَدُ اَنَّ وَفَاتَکَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ اَنَّکَ حَیٌّ عِنْدَ اللّٰهِ مَرْزُوْقٌ وَقَدْ خَاطَبْتُکَ فِیْ حَیٰوتِکَ الَّتِیْ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ هٰذِهٖ رُقْعَتِیْ وَحَاجَتِیْ اِلٰی مَوْلَانَا صَاحِبِ الزَّمَانِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ فَسَلِّمْهَا اِلَیْهِ فَاَنْتَ الثِّقَةُ الْاَمِیْنُ :۔

اس کے بعد عریضہ ڈالے۔

عریضہ بجناب حق سبحانہ وتعالیٰ جو عریضہ صاحب الامرؑ میں رکھکر بھیجے

نقل از شفاء الاسقام

کتاب خلاصۃ المجربات کے بعض نسخوں میں ہے کہ عریضہ امام عصرؑ کے علاوہ دوسرا عریضہ بجناب حق سبحانہ وتعالیٰ لکھے اور خوشبو لگے اور اس پر تاگا لپیٹے اور عریضہ حضرت صاحب الامرؑ میں رکھکر اور پاک مٹی سے اس کو سر بمہر کرکے جیسا کہ اوپر لکھا گیا آب رواں میں ڈالے عریضہ یہ ہے :-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الی اللہ جل جلالہ وتقدست اسمآؤہ وعظمت آلاؤہ من عبدہ الضعیف الفقیر الہارب (یہاں پر اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھے) الٰہی وسیدی ومولای وخالقی والمتکفل برزقی الیک اشکو بثی وحزنی وبک استعین علیٰ ظالمی ومن بغی علیّ وتقوی علیٰ ضعفی وتسلط بسترہ علیّ وتعزز علی ظلمی فانک قلت وقولک الحقّ ومن بغی علیہ لینصرنہ اللہ و قد علمت یا مولای انہ قد بغی علیّ وبالی من شرہ لا مجیر غیرک وما استعین مع

ضعفی الا بقوتك ولا حول ولا قوة الا بك یا
علی یا عظیم اجرنی منه وانصرنی علیه و
لا تسلمنی الی شره فقد شکوته الیك
وانتصرت بقوتك علیه یا مولای الغوث
الغوث الغوث النصر النصر یا سیدی
لا اهلك وانت رجائی لا تخذل یدك عن
ضعفی وارحم فقری وذلی وغربتی
اللهم اقهر سلطانه علی بسلطانك علیه
حتی افوز مع المعتصمین منه بك یا ارحم
الراحمین امنت بالله الذی لا اله الا هو و
انتصرت بالعلی الاعلی والجأت الی العزیز
الجبار وفزعت الی الباری القهار وتحصنت
بمحمد وآله علیهم السلام ورمیت من
یریدنی ویکیدنی بلا حول ولا قوة الا
بالله العلی العظیم

عریضہ تیر بہدف

حسب ذیل عریضہ کاغذ سفید پر لکھ کر جمعہ عروج ماہ سے ایک ہفتہ

Marfat.com

مسلسل دریا میں قبل طلوع آفتاب ڈالے، تیر بہدف ہے وہ عریضہ یہ ہے:-

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

لاحول ولاقوّۃ الّا باللّٰہ العلی العظیم بسم اللّٰہ الملک الحقّ المبین من العبد الذلیل الی المولی الجلیل ربّ انّی مسّنی الضّرّ وانت ارحم الرّاحمین. عریضہ ڈالتے وقت یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ بِمُحَمَّدٍ وَعَلِیٍّ وَفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِیِّ بْنِ مُوْسٰی وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَعَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَالْحُجَّۃِ الْقَائِمِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَبِکَرَمِکَ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ

اس کے بعد اپنا مطلب بیان کرے اور یہ دعا پڑھے:-

اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰہِ یَبْغُوْنَ وَلَہٗ اَسْلَمَ مَنْ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يَرْجِعُونَ سُبْحٰنَ
بِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى
الْمُرْسَلِينَ

عریضہ نادرالوجود

(نقل از تحفۃ العوام مصدقہ آقا السید سبط حسین مجتہد طاب ثراہ)

یہ عریضہ نادرالوجود اور کمیاب ہے حتیٰکہ بحار میں بھی نہیں ہے
تاب انیس العابدین نے کتاب سعادات سے نقل کیا ہے۔
فق افاضل نے اس کتاب کا ترجمہ شہزادی آغا بیگم دختر
شاہ عباس صفوی کے لیے کیا تھا۔ یہ عریضہ ایک پاک کاغذ پر
ک روشنائی سے لکھے بہتر ہے کہ خاکِ شفا سے لکھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم توسلت الیک
یا ابا القاسم محمد بن الحسن بن علی بن
محمد بن علی بن موسی بن جعفر بن محمد
ابن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب
النباء العظیم والصراط المستقیم وعصمۃ
اللاجئین یا ممک سیدۃ نساء العالمین
وبابک الطاہرین وبامہاتک الطاہرات
ویٰسٓ والقرآن الحکیم والمجبروت العظیم
وحقیقۃ الایمان ونور النور وکتب مسطور

ان تکونَ سفیری الی اللّٰہ تعالٰی فی حاجۃ

پس حاجت لکھ کر اس رقعہ کو گل پاک میں رکھ کے آب
دریا یا چاہ عمیق میں ڈال دے ۔ اور عریضہ ڈالتے وقت کہے

یَا عُثْمَانَ بْنَ سَعِیْدٍ وَیَا مُحَمَّدَ بْنَ عُثْمَانَ
اَوْصِلَا قِصَّتِیْ اِلٰی صَاحِبِ الزَّمَانِ صَلَوَاتُ
اللّٰہِ عَلَیْہِ :-

عریضہ توسّل زود اثر خدمتِ امام عصرؑ

(نقل از شفاء الاسقام)

کتاب السعادات سے برائے ہر مہم دعا حاجت نقل کیا

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم توسّلت الیک ب
ابا القاسم محمد بن الحسن بن علی بن
محمد بن علی بن موسی بن جعفر بن
محمد بن علی بن الحسین بن علی بن
ابی طالب النباء العظیم والصراط المستقیم
وعصمۃ اللاجین بامک سیّدۃ نساء
العالمین وبآبائک الطاهرین وبامّهاتک

بطاهرات ویٰسٓ والقرآن الحکیم وجبرئ
العظیم وحقیقۃ الایمان ونور النور وکتاب
سطوران تکون سفیری الی اللہ ان لک
عندہ مقاماً محموداً وانت عندہ وجیہٌ
فی الدنیا والاٰخرۃ الغوث الغوث الغوث
یسر الیسر الیسر لا اھلک وانت رجائی
یا مولائی صاحب الزمان الامان الامان
الامان صلوٰۃ اللہ علیک تکون سفیری
الی اللہ تعالیٰ فی

اس مقام پر اپنی حاجت اور اپنا نام اور اپنے باپ کا نام لکھے۔ اور اس طریقہ سے ڈالے جیسا کہ گذشتہ عریضہ کے متعلق رسالہ ہذا میں لکھا جا چکا ہے۔

رقاع الاستغاثات للحاجت

(نقل از شفاء الاسقام)

فرمایا امام جعفر صادقؑ نے کہ جس کا رزق کم ہو اور اس پر معیشت تنگ ہو جائے یا مہم دنیا و آخرت پیش ہو تو رقعہ سفید پر وقت طلوع آفتاب آب جاری میں ڈالے مگر اس طرح عریضہ لکھے کہ اسماء ایک سطر میں کل آجائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الملک الحق المبین

من العبد الذلیل الی المولی الجلیل سل
علی محمّد وعلیّ وفاطمۃ والحسن والحسین
وعلی ومحمّد وجعفر وموسیٰ وعلی ومحمّ
وعلی والحسن والقائم سیدنا ومولا
صلوات اللّٰہ علیہم اجمعین ربّ انی
مسّنی الضّرّ والخوف فاکشف ضرّی وا
خوفی بحق محمّد وال محمّد واسئلک بک
نبیّ ووصیّ وصدیق وشہید ان تصلی
علی محمّد وال محمّد یا ارحم الرّاحمین
اشفعوا لی یا سادا تی بلسان الّذی لکم
عند اللّٰہ فانّ لکم عند اللّٰہ لشانا من
الشان فقد مسّنی الضّرّ یا سادا تی واللّٰہ
ارحم الرّاحمین فافعل بی یا ربّ

یہاں پر مطلب اور اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھ
کر دریا میں حسب دستور ڈالے۔

عریضہ دیگر منقول از آنحضرتؑ

صادق آل محمدؐ سے منقول ہے کہ اگر تجھ کو کوئی حاجت ہو خدا کی طرف

یا کسی امر سے تو خائف ہو تو اس عریضہ کو کاغذ پر لکھ کر مٹی میں لپیٹ کر آب جاری یا چاہ میں ڈالدے حق تعالیٰ بہت جلد فرج عنایت فرمائے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھُمّ انی اتوجّہ الیک باحبّ الاسمآء الیک واعظمھا لدیک وانقرّب واتوسّل الیک بمن اوجبت حقّہ علیک بمحمّد وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین وعلی ومحمّد وجعفر وموسیٰ وعلی ومحمّد وعلی والحسن ومحمّد المھدی صلوات اللہ علیھم اجمعین اکفنی شرّ کذا وکذا ۔ اس مقام پر اپنی حاجت اور اپنا نام اور اپنے باپ کا نام لکھے ۔ اور اس رقعہ کے دَوْر ہیں یعنی چاروں طرف یہ صورت بنائے ۔ حہ اور بعض نسخوں میں یہ صورت لکھی ہے ۔ فی ۔

عریضہ امام رضاؑ

برائے برآمدن حاجت و مہمات وکشائش کار ہائے دُنیا وآخرت لکھے ۔

ھٰذِہٖ رقعۃ عبدک فلان بن فلان واقض

حاجتی بحرمۃ صاحب الزمان وبحرمۃ
روضۃ الامام الثامن والضامن وعترتہ
یاذالجلال والاکرام بحق جدہ المصطفیٰ
وعلی المرتضیٰ وفاطمۃ الزہراء وبحقک یا
قاضی حوائج الطالبین وبحرمۃ صاحب
الزمان صلوات اللہ علیہم اجمعین وبحق
ابائہ الطاہرین برحمتک یا ارحم
الراحمین یا مجیب دعوۃ المضطرین۔

عریضہ آیات

(نقل از شفاء الاسقام)

فرمایا امام جعفر صادقؑ نے کہ جو شخص ان آیات کو لکھ کر دریا میں ڈالے، اگر ایک ہفتہ میں اس کا مطلب حل نہ ہو تو روز قیامت اس سے شرمندہ ہوں:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ولا حول ولا
قوۃ الا باللہ العلی العظیم بسم اللہ المدد
الحق المبین من العبد الذلیل وانت ارحم
الراحمین۔ اور جب یہ عریضہ پانی میں ڈالے تو یہ کہے۔

اللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَ صَحْبِہِ الْمُرْضِیِّیْنَ ۔

عریضہ آیاتِ دیگر

ایک کاغذ پر یہ لکھیں :۔ بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم الی المولی الجلیل ربّ انی مسّنی الضّرّ وانت ارحم الرّاحمین بحقّ محمّد واٰلہ صلّ علیٰ محمّد واٰلہ واکشف ھمّی وفرّج عنّی غمّی برحمتک یاارحم الرّاحمین ۝

اس عریضہ کو مٹی میں لپیٹ کر آبِ رواں یا چاہ میں ڈال دیں :۔

عریضۂ رُباعی خدمتِ امام حسین علیہ السّلام

"نقل از شفاء الاسقام"

مروی ہے کہ ایک سائل امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور یہ رباعی لکھ کر خدمت امام عالی مقام میں پیش کی ؎

لَمْ یَبْقَ مِمَّا یُبَاعُ بِحَبَّۃٍ
وَکَفَاکَ مَنْظَرُ حَالَتِیْ عَنْ مُخْبِرِیْ
اِلَّا بَقِیَّۃُ مَاءِ وَجْہٍ صُنْتُہَا
مِنْ اَنْ یُبَاعَ فَقَدْ وَجَدْتُکَ مُشْتَرِیْ

"یعنی" میرے پاس اب کوئی ایسی چیز باقی نہیں رہی جو ایک حبہ کے بدلہ بھی بیچی جا سکے۔ سوائے تھوڑی آبرو کہ جس کو میں نے آپ کے لئے بچا رکھا تھا پس آپ کو اس کا مشتری پایا۔

حضرت اٹھ کر اندرون خانہ تشریف لے گئے اور صرہ زر طلب کیا مگر اس میں رقم تھوڑی تھی نہ چاہا کہ رقم اس سائل کو دیں۔ اتنے میں سائل نے دوسری رباعی لکھ کر اندر بھجوائی۔ ؎

مَاذَا اَقُوْلُ اِذَا رَجَعْتُ وَقِیْلَ لِی
مَاذَا اَصَبْتَ مِنَ الْجَوَادِ الْمُفْضَلِ
اِنْ قُلْتُ اَعْطَانِیْ کَذِبْتُ وَاِنْ اَقُلْ
بَخِلَ الْجَوَادُ بِمَا لِهٖ لَمْ یُقْبَلِ

"یعنی" جب میں یہاں سے خالی ہاتھ پلٹ کر جاؤں گا تو کیا کہوں گا جبکہ لوگ مجھ سے پوچھیں گے کہ تو نے سخی کے در سے کیا پایا؟ اگر کہتا ہوں کہ اس نے مجھ کو عطا کیا تو یہ جھوٹ ہوگا۔ اور اگر کہتا ہوں کہ نہیں عطا کیا تو لوگ اس کو ماد نہیں کریں گے۔

جب حضرت امام حسین علیہ السلام نے اس رباعی کو پڑھا تو آپ واپس تشریف لائے اور مال کی وہ تھیلی دروازہ کی آڑ سے اس کو عطا کی اور فرمایا: ؎

یَا عَبْدَ اللّٰہِ عَجِّلْتَنَا نُعْطِیْکَ عَاجِلَ دِیْنِنَا
اِنْ کُنْتَ قَدْ اَمْهَلْتَنَا لَمْ یُقْتَلْ!
فَخُذِ الْقَلِیْلَ وَکُنْ کَاَنَّکَ لَمْ تَسْئَلْ
وَلَمْ تَبِعْ وَتَکُوْنُ نَحْنُ کَاَنَّنَا لَمْ نُسْئَلْ

اس زمانہ میں بھی اس واقعہ کے متعلق دو شخصوں میں نزاع ہوئی۔ ایک نے بحال اعتقاد کہا کہ گو امام حسینؑ نہیں ہیں لیکن صاحب الزمان موجود ہیں یہ کہکر اس نے پہلی رباعی لکھ کر دریا میں ڈالدی۔ کچھ دیر کے بعد دوسری رباعی بھی دریا میں ڈالدی۔ تھوڑی کے بعد کچھ مچھلیاں پانی سے نمودار ہوئیں اور انہوں نے بارہ صرّہ زر کنارِ دریا پر ڈال دیئے۔ اللھم صل علےٰ محمد وآلِ محمد۔ پس اگر بندۂ مومن اپنی کسی حاجت کے لئے عریضہ مذکورہ لکھے تو ہر رباعی کے بعد یہ لکھے:۔

مِنَ العبد الذلیل (فلان بن فلان)[1] الی المولی الجلیل مولینا صاحب العصر و الزمان صلوات اللّٰہ علیہ ان یفعل بی۔

(اس کے بعد اپنی حاجت لکھے)

عریضہ کشمریہ مختصر

"نقل از مصباح کفعمی" یہ عریضہ حضرت امیر المومنینؑ نے پسر

---

[1] فلان بن فلان کی جگہ اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھے۔

کشمر دکو تعلیم کیا تھا صورت اس کی یہ ہے کہ پاک کاغذ پر پاک قلم و دوات سے سورہ حمد و آیۃ الکرسی لکھے پھر لکھے:۔

انّ ربّکم اللّٰہ الّذی خلق السّمٰوٰت والارض فی ستّۃ ایّامٍ ثم استوٰی علی العرش یغشی اللیل النہار یطلبہ حثیثًا والشمس والقمر والنجوم مسخّرات بامرہ الا لہ الخلق والامر تبارک اللّٰہ ربّ العالمین قل ادعوا اللّٰہ او ادعوا الرّحمٰن ایًّا ما تدعوا فلہ الاسمآء الحسنٰی ولا تجہر بصلوتک ولا تخافت بہا وابتغ بین ذلک سبیلا وقل الحمد للّٰہ الّذی لم یتّخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولیٌّ من الذّلّ و کبّرہ تکبیرا۔

اس کے بعد لکھے۔ الی المولی الجلیل الّذی لا الٰہ الا ھو الحیّ القیّوم سلام علی آل یٰسٓ محمّدٍ وعلیّ وفاطمۃ والحسن والحسین

وعلی ومحمّد وجعفر وموسی وعلی ومحمّد
وعلی والحسن ومحمد بن الحسن حجتك
یارب العالمین علیٰ خلقك اللّٰھمّ انّی
اسئلك بانّی اشھد انك انت اللّٰہ الٰھی والٰہ
الاولین والاٰخرین لاالٰہ غیرك وانوجّہ
الیك بحق ھٰذہ الاسماء الّتی اذا دعیت
بھا اجبت واذا سُئلت بھا اعطیت
لمّا صلّیت علیھم وھوّنت علیّ خروج
روحی وکنت لی قبل ذٰلك غیاثا ومجیرا
ممّن ارادان یفرط علیّ وان یطغیٰ۔

یہ عبارت لکھ کر سورۂ یٰسٓ پڑھیں اور جو حاجت ہو اس کو بیان کریں جس دشمن کا خوف ہو اس کا ذکر کریں پھر اس عریضہ کو مٹی میں لپیٹ کر آبِ رواں یا کنوئیں میں ڈال دیں انشاء اللہ تعالیٰ مراد پوری ہو گی۔

عریضہ کشمردیہ مطوّل

یہ عظیم المرتبت عریضہ وہ ہے جس کے متعلق حضرت حجّت عجل اللہ فرجہٗ نے ارشاد فرمایا ہے اگر بے جا وقت و بلا ضرورت بھیجا گیا تو میں اس شخص سے بروز حشر جواب طلب کرونگا۔ یہ عریضہ اسرار غیب میں سے ہے۔ بربادی دشمن کے لئے تیر بہدف ہے کسی

مومن کو تباہ کرنے کی غرض سے اس کو ڈالنے کی سخت ممانعت ہے۔ نیز نااہل کو تعلیم کرنے کی بھی ممانعت ہے۔ اس عریضہ کو شیخ جعفر طوسی نے مصباح متہجد و مختصر مصباح میں تحریر فرمایا ہے۔ صورت اس کی یہ ہے کہ ایک پاک کاغذ پر بارگاہ احدیت میں حسب ذیل عریضہ تحریر کرے :-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الی اللہ سبحانہ و تقدست اسماؤہ

ربّ الارباب و قاصم الجبابرۃ العظام

عالم الغیب و کاشف الضّرّ الّذی

سبق فی علمہ ما کان و ما یکون من عبدہ

الذلیل المسکین الذی انقطعت بہ

الاسباب و طال علیہ العذاب و ھجرہ

الاھل و بانیہ الصدیق الحمیم مرتھنا

بذنبہ قدا و بقہ جرمہ و طلب النجاء

فلم یجد ملجاء ہ و لا ملتجاء غیر القادر

علیٰ حدّ العقد و موید الابد فمفزعی

الیہ و اعتمادی علیہ لا ملجأ و لا ملتجأ الّا

الیہ و لا اقطع رجائی منہ اللّٰھمّ انی اسئلک

بعلمك الماضی وبنورك العظیم و
بوجهك الکریم وبحجتك البالغة ان
تصلی علی محمّد وال محمّد وان تاخذ
بیدی وتجعلنی ممن یقبل توبه و
تقیل حوبه وتقیل عثوته وتکشف
کربته وتدیل ترحته وتجعل له من
امره فرجا ومخرجا وترد عنّی باس
هذا الظالم القاصم وباس الناس یا
ربّ الملآئکة والناس حسبی انت و
کفی من انت حسبه یا کاشف الامور
العظام فانه لاحول ولا قوّة الّا بك

پھر اس کے بعد ایک عریضہ صاحب الزمانؑ کی خدمت میں اس طرح پر لکھے :-

بسم اللّٰه الرحمٰن الرّحیم

توسّلت بحجة اللّٰه الخلف الصالح

محمد بن الحسن بن علی بن محمد بن علی

ابن موسی بن جعفر بن محمد بن

علی بن الحسن بن علی بن ابی طالب
النبأ العظیم والصّراط المستقیم والحبـ
المتین وقیم الجنة والنّار اتوسّل الیک
بابائک الطاهرین الخیرین المنتجبین
وامهاتک الطاهرات الباقیات الصّلحٰت
الذین ذکرهم الله فی کتابه فقال عزمن قائلٍ
الباقیات الصالحات خیر عند ربّک
ثوابًا وخیر املا وبحدک رسول الله صلی
الله علیه وآله وحبیبه وخیرته من خلقه
ان تکون وسیلتی الی الله عزوجل فی کشف
ضرّی وحلّ عقدی وتفرّج حسرتی و
وکشف بلیّتی وتنعس ترحتی وبکهیعص و
یٰس والقرآن الحکیم وبالکلمة الطیّبة
وبمستقر الرحمة وجبروت العظمة
وبالنّور المحفوظ وبمجاری القرآن و
بحقیقة الایمان وقوام البرهان وبنور
النّور وبمعدن النور ومحجاب المستور

البیت المعمور وبالسبع المثانی والقرآن
العظیم وفرائض الاحکام والمتکلم بالعبرانی
المترجم بالیونانی والمناجی بالسریانی
وما دار فی الخطرات ومالم یحط بہ الظنون
من علمک المخزون وبسرّک المصون
وبالتوراۃ والانجیل والزبور والفرقان
یاذا الجلال والاکرام صل علی محمّد وآلہ
وخذ بیدی وفرّج عنی بانوارک و
اقتسامک وکلماتک التامۃ انک جواد
کریم وحسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل ولاحول
ولاقوّۃ الا باللّٰہ العلی العظیم صلواتہ
وسلامہ علیٰ صفوتہ من بریتہ محمّد
وذریّتہ۔

دونوں رقعوں کو طے کر کے عریضہ خداوند کریم امام عصرؑ کے عریضہ کے اندر رکھیں۔ پھر دونوں کو پاک مٹی میں لپیٹ دیں اور شب جمعہ اس کو آب جاری یا کنوئیں میں ڈالیں۔ پہلے دو رکعت نماز پڑھیں جس میں اللہ اور محمد و آل محمد کی طرف پوری توجہ ہو۔ جاننا چاہیئے کہ یہ عریضہ شدید حاجت کے وقت لکھا جائے اور یقین کے ساتھ پانی میں ڈالا جائے تجربہ کیلئے ہرگز نہ ڈالا جائے۔

عریضہ کے ڈالنے کا طریقہ صـ۲۷ پر گزر چکا ہے اسی طریقہ سے یہ عریضہ بھی ڈالا جائے گا۔

اعمال ماہ رمضان

اس ماہ مبارک کی فضیلت و اہمیت اظہر من الشمس ہے اس کو امت کا مہینہ بھی کہا گیا ہے۔ اور اللہ کا مہینہ بھی کہا گیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ امت کی بخشش اور اللہ کی رحمت کا مہینہ ہے۔ اس میں ایک آیت کا ثواب ختم قرآن کے برابر، ایک سانس تسبیح کے برابر، خالی سو رہنا (بشرطیکہ عبث روزہ ترک نہ کیا ہو) عبادت کے برابر ہے۔ اس کے اعمال بہت وارد ہیں۔ ہم صرف اعمال حضرت حجت روحی فداہ پر اکتفا کرتے ہوئے چند اعمال درج کرتے ہیں:۔

دُعائے اِفتتاح

اس دعائے کثیر الفوائد میں بہترین مضامین مذکور ہیں خصوصاً امام زمانہ کے لئے دعا و ثنا ہے۔ ہر شب ضرور پڑھیں:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَفْتَتِحُ الثَّنَآءَ بِحَمْدِكَ وَاَنْتَ مُسَدِّدٌ لِلصَّوَابِ بِمَنِّكَ وَاَيْقَنْتُ اَنَّكَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ فِیْ مَوْضِعِ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَةِ وَاَشَدُّ الْمُعَاقِبِيْنَ فِیْ مَوْضِعِ النَّكَالِ وَالنَّقِمَةِ وَاَعْظَمُ الْمُتَجَبِّرِيْنَ فِیْ مَوْضِعِ الْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ اَللّٰهُمَّ اِذْ اَنْتَ لِیْ فِیْ دُعَآئِكَ وَمَسْئَلَتِكَ فَاسْمَعْ يَاسَمِيْعُ

مِدْحَتِیْ وَاَجِبْ یَا رَحِیْمُ دَعْوَتِیْ وَاَقِلْ
یَا غَفُوْرُ عَثْرَتِیْ فَكُمْ یَا اِلٰهِیْ مِنْ كُرْبَةٍ قَدْ
فَرَّجْتَهَا وَهُمُوْمٍ قَدْ كَشَفْتَهَا وَعَثْرَةٍ
قَدْ اَقَلْتَهَا وَرَحْمَةٍ قَدْ نَشَرْتَهَا وَحَلْقَةِ
بَلَاءٍ قَدْ فَكَكْتَهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ
صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ یَكُنْ لَهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ
وَلَمْ یَكُنْ لَهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بِجَمِیْعِ مَحَامِدِهٖ كُلِّهَا عَلٰی جَمِیْعِ
نِعَمِهٖ كُلِّهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا مُضَادَّ لَهٗ
فِیْ مُلْكِهٖ وَلَا مُنَازِعَ لَهٗ فِیْ اَمْرِهٖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِیْ لَا شَرِیْكَ لَهٗ فِیْ خَلْقِهٖ وَلَا شَبِیْهَ
لَهٗ فِیْ عَظَمَتِهٖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْفَاشِیْ فِی الْخَلْقِ اَمْرُهٗ
وَحَمْدُهٗ الظَّاهِرِ بِالْكَرَمِ مَجْدُهٗ الْبَاسِطِ
بِالْجُوْدِ یَدُهٗ الَّذِیْ لَا تَنْقُصُ خَزَائِنَهٗ وَلَا
تَزِیْدُهٗ كَثْرَةُ الْعَطَاءِ اِلَّا جُوْدًا وَكَرَمًا اِنَّهٗ
هُوَ الْعَزِیْزُ الْوَهَّابُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ قَلِیْلًا
مِنْ كَثِیْرٍ مَعَ حَاجَةٍ بِیْ اِلَیْهِ عَظِیْمَةٍ وَغِنَاكَ

عَنْهُ قَدِيْرٌ وَهُوَ عِنْدِيْ كَثِيْرٌ وَهُوَ عَلَيْكَ
سَهْلٌ يَسِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَفْوَكَ عَنْ ذَنْبِيْ وَتَجَاوُزَكَ
عَنْ خَطِيْئَتِيْ وَصَفْحَكَ عَنْ ظُلْمِيْ وَسَتْرَكَ
عَلٰى قَبِيْحِ عَمَلِيْ وَحِلْمَكَ عَنْ كَثِيْرِ جُرْمِيْ عِنْدَ
مَا كَانَ مِنْ خَطَايَ وَعَمَدِيْ اَطْمَعَنِيْ فِيْ اَنْ
اَسْئَلَكَ مَا لَا اَسْتَوْجِبُهُ مِنْكَ الَّذِيْ رَزَقْتَنِيْ
مِنْ رَحْمَتِكَ وَاَرَيْتَنِيْ مِنْ قُدْرَتِكَ وَعَرَّفْتَنِيْ
مِنْ اِجَابَتِكَ فَصِرْتُ اَدْعُوْكَ اٰمِنًا وَاَسْئَلُكَ
مُسْتَاْنِسًا لَا خَائِفًا وَلَا وَجِلًا مُدِلًّا عَلَيْكَ فِيْمَا
قَصَدْتُ فِيْهِ اِلَيْكَ فَاِنْ اَبْطَاَ عَنِّيْ عَتَبْتُ بِجَهْلِيْ
عَلَيْكَ وَلَعَلَّ الَّذِيْ اَبْطَاَ عَنِّيْ هُوَ خَيْرٌ لِيْ
لِعِلْمِكَ بِعَاقِبَةِ الْاُمُوْرِ فَلَمْ اَرَ مَوْلًى كَرِيْمًا
اَصْبَرَ عَلٰى عَبْدٍ لَئِيْمٍ مِنْكَ عَلَيَّ يَا رَبِّ اِنَّكَ
تَدْعُوْنِيْ فَاُوَلِّيْ عَنْكَ وَتَتَحَبَّبُ اِلَيَّ فَاَتَبَغَّضُ
اِلَيْكَ وَتَتَوَدَّدُ اِلَيَّ فَلَا اَقْبَلُ مِنْكَ كَاَنَّ
لِيَ التَّطَوُّلَ عَلَيْكَ فَلَمْ يَمْنَعْكَ ذٰلِكَ مِنَ الرَّحْمَةِ
لِيْ وَالْاِحْسَانِ اِلَيَّ وَالتَّفَضُّلِ عَلَيَّ بِجُوْدِكَ

وَكَرَمِكَ فَارْحَمْ عَبْدَكَ الْجَاهِلَ وَجُدْ عَلَيْهِ
بِفَضْلِ اِحْسَانِكَ اِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيْمٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
مَالِكِ الْمُلْكِ مُجْرِي الْفُلْكِ مُسَخِّرِ الرِّيَاحِ
فَالِقِ الْاِصْبَاحِ دَيَّانِ الدِّيْنِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى حِلْمِهٖ بَعْدَ عِلْمِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
عَلٰى عَفْوِهٖ بَعْدَ قُدْرَتِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى طُوْلِ
اَنَاتِهٖ فِيْ غَضَبِهٖ وَهُوَ قَادِرٌ عَلٰى مَا يُرِيْدُ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ خَالِقِ الْخَلْقِ بَاسِطِ الرِّزْقِ فَالِقِ
الْاِصْبَاحِ ذِي الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْفَضْلِ
وَالْاِنْعَامِ الَّذِيْ بَعُدَ فَلَا يُرٰى وَقَرُبَ فَشَهِدَ
النَّجْوٰى تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
لَيْسَ لَهٗ مُنَازِعٌ يُعَادِلُهٗ وَلَا شَبِيْهٌ يُشَاكِلُهٗ وَلَا
ظَهِيْرٌ يُعَاضِدُهٗ قَهَرَ بِعِزَّتِهِ الْاَعِزَّآءَ وَتَوَاضَعَ
لِعَظَمَتِهِ الْعُظَمَآءُ فَبَلَغَ بِقُدْرَتِهٖ مَا يَشَآءُ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِيْ يَجِيْبُنِيْ حِيْنَ اُنَادِيْهِ وَيَسْتُرُ عَلَيَّ
كُلَّ عَوْرَةٍ وَاَنَا اَعْصِيْهِ وَيُعَظِّمُ النِّعْمَةَ عَلَيَّ فَلَا
اُجَازِيْهِ فَكَمْ مِنْ مَوْهِبَةٍ هَنِيْئَةٍ قَدْ اَعْطَانِيْ

وَعَظِيمَةٍ مَخُوفَةٍ قَدْ كَفَانِي وَبَهْجَةٍ مُونِقَةٍ
قَدْ أَرَانِي فَأُثْنِي عَلَيْهِ حَامِدًا وَأَذْكُرُهُ مُسَبِّحًا
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَا يُهْتَكُ حِجَابُهُ وَلَا يُغْلَقُ
بَابُهُ وَلَا يُرَدُّ سَائِلُهُ وَلَا يُخَيَّبُ آمِلُهُ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِي يُؤْمِنُ الْخَائِفِينَ وَيُنْجِي الصَّالِحِينَ
وَيَرْفَعُ الْمُسْتَضْعَفِينَ وَيَضَعُ الْمُسْتَكْبِرِينَ وَيُهْلِكُ
مُلُوكًا وَيَسْتَخْلِفُ آخَرِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَاصِمِ
الْجَبَّارِينَ مُبِيرِ الظَّالِمِينَ مُدْرِكِ الْهَارِبِينَ
نَكَّالِ الظَّالِمِينَ صَرِيخِ الْمُسْتَصْرِخِينَ مَوْضِعِ
حَاجَاتِ الطَّالِبِينَ مُعْتَمَدِ الْمُؤْمِنِينَ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِي مِنْ خَشْيَتِهِ تَرْعَدُ السَّمَآءُ وَسُكَّانُهَا
وَتَرْجُفُ الْأَرْضُ وَعُمَّارُهَا وَتَمُوجُ الْبِحَارُ
وَمَنْ يَسْبَحُ فِي غَمَرَاتِهَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي
هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا
اللّٰهُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يَخْلُقُ وَلَمْ يُخْلَقْ وَيَرْزُقُ
وَلَا يُرْزَقُ وَيُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ وَيُمِيتُ الْأَحْيَآءَ
وَيُحْيِي الْمَوْتٰى وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَاَمِيْنِكَ وَصَفِيِّكَ
وَحَبِيْبِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَحَافِظِ
سِرِّكَ وَمُبَلِّغِ رِسَالَتِكَ اَفْضَلَ وَاَحْسَنَ وَ
اَجْمَلَ وَاَكْمَلَ وَاَزْكٰى وَاَنْمٰى وَاَطْيَبَ وَ
اَطْهَرَ وَاَسْنٰى وَاَكْثَرَ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ
وَتَرَحَّمْتَ وَتَحَنَّنْتَ وَسَلَّمْتَ عَلٰى اَحَدٍ
مِنْ عِبَادِكَ وَاَنْبِيَآئِكَ وَرُسُلِكَ وَصِفْوَتِكَ
وَاَهْلِ الْكَرَامَةِ عَلَيْكَ مِنْ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ
وَصَلِّ عَلٰى عَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوَصِيِّ رَسُوْلِ
رَبِّ الْعَالَمِيْنَ عَبْدِكَ وَوَلِيِّكَ وَ اَخِي
رَسُوْلِكَ وَحُجَّتِكَ عَلٰى خَلْقِكَ وَاٰيَتِكَ الْكُبْرٰى
وَالنَّبَاِ الْعَظِيْمِ وَصَلِّ عَلَى الصِّدِّيْقَةِ الطَّاهِرَةِ
فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى سِبْطَيِ
الرَّحْمَةِ وَاِمَامَيِ الْهُدٰى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ
شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَصَلِّ عَلٰى اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ
عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ

مُحَمَّدٍ وَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ مُوسَى
وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ
وَالْخَلَفِ الْهَادِي الْمَهْدِيِّ حُجَجِكَ عَلَى
عِبَادِكَ وَأُمَنَائِكَ فِي بِلَادِكَ صَلٰوةً كَثِيرَةً
كَأَئِمَّةً اللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلٰى وَلِيِّ أَمْرِكَ الْقَائِمِ
الْمُؤَمَّلِ وَالْعَدْلِ الْمُنْتَظَرِ وَحُفَّ بِمَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ
وَأَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ يَا رَبَّ الْعٰلَمِينَ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْهُ الدَّاعِيَ إِلٰى كِتَابِكَ وَالْقَائِمَ بِدِينِكَ
اِسْتَخْلِفْهُ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفْتَ الَّذِينَ
مِنْ قَبْلِهِ مَكِّنْ لَهُ دِينَهُ الَّذِي ارْتَضَيْتَهُ لَهُ
اَبْدِلْهُ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِ أَمْنًا يَعْبُدُكَ
لَا يُشْرِكُ بِكَ شَيْئًا اَللّٰهُمَّ أَعِزَّهُ وَاعْزِزْ بِهِ
وَانْصُرْهُ وَانْتَصِرْ بِهِ وَانْصُرْ بِهِ نَصْرًا عَزِيزًا
وَافْتَحْ لَهُ فَتْحًا يَسِيرًا وَاجْعَلْ لَهُ مِنْ لَدُنْكَ
سُلْطَانًا نَصِيرًا اَللّٰهُمَّ اظْهِرْ بِهِ دِينَكَ
وَسُنَّةَ نَبِيِّكَ حَتّٰى لَا يَسْتَخْفِيَ بِشَيْءٍ مِنَ
الْحَقِّ مَخَافَةَ أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ اَللّٰهُمَّ

Marfat.com

إِنَّا نَرْغَبُ إِلَيْكَ فِي دَوْلَةٍ كَرِيمَةٍ تُعِزُّ بِهَا
الْإِسْلَامَ وَأَهْلَهُ وَتُذِلُّ بِهَا النِّفَاقَ وَأَهْلَهُ
وَتَجْعَلُنَا فِيهَا مِنَ الدُّعَاةِ إِلَى طَاعَتِكَ
وَالْقَادَةِ إِلَى سَبِيلِكَ وَتَرْزُقُنَا بِهَا كَرَامَةَ
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ مَا عَرَّفْتَنَا مِنَ
الْحَقِّ فَحَمَّلْنَاهُ وَمَا قَصُرْنَا عَنْهُ فَبَلِّغْنَاهُ اللَّهُمَّ
الْمُمْ بِهِ شَعْثَنَا وَاشْعَبْ بِهِ صَدْعَنَا وَ
أَرْتُقْ بِهِ فَتْقَنَا وَكَثِّرْ بِهِ قِلَّتَنَا وَأَعْزِزْ بِهِ
ذِلَّتَنَا وَأَغْنِ بِهِ عَائِلَنَا وَاقْضِ بِهِ عَنْ مَغْرَمِنَا
وَاجْبُرْ بِهِ فَقْرَنَا وَسُدَّ بِهِ خَلَّتَنَا وَيَسِّرْ بِهِ
عُسْرَنَا وَبَيِّضْ بِهِ وُجُوهَنَا وَفُكَّ بِهِ أَسْرَنَا
وَأَنْجِحْ بِهِ طَلِبَتَنَا وَأَنْجِزْ بِهِ مَوَاعِيدَنَا وَاسْتَجِبْ
بِهِ دَعْوَتَنَا وَأَعْطِنَا بِهِ سُؤْلَنَا وَبَلِّغْنَا بِهِ
مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ آمَالَنَا وَأَعْطِنَا بِهِ
فَوْقَ رَغْبَتِنَا يَا خَيْرَ الْمَسْئُولِينَ وَأَوْسَعَ
الْمُعْطِينَ اشْفِ بِهِ صُدُورَنَا وَأَذْهِبْ بِهِ
غَيْظَ قُلُوبِنَا وَاهْدِنَا بِهِ لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ

مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِیْ مَنْ
تَشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ وَانْصُرْنَا بِهٖ عَلٰی
عَدُوِّكَ وَعَدُوِّنَا اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَشْكُوْ
اِلَیْكَ فَقْدَ نَبِیِّنَا صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَغَیْبَةَ
وَلِیِّنَا وَكَثْرَةَ عَدُوِّنَا وَقِلَّةَ عَدَدِنَا وَشِدَّةَ
الْفِتَنِ بِنَا وَتَظَاهُرَ الزَّمَانِ عَلَیْنَا فَصَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَاَعِنَّا عَلٰی ذٰلِكَ بِفَتْحٍ مِّنْكَ تُعَجِّلُ
وَبِضُرٍّ تَكْشِفُهٗ وَنَصْرٍ تُعِزُّهٗ وَسُلْطَانِ حَقٍّ
تُظْهِرُهٗ وَرَحْمَةٍ مِّنْكَ تُجَلِّلُنَاهَا وَعَافِیَةٍ
مِّنْكَ تُلْبِسُنَاهَا بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

صلوات ہر روز ماہِ رمضان

یہ جلیل القدر صلوات ہر روز ماہ رمضان میں پڑھنا چاہئے[1]

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ
یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا
تَسْلِیْمًا لَبَّیْكَ یَا رَبِّ وَسَعْدَیْكَ وَسُبْحَانَكَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَكْتَ

[1] اقبال ص ۱۵۵

عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ
مَجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ مُحَمَّدًا وَاٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا
رَحِمْتَ اِبْرَاهِیْمَ وَاٰلَ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ
حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعَالَمِیْنَ.
اَللّٰهُمَّ امْنُنْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَنَنْتَ
عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا شَرَّفْتَنَا بِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا هَدَیْتَنَا بِهٖ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَابْعَثْهُ مَقَامًا
مَحْمُوْدًا یَغْبِطُهٗ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ السَّلَامُ كُلَّمَا طَلَعَتْ شَمْسٌ اَوْ
غَرَبَتْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ السَّلَامُ كُلَّمَا طَرَفَتْ عَیْنٌ
اَوْ بَرَقَتْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ السَّلَامُ كُلَّمَا ذُكِرَ
السَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ السَّلَامُ كُلَّمَا سَبَّحَ لِلّٰهِ
مَلَكٌ اَوْ قَدَّسَهٗ السَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ فِی الْاَوَّلِیْنَ
وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَالسَّلَامُ

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ
رَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ
وَرَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ بَلِّغْ مُحَمَّدًا نَبِيَّكَ عَنِّا
السَّلَامَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدًا مِنَ الْبَهَاءِ وَالنَّضْرَةِ
وَالسُّرُوْرِ وَالْكَرَامَةِ وَالْغِبْطَةِ وَالْوَسِيْلَةِ وَالْمَنْزِلَةِ
وَالْمَقَامِ وَالشَّرَفِ فِى الرِّفْعَةِ وَالشَّفَاعَةِ عِنْدَكَ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَفْضَلَ مَا تُعْطِى اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ
وَاَعْطِ مُحَمَّدًا فَوْقَ مَا تُعْطِى الْخَلَائِقَ مِنَ
الْخَيْرِ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً لَا يُحْصِيْهَا غَيْرُكَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ اَطْيَبَ وَاَطْهَرَ
وَاَنْمٰى وَاَتَمَّ وَاَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى
اَحَدٍ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَعَلٰى اَحَدٍ
مِنْ خَلْقِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى عَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوَالِ مَنْ
وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَضَاعِفِ الْعَذَابَ
عَلٰى مَنْ شَرِكَ فِى دَمِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى فَاطِمَةَ
بِنْتِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ

وَالْعَنْ مَنْ اَذٰى نَبِيَّكَ فِيهَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اِمَامَىِ الْمُسْلِمِيْنَ وَوَالِ
مَنْ وَالَاهُمَا وَعَادِ مَنْ عَادَاهُمَا وَضَاعِفِ
الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ شَرِكَ فِىْ دِمَآئِهِمَا اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ اِمَامِ الْمُسْلِمِيْنَ
وَوَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَضَاعِفِ
الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ ظَلَمَهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيٍّ اِمَامِ الْمُسْلِمِيْنَ وَوَالِ مَنْ
وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَضَاعِفِ الْعَذَابَ
عَلٰى مَنْ ظَلَمَهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَعْفَرِ ابْنِ
مُحَمَّدٍ اِمَامِ الْمُسْلِمِيْنَ وَوَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ
عَادَاهُ وَضَاعِفِ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ ظَلَمَهٗ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ اِمَامِ الْمُسْلِمِيْنَ
وَوَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَضَاعِفِ
الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ شَرِكَ فِىْ دَمِهٖ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى عَلِيِّ ابْنِ مُوْسٰى اِمَامِ الْمُسْلِمِيْنَ وَوَالِ
مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَضَاعِفِ الْعَذَابَ

عَلٰی مَنْ شَرِكَ فِیْ دَمِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ اِمَامِ الْمُسْلِمِیْنَ وَوَالِ مَنْ وَالَاهُ
وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَضَاعِفِ الْعَذَابَ عَلٰی مَنْ
ظَلَمَهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ اِمَامِ
الْمُسْلِمِیْنَ وَوَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَضَاعِفِ
الْعَذَابَ عَلٰی مَنْ ظَلَمَهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ اِمَامِ الْمُسْلِمِیْنَ
وَوَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَضَاعِفِ
الْعَذَابَ عَلٰی مَنْ ظَلَمَهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی الْخَلَفِ
مِنْ بَعْدِهٖ اِمَامِ الْمُسْلِمِیْنَ وَوَالِ مَنْ وَالَاهُ
وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَعَجِّلْ فَرَجَهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلَی الْقَاسِمِ وَالطَّاهِرِ اِبْنَیْ نَبِیِّكَ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰی رُقَیَّةَ بِنْتِ نَبِیِّكَ وَالْعَنْ مَنْ
اٰذٰی نَبِیَّكَ فِیْهَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اُمِّ كُلْثُوْمِ
بِنْتِ نَبِیِّكَ وَالْعَنْ مَنْ اٰذٰی نَبِیَّكَ فِیْهَا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی ذُرِّیَّةِ نَبِیِّكَ اَللّٰهُمَّ اَخْلُفْ
نَبِیَّكَ فِیْ اَهْلِ بَیْتِهٖ اَللّٰهُمَّ مَكِّنْ لَهُمْ فِیْ

الْاَرْضِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عَدَدِهِمْ وَ
اَنْصَارِهِمْ عَلَى الْحَقِّ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ اَللّٰهُمَّ
اطْلُبْ بِنَ حُلِهِمْ وَ وِتْرِهِمْ وَدِمَائِهِمْ
وَكُفَّ عَنَّا وَعَنْهُمْ وَعَنْ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ
بَاْسَ كُلِّ بَاغٍ وَطَاغٍ وَكُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ
بِنَاصِيَتِهَا اِنَّكَ اَشَدُّ بَاْسًا وَاَشَدُّ تَنْكِيلًا ط

اعمالِ شب قدر

شب قدر انیسویں۔ اکیسویں۔ تیئیسویں شب میں ہے لہذا احسب ذیل اعمال تینوں شبوں میں بجا لائے۔

کتاب اقبال اور زادالمعاد وغیرہ میں جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ شب قدر میں دو رکعت نماز بجا لائے۔ اور ہر رکعت میں بعد سورۂ الحمد سات مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھے۔ اور بعد فارغ ہونے کے ستر مرتبہ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ کہے اپنی جگہ سے نہ اُٹھے گا کہ حق تعالیٰ اس کو اور اُس کے والدین کو بخش دے گا۔ اور غسل ان شبوں میں سنت مؤکدہ ہے قریب غروب آفتاب غسل کرنا سنت ہے۔ اور اسی غسل سے نماز عشا پڑھے۔ تحفۃ الدعوات میں کتاب اقبال سے نقل کیا ہے۔ حضرت امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ قرآن کھول کر اپنے منہ کے سامنے ہاتھوں پر لے اور یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِکِتَابِکَ الْمُنْزَلِ وَ
مَا فِیْہِ وَفِیْہِ اسْمُکَ الْاَکْبَرُ وَاَسْمَآئُکَ الْحُسْنٰی
وَمَا یُخَافُ وَیُرْجٰی اَنْ تَجْعَلَنِیْ مِنْ عُتَقَآئِکَ
مِنَ النَّارِ وَتَقْضِیَ حَوَائِجِیْ لِلدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

پس حاجت طلب کرے۔ انشآءاللہ تعالیٰ وہ حاجت برآئے گی۔
بعداس کے کلام مجید بند کر کے سر پر رکھے اور کہے۔ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ
ھٰذَا الْقُرْاٰنِ وَبِحَقِّ مَنْ اَرْسَلْتَہٗ وَبِحَقِّ
کُلِّ مُؤْمِنٍ مَدَحْتَہٗ فِیْہِ وَبِحَقِّکَ عَلَیْھِمْ
فَلَا اَحَدَ اَعْرَفُ بِحَقِّکَ مِنْکَ دس مرتبہ
بِکَ یَا اَللّٰہُ دس مرتبہ بِمُحَمَّدٍ دس مرتبہ بِعَلِیٍّ دس
مرتبہ بِفَاطِمَۃَ دس مرتبہ بِالْحَسَنِ دس مرتبہ
بِالْحُسَیْنِ دس مرتبہ بِعَلِیِّ ابْنِ الْحُسَیْنِ دس مرتبہ
بِمُحَمَّدِ ابْنِ عَلِیٍّ دس مرتبہ بِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ
دس مرتبہ بِمُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ دس مرتبہ بِعَلِیِّ بْنِ
مُوْسٰی دس مرتبہ بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ دس مرتبہ
بِعَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ دس مرتبہ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ
دس مرتبہ بِالْحُجَّۃِ عَلَیْہِ السَّلَامُ کہے۔ پس جو حاجت

Marfat.com

ہو طلب کرے اور زیارت امام حسینؑ ان تینوں شبوں میں سنّتِ مؤکّدہ ہے۔ یعنی انیسویں[۱۹] شب اور اکیسویں[۲۱] و تئیسویں[۲۳] شب اعمالِ مذکورہ تینوں شبوں کے ہیں۔ اور اعمال تئیسویں شب کے مخصوص یہ ہیں۔ کہ اوّل تو اعمال مذکورہ بجالائے بعدہٗ بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ عنکبوت[۲۹] اور سورۂ روم[۳۰] اور سورۂ دخان[۴۴] اس شب پڑھے وہ اہل بہشت سے ہے۔ اور ہزار مرتبہ سورۂ انا انزلنا[۹۷] بھی ثوابِ عظیم رکھتا ہے اور اس شب میں دو[۲] غسل سنت ہیں ایک اوّل شب اور ایک آخرِ شب اور دو دو[۲] رکعت کر کے سو[۱۰۰] رکعت نماز سنّت ہے ہر رکعت میں بعد الحمد جو سورہ چاہے پڑھے۔ ان سو[۱۰۰] رکعتوں کی فضیلت میں حدیثیں بکثرت وارد ہوئی ہیں۔ اور چاہیئے کہ سو[۱۰۰] رکعتیں علاوہ نافلہ شب کے ہوں۔ بلکہ عوض میں سو[۱۰۰] رکعتوں کے اپنی قضا نمازیں چھ یوم کی پڑھ سکتا ہے یا اس سے زائد بھی۔ اور بہترین اعمال اس شب میں اپنے پدر و مادر و برادران مومنین زندہ و مُردہ کی طلب آمرزش اور اپنے مطالب دنیا و آخرت کے لئے دعا کرنا ہے۔ اور وہ شخص بہت خوش نصیب ہے جو اس شب کو قرآن و نماز و عبادت خدا میں بسر کرے۔ اور اس شب میں یہ دعا پڑھنا ثواب عظیم رکھتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَمْدُدْ لِی فِی عُمُرِی وَاَوْسِعْ لِی فِی

رِزْقِي وَاَصِحَّ جِسْمِي وَبَلِّغْنِي اَمَلِي وَاِنْ
كُنْتُ مِنَ الْاَشْقِيَاءِ فَامْحُنِي مِنَ الْاَشْقِيَاءِ
وَاكْتُبْنِي مِنَ السُّعَدَاءِ فَاِنَّكَ قُلْتَ فِي كِتَابِكَ
الْمُنْزَلِ عَلَى نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ يَمْحُوا اللّٰهُ
مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتٰبِ ۱- اور کہے
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ اَوْفَرِ عِبَادِكَ
نَصِيْبًا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ اَنْزَلْتَهٗ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ
اَوْ اَنْتَ مُنْزِلُهٗ مِنْ نُوْرٍ تَهْدِي بِهٖ اَوْ رِزْقٍ
تَقْسِمُهٗ اَوْ بَلَآءٍ تَدْفَعُهٗ اَوْ ضُرٍّ تَكْشِفُهٗ
وَاكْتُبْ لِي مَا كَتَبْتَ لِاَوْلِيَائِكَ الصَّالِحِيْنَ الَّذِيْنَ
اسْتَوْجَبُوْا مِنْكَ الثَّوَابَ وَاَمِنُوْا بِرِضَاكَ
عَنْهُمْ مِنْكَ الْعِقَابَ يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِي بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۵

زیارت امام حسین علیہ السلام (شب قدر)

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ

رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ
بَرَكَاتُهٗ۔

زیارتِ مبسوطہ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اٰدَمَ صِفْوَةِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوْحٍ نَبِيِّ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوْسٰى كَلِيْمِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيْسٰى رُوْحِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيْبِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ
وَلِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ عَلِيٍّ الْمُرْتَضٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا بْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا بْنَ خَدِيْجَةَ الْكُبْرٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ
اللّٰهِ وَابْنَ ثَارِهٖ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُوْرَ اَشْهَدُ
اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ
وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ

وَاَطَعْتُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَتّٰی اَتَاكَ الْيَقِيْنُ
فَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً
ظَلَمَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ
فَرَضِيَتْ بِهٖ يَا مَوْلَایَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ
اَشْهَدُ اَنَّكَ كُنْتَ نُوْرًا فِی الْاَصْلَابِ
الشَّامِخَةِ وَالْاَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةِ لَمْ تُنَجِّسْكَ
الْجَاهِلِيَّةُ بِاَنْجَاسِهَا وَلَمْ تُلْبِسْكَ مِنْ
مُدْلَهِمَّاتِ ثِيَابِهَا وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مِنْ دَعَائِمِ
الدِّيْنِ وَاَرْكَانِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ
الْاِمَامُ الْبَرُّ التَّقِیُّ الرَّضِیُّ الزَّكِیُّ الْهَادِیُّ
الْمَهْدِیُّ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ
كَلِمَةُ التَّقْوٰی وَاَعْلَامُ الْهُدٰی وَالْعُرْوَةُ
الْوُثْقٰی وَالْحُجَّةُ عَلٰی اَهْلِ الدُّنْيَا وَاُشْهِدُ
اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ وَاَنْبِيَآئَهٗ وَرُسُلَهٗ اِنِّیْ بِكُمْ
مُؤْمِنٌ وَبِاِيَابِكُمْ مُوْقِنٌ بِشَرَائِعِ دِيْنِیْ
وَخَوَاتِيْمِ عَمَلِیْ وَقَلْبِیْ لِقَلْبِكُمْ سِلْمٌ وَ
اَمْرِیْ لِاَمْرِكُمْ مُتَّبِعٌ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَ

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى اَرْوَاحِكُمْ وَعَلٰى اَجْسَادِكُمْ وَعَلٰى شَاهِدِكُمْ وَعَلٰى غَائِبِكُمْ وَعَلٰى ظَاهِرِكُمْ وَعَلٰى بَاطِنِكُمْ: پس دو رکعت نماز زیارت پڑھے۔

بعد زیارت علی بن الحسین پڑھے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الشَّهِيْدُ وَابْنَ الشَّهِيْدِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمَظْلُوْمُ وَابْنَ الْمَظْلُوْمِ لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً ظَلَمَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهٖ:۔

پس زیارت سائر شہدا پڑھے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ وَاَحِبَّآئَهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَصْفِيَآءَ اللّٰهِ وَاَوِدَّآئَهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ دِيْنِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآ
سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا
اَنْصَارَ اَبِيْ مُحَمَّدِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيِّ النَّقِيِّ
النَّاصِحِ الْاَمِيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ
اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ بِاَبِيْ اَنْتُمْ وَاُمِّيْ
طِبْتُمْ وَطَابَتِ الْاَرْضُ الَّتِيْ فِيْهَا دُفِنْتُمْ
وَفُزْتُمْ فَوْزًا عَظِيْمًا فَيَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ
مَعَكُمْ فَاَفُوْزَ مَعَكُمْ۔

نیز شب قدر میں زیارت امام عصر بھی پڑھے (صفحہ ۹ پر دیکھیے)

اِن اعمال کے حسنات بخیال طوالت تحریر نہیں کئے اس شب ہر عملِ خیر ثوابِ عظیم و درجاتِ عالی رکھتا ہے جہاں تک ممکن ہو تمام شب اعمال و تلاوت قرآن و طلب دعا میں بسر کریں۔

دُعائے سباسب

یہ دُعا شبِ قدر کی آخر رات میں پڑھے۔ یہ دعا تعلیم کردہ حضرت صاحب الامرؑ ہے اور نہایت طویل اور مجرب و عظیم المرتبت ہے دشمنوں کے دُور کرنے، ان کی رسوائی، سحر باطل کرنے اور مقاصدِ دینی و دنیوی پورا ہونے کے لئے نہایت مجرب ہے

عام راتوں میں بھی آخر شب اس کا پڑھنا مستحب ہے (ص۱۵۳ پر گزر چکی ہے)

وداع ماہِ رمضان

امام عصر علیہ السلام نے اپنی ایک توقیع وقیع میں ارشاد فرمایا کہ اعمال ماہ رمضان تقریباً سب شب کو کئے جاتے ہیں۔ اس لئے وداع بھی آخر شب کرنا چاہیئے۔ اگر چاند کی تحقیق نہ ہو سکے تو شب ۲۹ - ۳۰ دونوں راتوں کو وداع کرے۔ دُعائے وداع یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْہُ اٰخِرَ الْعَھْدِ مِنْ صِیَامِی لِشَھْرِ رَمَضَانَ وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ یَطْلَعَ فَجْرُ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ اِلَّا وَغَفَرْتَ لِیْ:۔

اعمال ماہِ شوّال

روایت میں ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام شب عید نہیں سوتے تھے ساری رات عبادت الٰہی میں بسر کرتے تھے۔ زاد المعاد میں امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت علیؑ بن الحسینؑ زین العابدینؑ اس رات کو احیا کرتے تھے اور صبح تک مسجد میں بسر فرماتے تھے اور مجھ سے فرماتے تھے "اے فرزند! آج کی رات شب قدر سے کم نہیں ہے"۔ اس رات کو غسل سنت ہے۔

روزِ اوّل شوّال روزِ سرور و زیارات احباب ہے۔

کتاب تاریخ میں شیخ مفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یکم شوّال ۱۴۱ھ میں عمرو عاص وزیر معاویہ دنیا سے گزرا۔ بروایتے ۱۰ شوّال کو حضرت امام عصرؑ کی غیبت صغریٰ واقع ہوئی۔ لہٰذا اس تاریخ میں بھی زیارت امام عصرؑ پڑھنا چاہیئے۔ (ص ۷۹ پر گزر چکی ہے)۔ نیز بروز عید الفطر دعائے ندبہ پڑھنا چاہیئے (ص ۱۹۶ پر گزر چکی ہے)

دُعائے امام عصرؑ بروز عید الفطر

زاد المعاد میں ہے کہ حدیث معتبر میں امام عصر علیہ السلام سے منقول ہے کہ بروز عید الفطر بعد نماز صبح اس دُعا کو پڑھے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ اِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ وَعَلِیٍّ وَصِیِّ الرَّحْمَةِ مِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ يَمِيْنِیْ وَاُمِّیْ عَنْ يَسَارِیْ اَسْتَتِرُ بِهِمْ مِنْ عَذَابِكَ وَاَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ زُلْفٰی لَا اَجِدُ اَحَدًا اَقْرَبَ اِلَيْكَ مِنْهُمْ فَبِهِمْ اِلَيْكَ اُمِّیْ فَاَمِنِّیْ بِهِمْ مِنْ عِقَابِكَ وَسَخَطِكَ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ اَصْبَحْتُ بِاللّٰهِ مُؤْمِنًا مُخْلِصًا عَلٰی دِيْنِ مُحَمَّدٍ

وَسُنَّتِہٖ وَعَلٰی دِیْنِ عَلِیٍّ وَسُنَّتِہٖ وَعَلٰی
دِیْنِ الْاَوْصِیَآءِ وَسُنَّتِہِمْ اٰمَنْتُ بِسِرِّھِمْ
وَعَلَانِیَتِھِمْ وَاَرْغَبُ اِلَی اللّٰہِ فِیْمَا رَغِبَ
فِیْہِ اِلَیْہِ مُحَمَّدٌ وَعَلِیٌّ وَالْاَوْصِیَآءُ وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا عِزَّۃَ وَلَا مَنْعَۃَ وَلَا سُلْطَانَ
اِلَّا بِاللّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ الْعَزِیْزِ الْجَبَّارِ وَ
تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ
حَسْبُہٗ اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُکَ
فَاَرِدْنِیْ وَاَطْلُبُ مَا عِنْدَکَ فَیَسِّرْہُ لِیْ
وَاقْضِ لِیْ حَوَائِجِیْ فَاِنَّکَ قُلْتَ فِیْ کِتَابِکَ
وَقَوْلُکَ الْحَقُّ شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ
فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ
الْھُدٰی وَالْفُرْقَانِ فَعَظَّمْتَ حُرْمَۃَ شَھْرِ
رَمَضَانَ بِمَا اَنْزَلْتَ فِیْہِ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَخَصَّصْتَہٗ
وَعَظَّمْتَہٗ بِتَصْیِیْرِکَ فِیْہِ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فَقُلْتَ
لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ تَنَزَّلُ
الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوْحُ فِیْھَا بِاِذْنِ رَبِّھِمْ مِنْ

كُلِّ اَمْرٍ سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ
اَللّٰهُمَّ وَهٰذِهٖ اَيَّامُ شَهْرِ رَمَضَانَ قَدْ
اِنْقَضَتْ وَلَيَالِيهِ قَدْ تَصَرَّمَتْ وَقَدْ
صِرْتُ مِنْكَ اِلٰهِي اِلٰى مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّي
وَاَحْصٰى بِعَدَدِهٖ مِنْ عَدَدِي فَاَسْئَلُكَ
يَا اِلٰهِي بِمَا سَئَلَكَ بِهٖ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ
اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ
وَاَنْ تَتَقَبَّلَ مِنِّي مَا تَقَرَّبْتُ بِهٖ اِلَيْكَ وَتَفَضَّلَ
عَلَيَّ بِتَضْعِيفِ عَمَلِي وَقَبُوْلِي وَتَقَرُّبِي وَ
قُرْبَانِي وَاسْتِجَابَةِ دُعَائِي وَهَبْ لِي مِنْكَ عِتْقَ
رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ وَمُنَّ عَلَيَّ بِالْفَوْزِ بِالْجَنَّةِ
وَالْاَمْنِ يَوْمَ الْخَوْفِ مِنْ كُلِّ فَزَعٍ وَمِنْ كُلِّ
هَوْلٍ اَعْدَدْتَهٗ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَعُوْذُ بِحُرْمَةِ وَجْهِكَ
الْكَرِيْمِ وَحُرْمَةِ نَبِيِّكَ وَحُرْمَةِ الصَّالِحِيْنَ
اَنْ يَنْصُرَ مَهْدِيَّ هٰذَا الْيَوْمَ وَلَكَ قِبَلِي تَبِعَةٌ
تُرِيْدُ اَنْ تُؤَاخِذَنِي بِهَا اَوْ ذَنْبٌ تُرِيْدُ اَنْ
تُقَايِسَنِي بِهٖ وَتُشْقِيَنِي وَتَفْضَحَنِي بِهٖ

أَوْ خَطِيئَةٍ تُرِيدُ أَنْ تُقَايِسَنِي بِهَا وَتَقْتَصَّهَا
مِنِّي لَمْ تَغْفِرْهَا لِي وَأَسْئَلُكَ بِحُرْمَةِ وَجْهِكَ
الْكَرِيمِ الْفَعَّالِ لِمَا يُرِيدُ الَّذِي تَقُولُ لِشَيْءٍ
كُنْ فَيَكُونُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ بِلَا إِلٰهَ
إِلَّا أَنْتَ إِنْ كُنْتَ رَضِيتَ عَنِّي فِي هٰذَا الشَّهْرِ
أَنْ تَزِيدَ فِيمَا بَقِيَ مِنْ عُمْرِي رِضًا وَإِنْ
كُنْتَ لَمْ تَرْضَ عَنِّي فِي هٰذَا الشَّهْرِ فَمُنَّ
الْآنَ فَارْضَ عَنِّي السَّاعَةَ وَاجْعَلْنِي فِي هٰذِهِ
السَّاعَةِ وَفِي هٰذَا الْمَجْلِسِ مِنْ عُتَقَائِكَ
مِنَ النَّارِ وَطُلَقَائِكَ مِنْ جَهَنَّمَ وَسُعَدَائِ
خَلْقِكَ بِمَغْفِرَتِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ بِحُرْمَةِ وَجْهِكَ
الْكَرِيمِ أَنْ تَجْعَلَ شَهْرِي هٰذَا خَيْرَ شَهْرٍ
رَمَضَانَ عَبَدْتُكَ فِيهِ وَصُمْتُهُ لَكَ وَتَقَرَّبْتُ
بِهِ إِلَيْكَ أَسْكَنْتَنِي فِيهِ أَعْظَمَهُ أَجْرًا وَأَتَمَّهُ
نِعْمَةً وَأَعَمَّهُ مَغْفِرَةً وَأَكْمَلَهُ رِضْوَانًا وَأَقْرَبَهُ
إِلَى مَا تُحِبُّ وَتَرْضَى اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ شَهْرٍ

رَمَضَانَ صُمْتُهُ لَكَ وَامْرُرْقَنِي الْعَوْدَفِيهِ
ثُمَّ الْعَوْدَ حَتّٰى تَرْضٰى وَبَعْدَ الرِّضَا وَحَتّٰى
تُخْرِجَنِي مِنَ الدُّنْيَا سَالِمًا وَاَنْتَ عَنِّي
رَاضٍ وَاَنَالَكَ مَرْضِيٌّ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيمَا
تَقْضِي وَتُقَدِّرُ مِنَ الْاَمْرِ الْمَحْتُومِ الَّذِي
لَايُرَدُّ وَلَايُبَدَّلُ اَنْ تَكْتُبَنِي مِنْ حُجَّاجِ
بَيْتِكَ الْحَرَامِ فِي هٰذَا الْعَامِ وَفِي كُلِّ عَامٍ
الْمَبْرُورِ حَجُّهُمُ الْمَشْكُورِ سَعْيُهُمُ الْمَغْفُورِ
ذُنُوبُهُمُ الْمُتَقَبَّلِ مَنَاسِكُهُمُ الْمُعَافَيْنَ
عَلٰى اَسْفَارِهِمُ الْمُقْبِلِينَ عَلٰى نُسُكِهِمُ الْمَحْفُوظِينَ
فِي اَنْفُسِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ وَكُلِّ مَا
اَنْعَمْتَ بِهِ عَلَيْهِمُ اَللّٰهُمَّ اَقْبِلْنِي مِنْ مَجْلِسِي
هٰذَا اِنْ شَاءَ هٰذَا فِي يَوْمِي هٰذَا فِي
سَاعَتِي هٰذِهِ مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا لِي
مَغْفُورًا ذَنْبِي مُعَافًا مِنَ النَّارِ وَمُعْتَقًا
مِنْهَا عِتْقًا لَارِقَّ بَعْدَهُ اَبَدًا وَلَارَهْبَةً يَا
رَبَّ الْاَرْبَابِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ

Marfat.com

فِيمَا نِشْتُ وَاَرَدْتَ وَقَضَيْتَ وَقَدَّرْتَ
وَحَتَمْتَ وَاَنْفَذْتَ اَنْ تُطِيلَ عُمْرِي وَ
تُنْسِيَ فِي اَجَلِي وَاَنْ تُقَوِّيَ ضَعْفِي وَاَنْ تُغْنِيَ
فَقْرِي وَاَنْ تَجْبُرَ فَاقَتِي وَاَنْ تَرْحَمَ مَسْكَنَتِي
وَاَنْ تُعِزَّ ذُلِّي وَاَنْ تَرْفَعَ ضَعَتِي وَاَنْ
تُغْنِيَ عَائِلَتِي وَاَنْ تُؤْنِسَ وَحْشَتِي وَاَنْ
تُكْثِرَ قِلَّتِي وَاَنْ تُدَرِّرَ رِزْقِي فِي عَافِيَةٍ وَ
يُسْرٍ وَخَفْضٍ وَاَنْ تَكْفِيَنِي مَا اَهَمَّنِي مِنْ
اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَا تَكِلْنِي اِلٰى نَفْسِي
فَاَعْجَزَ عَنْهَا وَلَا اِلَى النَّاسِ فَيَرْفُضُونِي وَاَنْ
تُعَافِيَنِي فِي دِينِي وَبَدَنِي وَجَسَدِي وَ
رُوحِي وَوُلْدِي وَاَهْلِي وَاَهْلِ مَوَدَّتِي
وَاِخْوَانِي وَجِيرَانِي مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَ
الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ
مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ وَاَنْ تَمُنَّ عَلَيَّ بِالْاَمْنِ
وَالْاِيمَانِ مَا اَبْقَيْتَنِي فَاِنَّكَ وَلِيِّي وَمَوْلَايَ
وَثِقَتِي وَرَجَائِي وَمَعْدِنُ مَسْئَلَتِي وَمَوْضِعُ

شَكْوَايَ وَمُنْتَهَى رَغْبَتِي فَلَا تُخَيِّبْنِي فِي رَجَائِي
يَا سَيِّدِي وَمَوْلَايَ وَلَا تُبْطِلْ طَمَعِي وَرَجَائِي
فَقَدْ تَوَجَّهْتُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ وَآلِهِ صَلَوَاتُ
اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَقَدَّمْتُهُمْ إِلَيْكَ أَمَامَ
وَأَمَامَ حَاجَتِي وَطَلِبَتِي وَتَضَرُّعِي وَمَسْئَلَتِي
فَاجْعَلْنِي بِهِمْ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ
الْمُقَرَّبِينَ فَإِنَّكَ مَنَنْتَ عَلَيَّ بِهِمْ فَاخْتِمْ
لِي بِالسَّعَادَةِ وَالسَّلَامَةِ وَالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَ
الْمَغْفِرَةِ وَالرِّضْوَانِ وَالسَّعَادَةِ وَالْحِفْظِ
يَا أَللّٰهُ أَنْتَ لِكُلِّ حَاجَةٍ لَنَا فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ
آلِهِ وَعَافِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ
لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاكْفِنَا كُلَّ أَمْرٍ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ صَلِّ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
كَأَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ
وَتَحَنَّنْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ
حَمِيدٌ مَجِيدٌ

عید دحوالارض ۲۵ ذیقعدہ

شیخ مفید علیہ الرحمۃ نے کتاب تاریخ میں فرمایا ہے۔ نیز ہادی التواریخ میں ہے کہ اس تاریخ زمین بچھائی گئی۔ کعبہ بھی اسی تاریخ نصب کیا گیا۔ اول روز نزول رحمت الٰہی ہے نیز اس تاریخ کی رات کو حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت عیسٰے متولد ہوئے۔ اسی تاریخ کو کشتی نوحؑ نے کوہ جودی پر قرار کیا۔ روایات میں ہے کہ اسی تاریخ حضرت حجت روحی فداہ ظہور فرمائیں گے۔ لہذا مناسب ہے کہ اس تاریخ کو بھی آپ کی زیارت پڑھی جائے۔ جو اوّل کتاب میں گذر چکی۔ روایت میں ہے کہ اس تاریخ کا روزہ ستر برس کے روزے کے برابر ہے۔ آج کی تاریخ اس طرح سے نماز وارد ہے کہ دو رکعت قربت کی نیت سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ الحمد کے پانچ دفعہ سورہ والشمس پڑھے بعد سلام یہ دعا پڑھے:۔

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
یَا مُقِیْلَ الْعَثَرَاتِ اَقِلْنِیْ عَثْرَتِیْ یَا مُجِیْبَ
الدَّعَوَاتِ اَجِبْ دَعْوَتِیْ یَا سَامِعَ الْاَصْوَاتِ
اِسْمَعْ صَوْتِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتَجَاوَزْ عَنْ سَیِّاٰتِیْ
یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

ماہ ذیحجہ کے بعض تاریخی اہم واقعات

یکم ذیحجہ بعقولے ولادت حضرت ابراہیمؑ۔ خلعت خلت بھی اسی روز ملا۔

ساتویں ذیحجہ شہادت امام محمد باقر علیہ السلام، اسی تاریخ امام موسیٰ کاظمؑ بصرہ کے قید خانہ میں داخل کئے گئے۔

آٹھویں ذیحجہ اس تاریخ عہد رسول میں مسجد رسول میں سوائے علیؑ کے سب کے دروازے بند کئے گئے۔ اسی تاریخ کو شہادت جناب ہانی ابن عروہ ابن زیاد کے حکم سے سرزمین کوفہ پر واقع ہوئی۔ یہ روز ترویہ ہے روز توبہ و عبادت ہے۔

نویں ذیحجہ روز عرفہ ہے۔ شہادت حضرت مسلم۔ روانگی امام حسینؑ از مکہ

دسویں ذیحجہ عید الاضحےٰ

پندرھویں ذیحجہ ولادت امام علی نقی علیہ السلام

اٹھارھویں ذیحجہ عید غدیر

اکیسویں ذیحجہ روز بساط ہے۔

بائیسویں ذیحجہ روز قتل ابن زیاد

چوبیسویں ذیحجہ عید مباہلہ

پچیسویں ذیحجہ نزول ھل اتیٰ۔ اس تاریخ اہل بیت پر خوان جنت نازل ہوا۔

چھبیسویں ذیحجہ اس تاریخ عمر بن خطاب کو خنجر لگا۔ (بقول اہلسنت)
تیسویں ذیحجہ وفات عمر بن خطاب۔

عمل عید غدیر

مفاتیح الجنان میں ہے روز غدیر عید اللہ الاکبر ہے۔ آل محمد کی عید ہے۔ بزرگ ترین عیدوں میں سے ہے۔ خدا نے کسی پیغمبر کو مبعوث نہیں کیا الّا یہ کہ اُسنے اس روز عید کی۔ صادق آلِ محمدؐ سے کسی نے پوچھا کہ آیا مسلمانوں کے لیے جمعہ و اضحیٰ و فطر کے علاوہ کوئی اور عید بھی ہے؟ حضرت نے فرمایا ہاں ایک اور عید بھی ہے جس کی حرمت سب سے بیشتر ہے راوی نے پوچھا کون سی عید؟ حضرت نے فرمایا وہ عید وہ ہے جس میں آں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ کو خلافت کے لئے لوگوں کے سامنے نصب کیا۔ راوی نے پوچھا کہ اس روز کیا عمل کرنا چاہیئے۔ حضرت نے فرمایا کہ اس دن روزہ رکھنا چاہیئے۔ اور عبادت کرنا چاہیئے اور محمد و آلِ محمد پر صلوات بھیجنا چاہیئے۔ (انتہیٰ)

روایت میں ہے کہ آج کے روز کا روزہ ساٹھ سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ بھی روایت میں آیا ہے کہ آج کے دن کا روزہ عمرِ دنیا کے روزوں کے برابر ہے۔

روز غدیر کے اعمال بہ کثرت وارد ہیں۔ ان میں سے حضرت

حجت علیہ السلام سے جو متعلق ہے وہ دعائے ندبہ کا پڑھنا ہے جو
صفحہ ۱۹۶ پر گزر چکی ہے۔

اعمال محرّم الحرام

یکم محرّم : روز قبولیت دعا بر ائے حضرت زکریاؑ دربارہ تولد حضرت یحییٰؑ۔ نیز روز نزول کہیعص۔ اسی تاریخ حضرت ادریسؑ داخل بہشت ہوئے۔

دوم محرّم : ورود امام حسینؑ در سرزمین کربلا۔

سوم محرّم : ورود عمر بن سعد در کربلا۔

ششم محرّم : ورود شمر بن ذی الجوشن۔

ہفتم محرّم : حسینؑ اور ان کے بچوں پر بندش آب۔

نہم محرّم : امام حسینؑ پر لشکر اعدا کا ہجوم اور مکمل حصار۔

دہم محرّم : روز شہادت فرزند بتول و تاراجئ آل رسولؐ۔

پچیسویں محرّم : شہادت امام زین العابدین علیہ السلام۔

زیارت عاشورہ

یہ جلیل القدر زیارت حل مشکلات کے لئے بہت مجرب ہے۔ اس کو چالیس روز تک ایک ہی وقت پڑھے تو انشاءاللہ مراد پوری ہوگی۔ اسی کتاب میں گزر چکا کہ امام زمانہؑ نے عام دنوں میں بھی اس کے پڑھنے کی تاکید کی ہے۔ ویسے یہ عاشورہ کے دن کے لئے وارد ہوئی ہے۔ قبل زوال باطہارت پشت بام یا صحرا یا صحن خانہ میں قبر مطہر امام حسینؑ

کی طرف اشارہ کر کے پڑھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
اِبْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ
فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا ثَارَ اللّٰهِ وَابْنَ ثَارِهٖ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُوْرَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ وَعَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِيْ حَلَّتْ بِفِنَآئِكَ
عَلَيْكُمْ مِنِّيْ جَمِيْعًا سَلَامُ اللّٰهِ اَبَدًا مَا بَقِيْتُ
وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ لَقَدْ عَظُمَتِ
الرَّزِيَّةُ وَجَلَّتْ وَعَظُمَتِ الْمُصِيْبَةُ بِكَ عَلَيْنَا
وَعَلٰى جَمِيْعِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ وَجَلَّتْ وَعَظُمَتْ
مُصِيْبَتُكَ فِي السَّمٰوٰتِ عَلٰى جَمِيْعِ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ
فَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً اَسَّسَتْ اَسَاسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ
عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً دَفَعَتْكُمْ عَنْ
مَقَامِكُمْ وَاَزَالَتْكُمْ عَنْ مَرَاتِبِكُمُ الَّتِيْ رَتَّبَكُمُ
اللّٰهُ فِيْهَا وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكُمْ وَلَعَنَ اللّٰهُ
الْمُمَهِّدِيْنَ لَهُمْ بِالتَّمْكِيْنِ مِنْ قِتَالِكُمْ بَرِئْتُ

إِلَى اللّٰهِ وَإِلَيْكُمْ مِنْهُمْ وَأَشْيَاعِهِمْ وَأَتْبَاعِهِمْ
وَأَوْلِيَائِهِمْ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ إِنِّي سِلْمٌ لِمَنْ
سَالَمَكُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ إِلَى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ وَلَعَنَ اللّٰهُ آلَ زِيَادٍ وَآلَ مَرْوَانَ وَ
لَعَنَ اللّٰهُ بَنِي أُمَيَّةَ قَاطِبَةً وَلَعَنَ اللّٰهُ ابْنَ
مَرْجَانَةَ وَلَعَنَ اللّٰهُ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَلَعَنَ اللّٰهُ
شِمْرًا وَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً أَسْرَجَتْ وَأَلْجَمَتْ
وَتَنَقَّبَتْ لِقِتَالِكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَقَدْ عَظُمَ
مُصَابِي بِكَ فَأَسْئَلُ اللّٰهَ الَّذِي أَكْرَمَ مَقَامَكَ
وَأَكْرَمَنِي أَنْ يَرْزُقَنِي طَلَبَ ثَارِكَ مَعَ إِمَامٍ
مَنْصُورٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي عِنْدَكَ وَجِيهًا بِالْحُسَيْنِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ
إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ وَإِلَى أَمِيرِ
الْمُؤْمِنِينَ وَإِلَى فَاطِمَةَ وَإِلَى الْحَسَنِ وَإِلَيْكَ
بِمُوَالَاتِكَ وَبِالْبَرَاءَةِ مِمَّنْ أَسَّسَ أَسَاسَ ذٰلِكَ
وَبَنَى عَلَيْهِ بُنْيَانَهُ وَجَرَى فِي ظُلْمِهِ وَجَوْرِهِ

عَلَيْكُمْ وَعَلٰى اَشْيَاعِكُمْ بَرِئْتُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ
مِنْهُمْ وَاَتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ اِلَيْكُمْ بِمُوَالَاتِكُمْ
وَمُوَالَاةِ وَلِيِّكُمْ وَبِالْبَرَاءَةِ مِنْ اَعْدَآئِكُمْ وَ
النَّاصِبِيْنَ لَكُمُ الْحَرْبَ وَبِالْبَرَاءَةِ مِنْ
اَشْيَاعِهِمْ وَاَتْبَاعِهِمْ اِنِّيْ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ
وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ وَوَلِيٌّ لِمَنْ وَالَاكُمْ
وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاكُمْ فَاَسْئَلُ اللّٰهَ الَّذِيْ اَكْرَمَنِيْ
بِمَعْرِفَتِكُمْ وَمَعْرِفَةِ اَوْلِيَائِكُمْ وَرَزَقَنِيَ الْبَرَاءَةَ
مِنْ اَعْدَائِكُمْ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مَعَكُمْ فِي الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ وَاَنْ يُثَبِّتَ لِيْ عِنْدَكُمْ قَدَمَ صِدْقٍ
فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَسْئَلُهُ اَنْ يُبَلِّغَنِيَ الْمَقَامَ
الْمَحْمُوْدَ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَنْ يَرْزُقَنِيْ طَلَبَ ثَارِكُمْ
مَعَ اِمَامٍ مَهْدِيٍّ ظَاهِرٍ نَاطِقٍ بِالْحَقِّ مِنْكُمْ
وَاَسْئَلُ اللّٰهَ بِحَقِّكُمْ وَبِالشَّاْنِ الَّذِيْ لَكُمْ عِنْدَهٗ
اَنْ يُعْطِيَنِيْ بِمُصَابِيْ بِكُمْ اَفْضَلَ مَا يُعْطِيْ
مُصَابًا بِمُصِيْبَتِهٖ مُصِيْبَةً مَا اَعْظَمَهَا وَاَعْظَمَ
رَزِيَّتَهَا فِي الْاِسْلَامِ وَفِيْ جَمِيْعِ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا
مِمَّنْ تَنَالُهٗ مِنْكَ صَلَوَاتٌ وَرَحْمَةٌ وَمَغْفِرَةٌ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَحْیَایَ مَحْیَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَمَمَاتِیْ مَمَاتَ مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّ
هٰذَا یَوْمٌ تَبَرَّكَتْ بِهٖ بَنُوْ اُمَیَّةَ وَابْنُ اٰكِلَةِ
الْاَكْبَادِ اللَّعِیْنُ ابْنُ اللَّعِیْنِ عَلٰی لِسَانِكَ وَلِسَانِ
نَبِیِّكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ كُلِّ مَوْطِنٍ
وَمَوْقِفٍ وَقَفَ فِیْهِ نَبِیُّكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ
اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَبَا سُفْیَانَ وَمُعَاوِیَةَ وَیَزِیْدَ بْنَ مُعَاوِیَةَ
عَلَیْهِمْ مِنْكَ اللَّعْنَةُ اَبَدَ الْاٰبِدِیْنَ وَهٰذَا یَوْمٌ فَرِحَتْ
بِهٖ اٰلُ زِیَادٍ وَاٰلُ مَرْوَانَ بِقَتْلِهِمُ الْحُسَیْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ
عَلَیْهِ اَللّٰهُمَّ فَضَاعِفْ عَلَیْهِمُ اللَّعْنَ مِنْكَ وَالْعَذَابَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَقَرَّبُ اِلَیْكَ فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ وَفِیْ مَوْقِفِیْ هٰذَا
وَاَیَّامِ حَیٰوتِیْ بِالْبَرَاْةِ مِنْهُمْ وَاللَّعْنَةِ عَلَیْهِمْ بِالْمُوَالَاتِ
لِنَبِیِّكَ وَاٰلِ نَبِیِّكَ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمُ السَّلَامُ پس اسکے بعد سو دفعہ
کہے اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَاٰخِرَ تَابِعٍ لَهٗ عَلٰی ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْعِصَابَةَ الَّتِیْ

جَاهَدَتِ الْحُسَيْنَ وَشَايَعَتْ وَبَايَعَتْ وَتَابَعَتْ عَلٰى قَتْلِهٖ
اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ جَمِيْعًا پس اسکے بعد سو مرتبہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَعَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِيْ حَلَّتْ بِفِنَآئِكَ عَلَيْكَ
مِنِّيْ سَلَامُ اللّٰهِ اَبَدًا مَا بَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَلَا
جَعَلَهُ اللّٰهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّيْ لِزِيَارَتِكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ
وَعَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَعَلٰى اَوْلَادِ الْحُسَيْنِ وَعَلٰى اَصْحَابِ
الْحُسَيْنِ پھر کہے اَللّٰهُمَّ خُصَّ اَنْتَ اَوَّلَ ظَالِمٍ بِاللَّعْنِ
مِنِّيْ وَابْدَأْ بِهٖ اَوَّلًا ثُمَّ الثَّانِيَ وَالثَّالِثَ وَالرَّابِعَ
اَللّٰهُمَّ الْعَنْ يَزِيْدَ خَامِسًا وَالْعَنْ عُبَيْدَ اللّٰهِ
بْنَ زِيَادٍ وَابْنَ مَرْجَانَةَ وَعُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَشِمْرًا
وَاٰلَ اَبِيْ سُفْيَانَ وَاٰلَ زِيَادٍ وَاٰلَ مَرْوَانَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
اس کے بعد سجدے میں چلا جائے اور کہے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ
حَمْدَ الشَّاكِرِيْنَ لَكَ عَلٰى مُصَابِهِمُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى
عَظِيْمِ رَزِيَّتِيْ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَفَاعَةَ الْحُسَيْنِ يَوْمَ
الْوُرُوْدِ وَثَبِّتْ لِيْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَكَ مَعَ
الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِ الْحُسَيْنِ الَّذِيْنَ بَذَلُوْا مُهَجَهُمْ
دُوْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

اِس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے پھر یہ دعا پڑھے ۔

يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ
يَا كَاشِفَ كُرَبِ الْمَكْرُوْبِيْنَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ
يَا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ وَيَا مَنْ هُوَ اَقْرَبُ
اِلَيَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ وَيَا مَنْ يَّحُوْلُ بَيْنَ
الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَيَا مَنْ هُوَ بِالْمَنْظَرِ الْاَعْلٰى وَ
بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ وَيَا مَنْ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ
عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى وَيَا مَنْ يَّعْلَمُ خَائِنَةَ
الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ وَيَا مَنْ لَا يَخْفٰى
عَلَيْهِ خَافِيَةٌ يَا مَنْ لَا تَشْتَبِهُ عَلَيْهِ الْاَصْوَاتُ وَ
يَا مَنْ لَا تُغَلِّطُهُ الْحَاجَاتُ وَيَا مَنْ لَا يُبْرِمُهُ
اِلْحَاحُ الْمُلِحِّيْنَ يَا مُدْرِكَ كُلِّ فَوْتٍ وَيَا جَامِعَ
كُلِّ شَمْلٍ وَيَا بَارِئَ النُّفُوْسِ بَعْدَ الْمَوْتِ يَا
مَنْ هُوَ كُلَّ يَوْمٍ فِيْ شَاْنٍ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ
يَا مُنَفِّسَ الْكُرُبَاتِ يَا مُعْطِيَ السُّؤُلَاتِ يَا
وَلِيَّ الرَّغَبَاتِ يَا كَافِيَ الْمُهِمَّاتِ يَا مَنْ يَّكْفِيْ مِنْ
كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِيْ مِنْهُ شَيْءٌ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلِيٍّ
اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَبِحَقِّ فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ وَ
وَبِحَقِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ فَاِنِّيْ بِهِمْ اَتَوَجَّهُ
اِلَيْكَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا وَبِهِمْ اَتَوَسَّلُ وَبِهِمْ اَتَشَفَّعُ
اِلَيْكَ وَبِحَقِّهِمْ اَسْئَلُكَ وَاُقْسِمُ وَاَعْزِمُ عَلَيْكَ
وَبِالشَّاْنِ الَّذِيْ لَهُمْ عِنْدَكَ وَبِالْقَدْرِ الَّذِيْ
لَهُمْ عِنْدَكَ وَبِالَّذِيْ فَضَّلْتَهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ
وَبِاسْمِكَ الَّذِيْ جَعَلْتَهُ عِنْدَهُمْ وَبِهِ خَصَصْتَهُمْ
دُوْنَ الْعٰلَمِيْنَ وَبِهِ اَبَنْتَهُمْ وَاَبَنْتَ فَضْلَهُمْ
مِنْ فَضْلِ الْعٰلَمِيْنَ حَتّٰى فَاقَ فَضْلُهُمْ فَضْلَ
الْعٰلَمِيْنَ جَمِيْعًا اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَكْشِفَ عَنِّيْ غَمِّيْ وَهَمِّيْ وَكَرْبِيْ
وَتَكْفِيَنِيْ الْمُهِمَّ مِنْ اُمُوْرِيْ وَتَقْضِيَ عَنِّيْ
دَيْنِيْ وَتُجِيْرَنِيْ مِنَ الْفَقْرِ وَتُجِيْرَنِيْ مِنَ
الْفَاقَةِ وَتُغْنِيَنِيْ عَنِ الْمَسْئَلَةِ اِلَى الْمَخْلُوْقِيْنَ
وَتَكْفِيَنِيْ هَمَّ مَنْ اَخَافُ هَمَّهُ وَعُسْرَ مَنْ
اَخَافُ عُسْرَهُ وَحَزُوْنَةَ مَنْ اَخَافُ حَزُوْنَتَهُ

وَشَرِّ مَنْ اَخَافُ شَرَّهٗ وَمَكْرِ مَنْ اَخَافُ
مَكْرَهٗ وَبَغْيِ مَنْ اَخَافُ بَغْيَهٗ وَجَوْرِ مَنْ
اَخَافُ جَوْرَهٗ وَسُلْطَانَ مَنْ اَخَافُ سُلْطَانَهٗ
وَكَيْدَ مَنْ اَخَافُ كَيْدَهٗ وَمَقْدُرَةَ مَنْ اَخَافُ
مَقْدُرَتَهٗ عَلَيَّ وَتَرُدَّ عَنِّيْ كَيْدَ الْكَيَدَةِ وَ
مَكْرَ الْمَكَرَةِ اَللّٰهُمَّ مَنْ اَرَادَنِيْ فَاَرِدْهُ وَمَنْ كَادَنِيْ
فَكِدْهُ وَاصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهٗ وَمَكْرَهٗ وَبَاْسَهٗ
وَاَمَانِيَّهٗ وَامْنَعْهُ عَنِّيْ كَيْفَ شِئْتَ وَاَنّٰى شِئْتَ
اَللّٰهُمَّ اشْغَلْهُ عَنِّيْ بِفَقْرٍ لَا تَجْبُرُهٗ وَبِبَلَاءٍ
لَا تَسْتُرُهٗ وَبِفَاقَةٍ لَا تَسُدُّهَا وَبِسُقْمٍ لَا تُعَافِيْهِ
وَذُلٍّ لَا تُعِزُّهٗ وَبِمَسْكَنَةٍ لَا تَجْبُرُهَا اَللّٰهُمَّ اضْرِبْ
بِالذُّلِّ نَصْبَ عَيْنَيْهِ وَاَدْخِلْ عَلَيْهِ الْفَقْرَ فِيْ مَنْزِلِهٖ
وَالْعِلَّةَ وَالسُّقْمَ فِيْ بَدَنِهٖ حَتّٰى تَشْغَلَهٗ عَنِّيْ
بِشُغُلٍ شَاغِلٍ لَا فَرَاغَ لَهٗ وَاَنْسِهٖ ذِكْرِيْ كَمَا
اَنْسَيْتَهٗ ذِكْرَكَ وَخُذْ عَنِّيْ بِسَمْعِهٖ وَبَصَرِهٖ
وَلِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَرِجْلِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَمِيْعِ جَوَارِحِهٖ
وَاَدْخِلْ عَلَيْهِ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ السُّقْمَ وَالْاٰفَةَ

حَتّٰى تَجْعَلَ ذٰلِكَ لَهٗ شُغْلًا شَاغِلًا بِهٖ عَنِّىْ وَعَنْ
ذِكْرِىْ وَاكْفِنِىْ يَا كَافِىَ مَا لَا يَكْفِىْ سِوَاكَ فَاِنَّكَ
الْكَافِىْ لَا كَافِىَ سِوَاكَ وَمُفَرِّجٌ لَا مُفَرِّجَ سِوَاكَ
وَمُغِيْثٌ لَا مُغِيْثَ سِوَاكَ وَجَارٌ لَا يُجَارُ سِوَاكَ
خَابَ مَنْ كَانَ جَارُهٗ سِوَاكَ وَمُغِيْثُهٗ سِوَاكَ
وَمَفْزَعُهٗ اِلٰى سِوَاكَ وَمَهْرَبُهٗ اِلٰى سِوَاكَ وَمَلْجَاُهٗ
اِلٰى غَيْرِكَ وَمَنْجَاهُ مِنْ مَخْلُوْقٍ غَيْرِكَ فَاَنْتَ
ثِقَتِىْ وَرَجَائِىْ وَمَفْزَعِىْ وَمَهْرَبِىْ وَمَلْجَائِىْ وَمَنْجَائِىْ
وَبِكَ اَسْتَفْتِحُ وَبِكَ اَسْتَنْجِحُ وَبِمُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ وَاَتَوَسَّلُ وَاَتَشَفَّعُ فَاَسْئَلُكَ
يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ وَاِلَيْكَ
الْمُشْتَكٰى وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ فَاَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ
بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَنْ تُصَلِّىَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَاَنْ تَكْشِفَ عَنِّىْ غَمِّىْ وَهَمِّىْ وَكَرْبِىْ فِىْ مَقَامِىْ
هٰذَا كَمَا كَشَفْتَ عَنْ نَبِيِّكَ هَمَّهٗ وَغَمَّهٗ
وَكَرْبَهٗ وَكَفَيْتَهٗ هَوْلَ عَدُوِّهٖ فَاكْشِفْ عَنِّىْ كَمَا
كَشَفْتَ عَنْهُ وَفَرِّجْ عَنِّىْ كَمَا فَرَّجْتَ عَنْهُ

وَاكْفِنِي كَمَا كَفَيْتَهُ وَاصْرِفْ عَنِّي هَوْلَ مَا اَخَافُ
هَوْلَهُ وَمُؤْنَةَ مَا اَخَافُ مَؤُنَتَهُ وَهَمَّ مَا اَخَافُ
هَمَّهُ بِلَا مَؤُنَةٍ عَلَى نَفْسِي مِنْ ذٰلِكَ وَاصْرِفْنِي
بِقَضَاءِ حَوَائِجِي وَكِفَايَةِ مَا اَهَمَّنِي هَمُّهُ مِنْ اَمْرِ
اٰخِرَتِي وَدُنْيَايَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ
عَلَيْكَ مِنِّي سَلَامُ اللّٰهِ اَبَدًا مَا بَقِيْتُ وَبَقِيَ
اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَلَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ
زِيَارَتِكُمَا وَلَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمَا اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِي
حَيٰوةَ مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ وَاَمِتْنِي مَمَاتَهُمْ وَ
تَوَفَّنِي عَلٰى مِلَّتِهِمْ وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَتِهِمْ وَ
لَا تُفَرِّقْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ طَرْفَةَ عَيْنٍ اَبَدًا فِي
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ
اَتَيْتُكُمَا زَائِرًا وَمُتَوَسِّلًا اِلَى اللّٰهِ رَبِّي وَرَبِّكُمَا
وَمُتَوَجِّهًا اِلَيْهِ بِكُمَا وَمُسْتَشْفِعًا بِكُمَا اِلَى اللّٰهِ فِي
حَاجَتِي هٰذِهِ فَاشْفَعَا لِي فَاِنَّ لَكُمَا عِنْدَ اللّٰهِ
الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ وَالْجَاهَ الْوَجِيْهَ وَالْمَنْزِلَ الرَّفِيْعَ
وَالْوَسِيْلَةَ اِنِّي اَنْقَلِبُ عَنْكُمَا مُنْتَظِرًا لِلنُّجْحِ فِي الْحَاجَةِ

قَضَائِهَا وَ نَجَاحِهَا مِنَ اللّٰهِ بِشَفَاعَتِكُمَا اِلَى اللّٰهِ فِيْ
ذٰلِكَ فَلَا اَخِيْبُ وَلَا اَكُوْنُ مُنْقَلَبِيْ مُنْقَلِبًا خَائِبًا
خَاسِرًا بَلْ يَكُوْنُ مُنْقَلَبِيْ مُنْقَلَبًا رَاجِحًا مُفْلِحًا
مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا بِقَضَاءِ جَمِيْعِ حَوَائِجِيْ وَتَشَفُّعًا لِيْ
اِلَى اللّٰهِ اِنْقَلَبْتُ عَلٰى مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ مُفَوِّضًا اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ مُلْجِأً ظَهْرِيْ اِلَى
اللّٰهِ مُتَوَكِّلًا عَلَى اللّٰهِ وَاَقُوْلُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَكَفٰى سَمِعَ
اللّٰهُ لِمَنْ دَعٰى لَيْسَ لِيْ وَرَآءَ اللّٰهِ وَوَرَآءَكُمْ يَا سَادَتِيْ
مُنْتَهٰى مَا شَآءَ رَبِّيْ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ وَ
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَسْتَوْدِعُكُمَا اللّٰهَ وَلَا جَعَلَهُ
اللّٰهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّيْ اِلَيْكُمَا اِنْصَرَفْتُ يَا سَيِّدَيْ
يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَوْلَايَ وَاَنْتَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يَا سَيِّدِيْ
وَسَلَامِيْ عَلَيْكُمَا مُتَّصِلٌ مَا اتَّصَلَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ
وَاصِلٌ ذٰلِكَ اِلَيْكُمَا غَيْرُ مَحْجُوْبٍ عَنْكُمَا سَلَامِيْ اِنْشَآءَ
اللّٰهُ وَاَسْئَلُهُ بِحَقِّكُمَا اَنْ يَشَآءَ ذٰلِكَ وَيَفْعَلُ فَاِنَّهُ
حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ اِنْقَلَبْتُ يَا سَيِّدَيَّ عَنْكُمَا تَائِبًا حَامِدًا
لِلّٰهِ شَاكِرًا رَاجِيًا لِلْاِجَابَةِ غَيْرَ اٰيِسٍ وَلَا قَانِطٍ

اَبَدًا عَائِدٌ اَرَاجِعًا اِلٰی زِیَارَتِکُمَا غَیْرَ رَاغِبٍ عَنْکُمَا
وَلَا عَنْ زِیَارَتِکُمَا بَلْ رَاجِعٌ عَائِدٌ اِنْشَآءَ اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یَا سَادَتِیْ رَغِبْتُ اِلَیْکُمَا وَاِلٰی
زِیَارَتِکُمَا بَعْدَ اَنْ زَھِدَ فِیْکُمَا وَفِیْ زِیَارَتِکُمَا
اَھْلُ الدُّنْیَا فَلَاخَیَّبَنِیَ اللّٰہُ مَا رَجَوْتُ وَمَا
اَمَّلْتُ فِیْ زِیَارَتِکُمَا اِنَّہٗ قَرِیْبٌ مُجِیْبٌ ط

زیارتِ ناحیہ

یہ زیارت امام عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ سے وارد ہے عصر روز عاشورہ پڑھنا چاہیئے:۔

اَلسَّلَامُ عَلٰی اٰدَمَ صَفْوَۃِ اللّٰہِ مِنْ خَلِیْقَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی شِیْثٍ وَلِیِّ اللّٰہِ وَخِیَرَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی اِدْرِیْسَ الْقَآئِمِ بِحُجَّتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی نُوْحٍ الْمُجَابِ فِیْ دَعْوَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی ھُوْدٍ الْمَمْدُوْدِ مِنَ اللّٰہِ بِمَعُوْنَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی صَالِحٍ الَّذِیْ وَجَّھَہُ اللّٰہُ بِکَرَامَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ الَّذِیْ اِجْتَبَاہُ اللّٰہُ بِمَحَبَّتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی اِسْمٰعِیْلَ الَّذِیْ فَدَاہُ اللّٰہُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ مِنْ جَنَّتِہٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی اِسْحَاقَ الَّذِیْ جَعَلَ اللّٰہُ النُّبُوَّۃَ فِیْ ذُرِّیَّتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی یَعْقُوْبَ الَّذِیْ رَدَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ بَصَرَہٗ بِرَحْمَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی یُوْسُفَ الَّذِیْ نَجَّاہُ اللّٰہُ مِنَ الْجُبِّ بِعَظَمَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی مُوْسَی الَّذِیْ فَلَقَ اللّٰہُ الْبَحْرَ لَہٗ بِقُدْرَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی ھٰرُوْنَ الَّذِیْ خَصَّہُ اللّٰہُ بِنُبُوَّتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی شُعَیْبٍ الَّذِیْ نَصَرَہُ اللّٰہُ عَلٰی اُمَّتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی دَاوٗدَ الَّذِیْ تَابَ اللّٰہُ مِنْ خَطِیْئَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی سُلَیْمَانَ الَّذِیْ ذَلَّتْ لَہُ الْجِنُّ بِعِزَّتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی اَیُّوْبَ الَّذِیْ شَفَاہُ اللّٰہُ مِنْ عِلَّتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی یُوْنُسَ الَّذِیْ اَنْجَزَ اللّٰہُ مَضْمُوْنَ عِدَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی زَکَرِیَّا الصَّابِرِ فِیْ مِحْنَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی یَحْیٰی الَّذِیْ اَکْرَمَہُ اللّٰہُ بِشَہَادَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی عُزَیْرٍ الَّذِیْ اَحْیَاہُ اللّٰہُ بَعْدَ مِیْتَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی عِیْسٰی رُوْحِ اللّٰہِ وَکَلِمَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَبِیْبِ اللّٰہِ وَ صَفْوَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ خُصَّ بِاُخُوَّتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی فَاطِمَۃَ الزَّھْرَآءِ اِبْنَتِہٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی اَبِیْ مُحَمَّدِ الْحَسَنِ وَصِیِّ اَبِیْہِ وَخَلِیْفَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلَی الْحُسَیْنِ الَّذِیْ سَمَحَتْ نَفْسُہٗ بِمُہْجَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَطَاعَ اللّٰہُ فِیْ سِرِّہٖ وَعَلَانِیَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ جَعَلَ اللّٰہُ الشِّفَاءَ فِیْ تُرْبَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ الْاِجَابَۃُ تَحْتَ قُبَّتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ الْاَئِمَّۃُ مِنْ ذُرِّیَّتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی بْنِ خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ
اَلسَّلَامُ عَلٰی بْنِ سَیِّدِ الْاَوْصِیَاءِ
اَلسَّلَامُ عَلٰی بْنِ فَاطِمَۃَ الزَّہْرَاءِ
اَلسَّلَامُ عَلٰی بْنِ خَدِیْجَۃَ الْکُبْرٰی
اَلسَّلَامُ عَلٰی بْنِ سِدْرَۃِ الْمُنْتَہٰی
اَلسَّلَامُ عَلٰی بْنِ جَنَّۃِ الْمَاْوٰی اَلسَّلَامُ
عَلٰی بْنِ زَمْزَمَ وَصَفَا اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُرَمَّلِ بِالدِّمَاءِ
اَلسَّلَامُ عَلٰی مَہْتُوْلِ الْاَبَاءِ
اَلسَّلَامُ عَلٰی خَامِسِ اَصْحَابِ الْکِسَاءِ
اَلسَّلَامُ عَلٰی غَرِیْبِ الْغُرَبَاءِ اَلسَّلَامُ عَلٰی شَہِیْدِ
الشُّہَدَاءِ اَلسَّلَامُ عَلٰی قَتِیْلِ الْاَدْعِیَاءِ

اَلسَّلَامُ عَلٰی سَاکِنِ کَرْبَلَاءَ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ
بَکَتْهُ مَلٰئِکَةُ السَّمَآءِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ ذُرِّیَّتُهٗ
اَلزَّکِیَّاءُ اَلسَّلَامُ عَلٰی یَعْسُوْبِ الدِّیْنِ
اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنَازِلِ الْبَرَاهِیْنِ اَلسَّلَامُ عَلَی
الْاَئِمَّةِ السَّادَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْجُیُوْبِ
الْمُضَرَّجَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی الشِّفَاهِ الذَّابِلَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَی النُّفُوْسِ الْمُصْطَلَمَاتِ اَلسَّلَامُ
عَلَی الْاَرْوَاحِ الْمُخْتَلَسَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی
الدِّمَآءِ السَّائِلَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَعْضَاءِ الْمُقَطَّعَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَی الرُّءُوْسِ الْمُشَالَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی
النِّسْوَةِ الْبَارِزَاتِ اَلسَّلَامُ عَلٰی حُجَّةِ رَبِّ
الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَعَلٰی اٰبَآئِكَ الطَّاهِرِیْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَعَلٰی اَبْنَآئِكَ الْمُسْتَشْهَدِیْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَعَلٰی ذُرِّیَّتِكَ النَّاصِرِیْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَعَلَی الْمَلٰئِكَةِ الْمُضَاجِعِیْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَی الْقَتِیْلِ الْمَظْلُوْمِ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَخِیْهِ
الْمَسْمُوْمِ اَلسَّلَامُ عَلٰی عَلِیٍّ الْکَبِیْرِ اَلسَّلَامُ عَلٰی

الرَّضِيعِ الصَّغِيرِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَبْدَانِ
السَّلِيبَةِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْعِتْرَةِ الْقَرِيبَةِ اَلسَّلَامُ
عَلَى الْمُجَدَّلِينَ فِي الْفَلَوَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَى النَّازِحِينَ
عَنِ الْاَوْطَانِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَدْفُونِينَ بِلَا كَفَانٍ
اَلسَّلَامُ عَلَى الرُّءُوسِ الْمُفَرَّقَةِ عَنِ الْاَبْدَانِ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُحْتَسِبِ الصَّابِرِ اَلسَّلَامُ عَلَى
الْمَظْلُومِ بِلَا نَاصِرٍ اَلسَّلَامُ عَلَى سَاكِنِ التُّرْبَةِ
الزَّاكِيَةِ اَلسَّلَامُ عَلَى صَاحِبِ الْقُبَّةِ السَّامِيَةِ
اَلسَّلَامُ عَلَى مَنْ طَهَّرَهُ الْجَلِيلُ اَلسَّلَامُ عَلَى
مَنِ افْتَخَرَ بِهِ جَبْرَئِيلُ اَلسَّلَامُ عَلَى مَنْ
نَاغَاهُ فِي الْمَهْدِ مِيكَائِيلُ اَلسَّلَامُ عَلَى مَنْ
نُكِتَتْ ذِمَّتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَى مَنْ هُتِكَتْ حُرْمَتُهُ
اَلسَّلَامُ عَلَى مَنْ اُرِيقَ بِالظُّلْمِ دَمُهُ اَلسَّلَامُ
عَلَى الْمُغَسَّلِ بِدَمِ الْجِرَاحِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُجَرَّعِ
بِكَاسَاتِ الرِّمَاحِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُضَامِ الْمُسْتَبَاحِ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَنْحُورِ فِي الْوَرَى اَلسَّلَامُ عَلَى مَنْ
دَفَنَهُ اَهْلُ الْقُرَى اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَفْطُومِ الرَّضِيعِ

Marfat.com

اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُحَامِي بِلَا مُعِيْنٍ اَلسَّلَامُ عَلَى
الشَّيْبِ الْخَضِيْبِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْخَدِّ التَّرِيْبِ اَلسَّلَامُ
عَلَى الْبَدَنِ التَّرِيْبِ اَلسَّلَامُ عَلَى الثَّغْرِ الْمَقْرُوْعِ
بِالْقَضِيْبِ اَلسَّلَامُ عَلَى الرَّاسِ الْمَرْفُوْعِ اَلسَّلَامُ
عَلَى الْاَجْسَامِ الْعَارِيَةِ فِي الْفَلَوَاتِ تَنْهَشُهَا
الذِّئَابُ الْعَادِيَاتُ وَتَخْتَلِفُ اِلَيْهَا السِّبَاعُ
الضَّارِيَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ وَعَلَى
الْمَلَآئِكَةِ الْمَرْفُوْفِيْنَ حَوْلَ قُبَّتِكَ الْحَافِّيْنَ
بِتُرْبَتِكَ الطَّائِفِيْنَ بِعَرْصَتِكَ الْوَارِدِيْنَ
لِزِيَارَتِكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ فَاِنِّيْ قَصَدْتُ اِلَيْكَ
وَرَجَوْتُ الْفَوْزَ لَدَيْكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ سَلَامَ
الْعَارِفِ بِحُرْمَتِكَ الْمُخْلِصِ فِيْ وَلَايَتِكَ الْمُتَقَرِّبِ
اِلَى اللّٰهِ بِمَحَبَّتِكَ الْبَرِيْءِ مِنْ اَعْدَآئِكَ سَلَامَ
مَنْ قَلْبُهٗ مَقْرُوْحٌ وَدَمْعُهٗ عِنْدَ ذِكْرِكَ مَسْفُوْحٌ
سَلَامَ الْمَفْجُوْعِ الْحَزِيْنِ الْوَالِهِ الْمُسْتَكِيْنِ
سَلَامَ مَنْ لَوْ كَانَ مَعَكَ بِالطُّفُوْفِ رَمٰى بِنَفْسِهٖ
حَدَّ السُّيُوْفِ وَبَذَلَ لَكَ الْحُشَاشَةَ دُوْنَكَ

لِلْخُتُوفِ وَجَاهَدَ بَيْنَ يَدَيْكَ وَنُصْرَةِ
عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيْكَ وَنَدَبَكَ بِرُوحٍ وَجَسَدٍ
وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَرُوحُهُ لِرُوحِكَ فِدَاءٌ
وَأَهْلُهُ لِأَهْلِكَ وِقَاءٌ فَلَئِنْ أَخَّرَتْنِي الدُّهُورُ
وَعَاقَتْنِي عَنْ نُصْرِكَ الْمَقْدُورُ وَلَمْ أَكُنْ
لِمَنْ حَارَبَكَ مُحَارِبًا وَلِمَنْ نَصَبَ لَكَ الْعَدَاوَةَ
مُنَاصِبًا فَلَأَنْدُبَنَّكَ صَبَاحًا وَمَسَاءً
وَلَأَبْكِيَنَّ لَكَ بَدَلَ الدُّمُوعِ دَمًا حَسْرَةً
عَلَيْكَ وَتَأَسُّفًا عَلَى مَا دَهَاكَ وَتَلَهُّفًا
حَتَّى أَمُوتَ بِلَوْعَةِ الْمُصَابِ وَغُصَّةِ الْاِكْتِئَابِ
أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَآتَيْتَ
الزَّكٰوةَ وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ
الْمُنْكَرِ وَالْعُدْوَانِ وَأَطَعْتَ اللّٰهَ وَمَا عَصَيْتَهُ
وَتَمَسَّكْتَ بِهِ فَارْضَيْتَهُ وَخَشِيتَهُ وَرَاقَبْتَهُ
وَاسْتَجَبْتَهُ وَسَنَنْتَ السُّنَنَ وَأَطْفَأْتَ
الْفِتَنَ وَدَعَوْتَ إِلَى الرَّشَادِ وَأَوْضَحْتَ
سُبُلَ السَّدَادِ وَجَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَقَّ

الْجِهَادِ وَكُنْتَ لِلّٰهِ طَائِعًا وَلِجَدِّكَ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ تَابِعًا وَلِقَوْلِ اَبِيْكَ سَامِعًا
وَاِلٰى وَصِيَّةِ اَخِيْكَ مُسَارِعًا وَلِعِمَادِ الدِّيْنِ
رَافِعًا وَلِلطُّغْيَانِ قَامِعًا وَلِلطُّغَاةِ مُقَارِعًا
وَلِلْاُمَّةِ نَاصِحًا وَفِيْ غَمَرَاتِ الْمَوْتِ سَابِحًا
وَلِلْفُسَّاقِ مُكَافِحًا وَبِحُجَجِ اللّٰهِ قَائِمًا وَلِلْاِسْلَامِ
وَالْمُسْلِمِيْنَ رَاحِمًا وَلِلْحَقِّ نَاصِرًا وَعِنْدَ
الْبَلَاءِ صَابِرًا وَلِلدِّيْنِ كَالِئًا وَعَنْ حَوْمَتِهٖ
مُرَامِيًا تَحُوْطُ الْهُدٰى وَتَنْصُرُهٗ وَتَبْسُطُ
الْعَدْلَ وَتَنْشُرُهٗ وَتَنْصُرُ الدِّيْنَ وَتُظْهِرُهٗ
وَتَكُفُّ الْعَابِثَ وَتَزْجُرُهٗ وَتَاْخُذُ لِلدَّنِيِّ
مِنَ الشَّرِيْفِ وَتُسَاوِيْ فِي الْحُكْمِ بَيْنَ الْقَوِيِّ
وَالضَّعِيْفِ كُنْتَ رَبِيْعَ الْاَيْتَامِ وَعِصْمَةَ
الْاَنَامِ وَعِزَّ الْاِسْلَامِ وَمَعْدِنَ الْاَحْكَامِ
وَحَلِيْفَ الْاِنْعَامِ مِسَالِكًا طَرَائِقَ جَدِّكَ
وَاَبِيْكَ مُشْبِهًا فِي الْوَصِيَّةِ لِاَخِيْكَ وَفِي الذِّمَمِ
رَضِيَّ الشِّيَمِ ظَاهِرَ الْكَرَمِ مُتَمَهِّدًا فِي الظُّلَمِ

قَوِيمِ الطَّرَائِقِ كَرِيمِ الْخَلَائِقِ عَظِيمِ
السَّوَابِقِ شَرِيفِ النَّسَبِ مُنِيفِ الْحَسَبِ
رَفِيعِ الرُّتَبِ كَثِيرِ الْمَنَاقِبِ مَحْمُودِ الضَّرَائِبِ
جَزِيلِ الْمَوَاهِبِ حَلِيمٍ رَشِيدٍ مُنِيبٍ جَوَادٍ
شَدِيدٍ عَلِيمٍ إِمَامٍ شَهِيدٍ أَوَّاهٍ مُنِيبٍ
حَبِيبٍ مُهِيبٍ كُنْتَ لِلرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَلَدًا وَلِلْقُرْآنِ سَنَدًا وَلِلْأُمَّةِ عَضُدًا
وَفِي الطَّاعَةِ مُجْتَهِدًا حَافِظًا لِلْعَهْدِ وَالْمِيثَاقِ
نَاكِبًا عَنْ سُبُلِ الْفُسَّاقِ بَاذِلًا لِلْمَجْهُودِ طَوِيلَ
الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا زُهْدَ
الرَّاحِلِ عَنْهَا نَاظِرًا إِلَيْهَا بِعَيْنِ الْمُسْتَوْحِشِينَ
عَنْهَا أَمَالُكَ عَنْهَا مَكْفُوفَةٌ وَهِمَّتُكَ عَنْ زِينَتِهَا
مَصْرُوفَةٌ وَلَحَاظُكَ عَنْ بَهْجَتِهَا نَصْرُوفَةٌ
وَرَغْبَتُكَ فِي الْآخِرَةِ مَعْرُوفَةٌ حَتَّى إِذَا الْجَوْرُ
مَدَّ بَاعَهُ وَأَسْفَرَ الظُّلْمُ قِنَاعَهُ وَدَعَى الْغَيُّ
أَتْبَاعَهُ وَأَنْتَ فِي حَرَمِ جَدِّكَ قَاطِنٌ
وَلِلظَّالِمِينَ مُبَايِنٌ مَجْلِسُ الْبَيْتِ وَالْمِحْرَابِ

مُعْتَزِلٌ عَنِ اللَّذَّاتِ وَالشَّهَوَاتِ تُنْكِرُ
الْمُنْكَرَ بِقَلْبِكَ وَلِسَانِكَ عَلٰى حَسْبِ طَاقَتِكَ
وَامْكَانِكَ ثُمَّ اقْتَضَاكَ الْعِلْمُ لِلْاِنْكَارِ وَلُزُومُكَ
اَنْ تُجَاهِدَ الْفُجَّارَ فَسِرْتَ فِي اَوْلَادِكَ وَاَهَالِيكَ
وَشِيعَتِكَ وَمَوَالِيكَ وَصَدَعْتَ بِالْحَقِّ وَ
الْبَيِّنَةِ وَدَعَوْتَ اِلَى اللّٰهِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ
الْحَسَنَةِ وَاَمَرْتَ بِاِقَامَةِ الْحُدُودِ وَالطَّاعَةِ
لِلْمَعْبُودِ وَنَهَيْتَ الْخَبَائِثَ وَالطُّغْيَانِ وَوَاجَهْتَهُمْ
بِالظُّلْمِ وَالْعُدْوَانِ فَجَاهَدْتَهُمْ بَعْدَ
الْاِيعَادِ اِلَيْهِمْ وَتَاكِيدِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فَنَكَثُوا
ذِمَامَكَ وَبَيْعَتَكَ وَاَسْخَطُوا رَبَّكَ وَجَدُّكَ
وَبَدُؤُكَ بِالْحَرْبِ فَتَبَتَّ لِلطَّعْنِ وَالضَّرْبِ
وَطَحَنَتْ جُنُودَ الْفُجَّارِ وَاقْتَحَمْتَ قَسْطَلَ
الْغُبَارِ مُجَادِلًا بِذِي الْفَقَارِ كَاَنَّكَ عَلِيُّ الْمُخْتَارُ
فَلَمَّا رَاَوْكَ ثَبَتَ الْجَاشِ غَيْرَ خَائِفٍ وَلَا
خَاشٍ نَصَبُوا لَكَ غَوَائِلَ مَكْرِهِمْ وَقَاتَلُوكَ
بِكَيْدِهِمْ وَشَرِّهِمْ وَاَمَرَ اللَّعِينُ جُنُودَهُ

فَمَنَعُوكَ الْمَاءَ وُرُودًا نَاجَزُوكَ الْقِتَالَ
وَعَاجَلُوكَ النِّزَالَ وَرَشَقُوكَ بِالسِّهَامِ وَالنِّبَالِ
وَبَسَطُوا إِلَيْكَ أَكُفَّ الْاِصْطِلَامِ وَلَمْ يَرْعَوْا لَكَ
ذِمَامًا وَلَا رَاقَبُوا فِيكَ أَثَامَهُمْ فِي قَتْلِهِمْ
أَوْلِيَائَكَ وَنَهْبِهِمْ رِحَالَكَ وَأَنْتَ مُقَدِّمٌ
فِي الْهَيْجَاوَاتِ وَمُحْتَمِلٌ لِلْأَذِيَّاتِ قَدْ عَجَبَتْ
مِنْ صَبْرِكَ مَلَائِكَةُ السَّمٰوَاتِ فَاحْدَقُوا
بِكَ مِنْ كُلِّ الْجِهَاتِ وَاثْخَنُوكَ بِالْجِرَاحِ
وَحَالُوا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الرَّوَاحِ وَلَمْ يَبْقَ
لَكَ نَاصِرٌ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ تَذُبُّ
عَنْ نِسْوَتِكَ وَأَوْلَادِكَ حَتّٰى نَكَسُوكَ عَنْ
جَوَادِكَ فَهَوَيْتَ إِلَى الْاَرْضِ خَرِيحًا
نَطَأُكَ الْخُيُولُ بِحَوَافِرِهَا وَتَعْلُوكَ
الطُّغَاةُ بِبَوَاتِرِهَا قَدْ رَشَحَ لِلْمَوْتِ جَبِينُكَ
وَاخْتَلَفَتْ بِالْاِنْتِقَاضِ وَالْاِنْبِسَاطِ شَمَائِلُكَ
وَبِمِثْلِكَ تُدَبِّرُ طَرْفًا خَفِيًّا إِلَى رَحْلِكَ
وَبَنِيكَ وَقَدْ شُغِلْتَ بِنَفْسِكَ عَنْ

وُلْدِكَ وَاَهَالِيْكَ وَاُسَرَعَ فَرَسُكَ
شَارِدًا اِلٰى خِيَامِكَ مُحْمَحِمًا بَاكِيًا فَلَمَّا
رَاَيْنَ النِّسَآءُ جَوَادَكَ حَزِيْنًا وَسَرْجَكَ عَلَيْهِ
مَلْوِيًّا بَرَزْنَ مِنَ الْخُدُوْرِ نَاشِرَاتِ الشُّعُوْرِ
عَلَى الْخُدُوْدِ لَاطِمَاتٍ عَنِ الْوُجُوْهِ سَافِرَاتٍ
وَبِالْعَوِيْلِ دَاعِيَاتٍ وَبَعْدَ الْعِزِّ مُذَلَّلَاتٍ
وَاِلٰى مَصْرَعِكَ مُبَادِرَاتٍ وَالشِّمْرُ جَالِسٌ
عَلٰى صَدْرِكَ وَمُوْلِغٌ سَيْفَهٗ عَلٰى نَحْرِكَ قَابِضٌ
عَلٰى شَيْبَتِكَ بِيَدٍ لَهٗ ذَابِحٌ لَكَ بِاُخْرٰى
قَدْ سَكَنَتْ حَوَاسُّكَ وَخَفِيَتْ اَنْفَاسُكَ
وَرُفِعَ عَلَى الْقَنَاةِ رَاْسُكَ وَسُبِيَ اَهْلُكَ
كَالْعَبِيْدِ وَصُفِدُوْا فِي الْحَدِيْدِ فَوْقَ
اَقْتَابِ الْمَطِيَّاتِ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمْ حَرُّ
الْهَاجِرَاتِ يُسَاقُوْنَ فِي الْبَرَارِيِّ وَالْفَلَوَاتِ
اَيْدِيْهِمْ مَغْلُوْلَةٌ اِلَى الْاَعْنَاقِ يُطَافُ بِهِمْ
فِي الْاَسْوَاقِ فَالْوَيْلُ لِلْعُصَاةِ الْفُسَّاقِ
لَقَدْ قَتَلُوْا بِقَتْلِكَ الْاِسْلَامَ وَعَطَّلُوا

الصَّلوٰتُ وَالصِّيَامُ وَنَقَضُوا السُّنَنَ وَالْاَحْكَامَ
وَهَدَمُوا قَوَاعِدَ الْاِيْمَانِ وَحَرَّفُوا اٰيَاتِ
الْقُرْاٰنِ وَهَمَجُوا فِي الْبَغْيِ وَالْعُدْوَانِ لَقَدْ
اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
مِنْ اَجْلِكَ مَسْوُتُوْرًا وَعَادَ كِتَابُ اللّٰهِ مَهْجُوْرًا
وَغُوْدِرَ الْحَقُّ اِذْ قُهِرْتَ مَقْهُوْرًا وَفُقِدَ
لِفَقْدِكَ التَّكْبِيْرُ وَالتَّهْلِيْلُ وَالتَّحْرِيْمُ وَالتَّحْلِيْلُ
وَالتَّنْزِيْلُ وَالتَّاْوِيْلُ وَظَهَرَ بَعْدَكَ التَّغْيِيْرُ
وَالتَّبْدِيْلُ وَالْاِلْحَادُ وَالتَّعْطِيْلُ وَالْاَهْوَآءُ
وَالْاَضَالِيْلُ وَالْفِتَنُ وَالْاَبَاطِيْلُ فَقَامَ نَاعِيْكَ
عِنْدَ قَبْرِ جَدِّكَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ فَنَعَاكَ اِلَيْهِ بِالدَّمْعِ الْمَطْلُوْلِ قَائِلًا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُتِلَ سِبْطُكَ وَفَتَاكَ وَاسْتُبِيْحَ
اَهْلُكَ وَحِمَاكَ وَسُبِيَتْ بَعْدَكَ ذَرَارِيْكَ
وَوَقَعَ الْمَحْذُوْرُ بِعِتْرَتِكَ وَذَرِّيَّتِكَ فَاَنْزَعَجَ
الرَّسُوْلُ وَبَكٰى قَلْبُهُ الْمَهُوْلُ وَعَزَّ الْاَبُ وَ
الْمَلٰٓئِكَةُ وَالْاَنْبِيَآءُ وَنُجِعَتْ بِكَ اُمُّكَ

الزَّهْرَآءُ وَاخْتَلَفَتْ جُنُودُ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ
تُعَزِّيْ اَبَاكَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاُقِيْمَتْ لَكَ
الْمَاٰتِمُ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ وَلَطَمَتْ عَلَيْكَ الْحُوْرُ
الْعِيْنُ وَبَكَتِ السَّمَآءُ وَسُكَّانُهَا وَالْجِنَانُ وَخُزَّانُهَا
وَالْحِضَابُ وَاَقْطَارُهَا وَالْبِحَارُ وَحِيْتَانُهَا
وَمَكَّةُ وَبُنْيَانُهَا وَالْجِنَانُ وَوِلْدَانُهَا وَالْبَيْتُ
وَالْمَقَامُ وَالْمَشْعَرُ الْحَرَامُ وَالْحِلُّ وَالْاِحْرَامُ
اَللّٰهُمَّ بِحُرْمَةِ هٰذَا الْمَكَانِ الْمَنِيْفِ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَتِهِمْ
وَاَدْخِلْنِيَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَوَسَّلُ
اِلَيْكَ يَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِيْنَ وَيَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ
وَيَا اَحْكَمَ الْحَاكِمِيْنَ بِمُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ رَسُوْلِكَ
اِلَى الْعَالَمِيْنَ اَجْمَعِيْنَ وَبِاَخِيْ الْاَنْزَعِ
الْبَطِيْنِ الْعَالِمِ الْمَكِيْنِ عَلِيِّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَبِفَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ وَبِالْحَسَنِ
الزَّكِيِّ عِصْمَةِ الْمُتَّقِيْنَ وَبِاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ اَكْرَمِ
الْمُسْتَشْهَدِيْنَ وَبِاَوْلَادِ الْمَقْتُوْلِيْنَ

وَبِعِتْرَتِهِ الْمَظْلُومِينَ وَبِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ
زَيْنِ الْعَابِدِينَ وَبِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قِبْلَةِ
الْوَرَّابِينَ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَصْدَقِ
الصَّادِقِينَ وَمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ مُطَهَّرِ
الْبَرَاهِينَ وَعَلِيِّ بْنِ مُوسَى نَاصِرِ الدِّينِ
وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قُدْوَةِ الْمُهْتَدِينَ وَعَلِيِّ بْنِ
مُحَمَّدٍ اَزْهَدِ الزَّاهِدِينَ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ
وَارِثِ الْمُسْتَخْلَفِينَ وَالْحُجَّةِ عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِينَ
اَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِينَ
الْاَبَرِّينَ اٰلِ طٰهٰ وَيٰسٓ وَاَنْ تَجْعَلَنِي فِي الْفِيقَةِ
مِنَ الْاٰمِنِينَ الْمُطْمَئِنِّينَ الْفَائِزِينَ الْفَرِحِينَ
الْمُسْتَبْشِرِينَ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْنِي فِي الْمُسْلِمِينَ
وَاَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ
فِي الْاٰخِرِينَ وَانْصُرْنِي عَلَى الْبَاغِينَ وَاكْفِنِي
كَيْدَ الْحَاسِدِينَ وَاصْرِفْ عَنِّي مَكْرَ الْمَاكِرِينَ
وَاقْبِضْ عَنِّي اَيْدِيَ الظَّالِمِينَ وَاجْمَعْ بَيْنِي
وَبَيْنَ السَّادَةِ الْمَيَامِينَ فِي اَعْلَى عِلِّيِّينَ

مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَ
الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُقْسِمُ عَلَيْكَ
بِنَبِيِّكَ الْمَعْصُوْمِ وَبِحُكْمِكَ الْمَحْتُوْمِ وَنَهْيِكَ
الْمَكْتُوْمِ وَبِهٰذَا الْقَبْرِ الْمَلْمُوْمِ الْمُوَسَّدِ
فِيْ كَنَفِهِ الْاِمَامِ الْمَعْصُوْمِ الْمَقْتُوْلِ الْمَظْلُوْمِ اَنْ
تَكْشِفَ مَا بِيْ مِنَ الْغُمُوْمِ وَتَصْرِفَ عَنِّيْ
شَرَّ الْقَدَرِ الْمَحْتُوْمِ وَتُجِيْرَنِيْ مِنَ النَّارِ ذَاتِ
السَّمُوْمِ اَللّٰهُمَّ جَلِّلْنِيْ بِنِعْمَتِكَ وَرَضِّنِيْ
بِقِسْمِكَ وَتَغَمَّدْنِيْ بِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ وَبَاعِدْنِيْ
مِنْ مَكْرِكَ وَنِقَمِكَ اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنَ
الزَّلَلِ وَسَدِّدْنِيْ فِي الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ وَافْسَحْ
لِيْ فِيْ مُدَّةِ الْاَجَلِ وَاَعِفَّنِيْ مِنَ الْاَوْجَاعِ
وَالْعِلَلِ وَبَلِّغْنِيْ بِمَرَّ اِلَيَّ وَبِفَضْلِكَ اَفْضَلَ
الْاَمَلِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَاقْبَلْ تَوْبَتِيْ وَارْحَمْ عَبْرَتِيْ وَاَقِلْ عَثْرَتِيْ وَ
نَفِّسْ كُرْبَتِيْ وَاغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ

فِی ذُرِّیَّتِی اَللّٰھُمَّ لَا تَدَعْ لِی فِیْ ھٰذَا
الْمَشْھَدِ الْمُعَظَّمِ وَالْمَحَلِّ الْمُکَرَّمِ ذَنْبًا اِلَّا
غَفَرْتَہٗ وَلَا عَیْبًا اِلَّا سَتَرْتَہٗ وَلَا غَمًّا اِلَّا
کَشَفْتَہٗ وَلَا رِزْقًا اِلَّا بَسَطْتَہٗ وَلَا اَھْلًا اِلَّا
عَمَّرْتَہٗ وَلَا فَسَادًا اِلَّا اَصْلَحْتَہٗ وَلَا اَمَلًا
اِلَّا بَلَّغْتَہٗ وَلَا دُعَاءً اِلَّا اَجَبْتَہٗ وَلَا مُضَیِّقًا اِلَّا
فَرَّجْتَہٗ وَلَا شَمْلًا اِلَّا جَمَعْتَہٗ وَلَا اَمْرًا اِلَّا
اَتْمَمْتَہٗ وَلَا مَالًا اِلَّا کَثَّرْتَہٗ وَلَا خُلْقًا اِلَّا
اَحْسَنْتَہٗ وَلَا اِنْفَاقًا اِلَّا اَخْلَفْتَہٗ وَلَا اَحَدًا
اِلَّا اَخَّرْتَہٗ وَلَا سُوْءًا اِلَّا اَصْلَحْتَہٗ وَلَا حُسُوْدًا
اِلَّا قَمَعْتَہٗ وَلَا عَدُوًّا اِلَّا اَرْدَیْتَہٗ وَلَا شَرًّا
اِلَّا کَفَیْتَہٗ وَلَا مَرَضًا اِلَّا شَفَیْتَہٗ وَلَا بَعِیْدًا
اِلَّا اَدْنَیْتَہٗ وَلَا شَعْثًا اِلَّا لَمَمْتَہٗ وَلَا سُؤَالًا
اِلَّا اَعْطَیْتَہٗ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْعَاجِلَۃِ
وَثَوَابَ الْاٰجِلَۃِ اَللّٰھُمَّ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ
الْحَرَامِ وَبِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَقَلْبًا خَاشِعًا

وَيَقِيْنًا شَافِيًا وَعَمَلًا زَاكِيًا وَصَبْرًا جَمِيْلًا
وَاَجْرًا جَزِيْلًا اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنِيْ شُكْرَ نِعْمَتِكَ
عَلَيَّ وَزِدْنِيْ فِيْ اِحْسَانِكَ وَكَرَمِكَ اِلَيَّ وَاجْعَلْ
قَوْلِيْ فِي النَّاسِ مَسْمُوْعًا وَعَمَلِيْ عِنْدَكَ مَرْفُوْعًا
وَاَثَرِيْ فِي الْخَيْرَاتِ مَتْبُوْعًا وَعَدُوِّيْ
مَقْمُوْعًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
اَلْاَخْيَارِ فِيْ اَنَاءِ اللَّيْلِ وَاَطْرَافِ النَّهَارِ وَ
اكْفِنِيْ شَرَّ الْاَشْرَارِ وَطَهِّرْنِيْ مِنَ الذُّنُوْبِ
وَالْاَوْزَارِ وَاَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ وَاَحِلَّنِيْ دَارَ
الْقَرَارِ وَاغْفِرْ لِيْ وَلِجَمِيْعِ اِخْوَانِيْ فِيْكَ وَاَخَوَاتِيْ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِرَحْمَتِكَ وَكَرَمِكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

نمازِ شب کا طریقہ

چونکہ حضرت صاحب الامر عجل اللہ فرجہٗ نے نماز شب پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے (جیسا کہ گذشتہ صفحات میں گذر چکا ہے) اس لئے یہ خاص نماز ذرا تفصیل کے ساتھ درج کی جاتی ہے خداوند تعالیٰ مومنین کو اس کے پڑھنے کی توفیق عطا کرے۔

اس نماز کا وقت آدھی رات گذرنے کے بعد داخل ہوتا ہے

جتنا صبح کے قریب ہو بہتر ہے۔ معذور شخص کے لئے نصف شب سے قبل پڑھنے کی اجازت ہے۔ اگر نماز صبح میں چار رکعت کا وقت رہ گیا ہے تو پڑھنے میں مشغول ہو جائے پوری نماز ادا محسوب ہوگی لہذا اذان سے پندرہ منٹ پہلے بھی اگر شروع کرے تو ٹھیک ہے۔

نمازِ شب کا مختصر طریقہ

پہلے ۲ دو ۲ رکعت کر کے آٹھ رکعت صبح کی نماز کی طرح پڑھے اگر وقت کم ہے یا عجلت مطلوب ہے تو حمد کے بعد کا چھوٹا سورہ بھی حذف کر سکتا ہے۔ اس کے بعد ۲ دو رکعت بغیر قنوت کے نماز شفع کی نیت سے پڑھے بعد ازاں ایک رکعت وتر کی نیت سے پڑھے۔ سورہ حمد کے بعد سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے۔ پھر ہاتھ اٹھا کر کلمات فرج پڑھے[1]۔ اس کے بعد چالیس مومن مردوں کے لئے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ کہکر دعا کرے فلاں کی جگہ ان مومنوں کا نام لے۔ پھر ستر مرتبہ کہے

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ۔ پھر سات دفعہ کہے۔ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ۔ اور بہت کوشش کرے آنکھ سے آنسو نکل آئے کیونکہ ایسے

---

[1] کلماتِ فرج کا ذکر آگے آئے گا ۱۲۔

آنسو کا قطرہ جہنم کی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

نماز شب کا تفصیلی طریقہ

پہلے عطر لگائے پھر قبلہ رو بیٹھ کر امام زین العابدین علیہ السلام کی یہ دعا پڑھے۔

اِلٰهِی غَارَتْ نُجُوْمُ سَمَائِكَ وَنَامَتْ عُيُوْنُ اَنَامِكَ وَهَدَأَتْ اَصْوَاتُ عِبَادِكَ وَاَنْعَامِكَ وَغَلَّقَتِ الْمُلُوْكُ عَلَيْهَا اَبْوَابَهَا وَطَافَ عَلَيْهَا حُرَّاسُهَا وَاحْتَجَبُوْا عَمَّنْ يَسْئَلُهُمْ حَاجَةً اَوْ يَنْتَجِعُ مِنْهُمْ فَائِدَةً وَاَنْتَ اِلٰهِی حَیٌّ قَيُّوْمٌ لَا تَاْخُذُكَ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ وَلَا يَشْغَلُكَ شَیْءٌ عَنْ شَیْءٍ اَبْوَابُ سَمَائِكَ لِمَنْ دَعَاكَ مُفَتَّحَاتٌ وَخَزَائِنُكَ غَيْرُ مُغْلَقَاتٍ وَاَبْوَابُ رَحْمَتِكَ غَيْرُ مَحْجُوْبَاتٍ وَفَوَائِدُكَ لِمَنْ سَئَلَكَ غَيْرُ مَحْظُوْرَاتٍ بَلْ هِیَ مَبْذُوْلَاتٌ اِلٰهِی اَنْتَ الْكَرِيْمُ الَّذِیْ لَا تَرُدُّ سَائِلًا مِنْ الْمُؤْمِنِيْنَ سَاَلَكَ وَلَا تَحْتَجِبُ عَنْ اَحَدٍ مِنْهُمْ اَرَادَكَ لَا وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ لَا تَحْتَجِبُ لُحَوَائِجِهِمْ

دُونَكَ وَلَا يَقْضِيهَا أَحَدٌ غَيْرُكَ اللّٰهُمَّ وَقَدْ
تَرَاهِنِي وَقَوِّنِي وَذُلَّ مَقَامِي بَيْنَ يَدَيْكَ تَعْلَمُ
سَرِيرَتِي وَتَطَّلِعُ عَلَى مَا فِي قَلْبِي وَمَا يَصْلُحُ بِهِ
أَمْرُ آخِرَتِي وَدُنْيَايَ اَللّٰهُمَّ إِنَّ ذِكْرَ الْمَوْتِ
وَأَهْوَالَ الْمُطَّلَعِ وَالْوُقُوفَ بَيْنَ يَدَيْكَ
نُغَصِّنِي مَطْعَمِي وَمَشْرَبِي وَأَغَصَّنِي بِرِيقِي
وَأَقْلَقَنِي عَنْ وِسَادِي وَمَنَعَنِي رُقَادِي كَيْفَ
يَنَامُ مَنْ يَخَافُ مَلَكَ الْمَوْتِ فِي طَوَارِقِ اللَّيْلِ
وَطَوَارِقِ النَّهَارِ بَلْ كَيْفَ يَنَامُ الْعَاقِلُ وَمَلَكُ
الْمَوْتِ لَا يَنَامُ لَا بِاللَّيْلِ وَلَا بِالنَّهَارِ وَيَطْلُبُ
رُوحَهُ بِالْبَيَاتِ وَفِي أَنَاءِ السَّاعَاتِ۔ اور جب حضرت
اس دعا سے فارغ ہوتے تو سجدہ کرتے اور فرماتے تھے أَسْئَلُكَ
الرَّوْحَ وَالرَّاحَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ حِينَ
أَلْقَاكَ۔ اس کے بعد جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے
اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ
وَآلِهِ وَأُقَدِّمُهُمْ بَيْنَ يَدَيْ حَوَائِجِي فَاجْعَلْنِي
بِهِمْ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ

الْمُقَرَّبِيْنَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِهِمْ وَلَا تُعَذِّبْنِيْ بِهِمْ وَاهْدِنِيْ بِهِمْ وَلَا تُضِلَّنِيْ وَارْزُقْنِيْ بِهِمْ وَلَا تَحْرِمْنِيْ بِهِمْ وَاقْضِ لِيْ حَوَائِجَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَبِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

اسکے بعد نیت کرے کہ نماز شب پڑھتا ہوں قربۃً الی اللہ دونوں ہاتھ کانوں تک لیجائے دونوں ہتھیلیاں قبلہ رُخ ہوں پہلے تین تکبیریں سُنّت کے وضع سے ادا کرے پھر یہ دُعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوْٓءً وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔ پھر دو تکبیریں اور کہکر یہ دعا پڑھے۔ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدَيْكَ ذَلِيْلٌ بَيْنَ يَدَيْكَ مِنْكَ وَبِكَ وَلَكَ وَاِلَيْكَ لَا مَلْجَا وَلَا مَنْجٰى وَلَا مَفَرَّ وَلَا مَهْرَبَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ سُبْحَانَكَ وَحَنَانَيْكَ تَبَارَكْتَ وَ

تَعَالَيْتَ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَرَبَّ الْبَيْتِ

پھر ایک تکبیر کہے اور نماز کی نیت کر کے تکبیرۃ الاحرام کہے اس کے بعد پڑھے۔ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَالِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ حَنِیْفًا مُسْلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

اس کے بعد نماز اسطرح شروع کرے کہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد تین مرتبہ قل ہو اللہ احد اور دوسری رکعت میں اَلْحَمْدُ کے بعد قُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور باقی چھ رکعتوں میں بڑی بڑی سورتیں۔ جیسے سورہ انعام سورہ کہف سورہ یٰسین وغیرہ پڑھے۔ اگر یاد نہ ہوں تو قرآن میں دیکھ کر پڑھ سکتا ہے۔ لیکن اگر وقت تنگ ہو تو صرف اَلْحَمْدُ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پر اکتفا کرے پھر رکوع میں جائے اور سنت ہے کہ اس دعا کو پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبِّیْ خَشَعَ لَكَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَشَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَ

لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَمُخِّیْ وَعَصَبِیْ وَعِظَامِیْ وَمَا
اَقَلَّتْهُ قَدَمَایَ غَیْرَ مُسْتَنْكِفٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٍ
وَلَا مُسْتَحْسِرٍ : اس دعا کے بعد کم از کم تین مرتبہ
سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ کہے اور رکوع
سے فارغ ہو کر سجدہ میں جائے اور یہ دعا پڑھے :-
اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ
اَسْلَمْتُ وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبِّیْ سَجَدَ
وَجْهِیْ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ وَ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ
الْخَالِقِیْنَ پھر کم از کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی
وَبِحَمْدِهٖ کہے اور دونوں سجدوں سے فارغ ہو کر دوسری
رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے اور سورۂ الحمد اور جو دوسرا
سورہ پڑھنا ہو پڑھے۔ پھر دعائے قنوت کے لیے ہاتھ
اٹھائے اور یہ دعا جو حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے
پڑھے :-
اِلٰهِیْ كَیْفَ اَدْعُوْكَ وَقَدْ عَصَیْتُكَ
وَكَیْفَ لَا اَدْعُوْكَ وَقَدْ عَرَفْتُ حِلْمَكَ

فِیْ قَلْبِیْ وَاِنْ کُنْتُ عَاصِیًا مَدَدْتُ اِلَیْکَ
یَدًا بِالذُّنُوْبِ مَمْلُوَّۃً وَعَیْنًا بِالرَّجَاءِ مَمْدُوْدَۃً
مَوْلَایَ اَنْتَ عَظِیْمُ الْعُظَمَاءِ وَاَنَا اَسِیْرُ الْاُسَرَاءِ
اَنَا الْاَسِیْرُ بِدَنْبِی الْمُرْتَھَنُ بِجُرْمِی اِلٰھِی
لَئِنْ طَالَبْتَنِیْ بِدَنْبِی لَاَطْلُبَنَّکَ بِکَرَمِکَ وَلَئِنْ
طَالَبْتَنِیْ بِدَنْبِی لَاَطْلُبَنَّکَ بِعَفْوِکَ وَلَئِنْ
اَمَرْتَ بِی اِلَی النَّارِ لَاُخْبِرَنَّ اَھْلَھَا اِنِّیْ کُنْتُ
اَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنَّ
الطَّاعَۃَ تَسُرُّکَ وَالْمَعْصِیَۃَ لَاتَضُرُّکَ فَھَبْ
لِیْ مَایَسُرُّکَ وَاغْفِرْ لِیْ مَالَا یَضُرُّکَ یَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِیْنَ :- جب قنوت سے فارغ ہو تو رکوع و سجود
کو پہلی رکعت کی طرح بجا لائے اور تشہد پڑھے اور بہتر ہے کہ تشہد
اس طرح پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَخَیْرُ الْاَسْمَآءِ کُلُّھَا لِلّٰہِ اَشْھَدُ
اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ
بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ وَاَشْھَدُ

اَنَّ رَبِّیْ نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا نِعْمَ الرَّسُوْلُ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَہٗ
فِیْ اُمَّتِہٖ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ ۵ پھر بعد تشہد کے سلام پھیرے
اور ۲ دو رکعت ختم کرے۔ اور اسی طرح ۲ دو ۲ دو رکعت کر کے باقی چھ
رکعتوں کو بھی انہیں آداب اور دعاؤں کے ساتھ بجالائے۔ لیکن سات
تکبیروں اور ان کے درمیان کی دعاؤں کی ضرورت نہیں ہے صرف تکبیرۃ الاحرام
کافی ہے۔ لیکن سنت ہے کہ ہر دو رکعت کے بعد تسبیح زہرا صلوات
اللہ علیہا پڑھے اور یہ دعا بھی پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَلَمْ یَسْئَلْ مِثْلُکَ اَنْتَ
مَوْضِعُ مَسْئَلَۃِ السَّائِلِیْنَ وَمُنْتَھٰی رَغْبَۃِ الرَّاغِبِیْنَ
اَدْعُوْکَ وَلَمْ یَدْعُ مِثْلُکَ وَاَرْغَبُ اِلَیْکَ وَ
لَمْ یَرْغَبْ اِلٰی مِثْلِکَ وَاَنْتَ مُجِیْبُ دَعْوَۃِ
الْمُضْطَرِّیْنَ وَاَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ اَسْئَلُکَ بِاَفْضَلِ
الْمَسَائِلِ وَاَنْجَحِھَا وَاَعْظَمِھَا یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ
یَا رَحِیْمُ وَبِاَسْمَآئِکَ الْحُسْنٰی وَاَمْثَالِکَ
الْعُلْیَا وَنِعَمِکَ الَّتِیْ لَا تُحْصٰی وَبِاَکْرَمِ اَسْمَآئِکَ
عَلَیْکَ وَاَحَبِّھَا اِلَیْکَ وَاَقْرَبِھَا مِنْکَ وَسِیْلَۃً

وَاشْرَفِهَا عِنْدَكَ مَنْزِلَةً وَاجْزَلِهَا لَدَيْكَ
ثَوَابًا وَاسْرَعِهَا فِي الْاُمُوْرِ اِجَابَةً وَبِاسْمِكَ
الْمَكْنُوْنِ الْاَكْبَرِ الْاَعَزِّ الْاَجَلِّ الْاَكْرَمِ الْاَعْظَمِ
الَّذِيْ تُجِيْبُهُ وَتَهْوَاهُ وَتَرْضٰى بِهٖ عَمَّنْ دَعَاكَ
وَاسْتَجَبْتَ لَهٗ دُعَاءَهٗ وَحَقٌّ عَلَيْكَ اَنْ لَا تَرُدَّ
سَائِلَكَ وَبِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ
وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ الْعَظِيْمِ وَبِكُلِّ اِسْمٍ
دَعَاكَ بِهٖ حَمَلَةُ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتُكَ وَاَنْبِيَاؤُكَ
وَرُسُلُكَ وَاَهْلُ طَاعَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ اَنْ
تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُعَجِّلَ فَرَجَ
وَلِيِّكَ وَتُعَجِّلَ خِزْيَ اَعْدَائِهٖ وَاَنْ تَفْعَلَ بِيْ
كَذَا وَكَذَا ۔ بجائے کذا وکذا کے اپنی حاجت کا ذکر کرے
اور دعا مانگے اور سجدہ شکر بجا لائے لیکن جب آٹھوں رکعتوں سے
فارغ ہو تو یہ دعا پڑھے۔

يَا اَللّٰهُ دس مرتبہ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَارْحَمْنِيْ وَثَبِّتْنِيْ عَلٰى دِيْنِكَ وَدِيْنِ نَبِيِّكَ
وَلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ

مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۔

پس ان نمازوں کے ختم کرنے کے بعد دو رکعت نماز شفع اور ایک رکعت نمازِ وتر باقی رہتی ہے اگرچہ ان کی فضیلت کا وقت صبح کاذب اور صبح صادق کا درمیان ہے۔ لیکن نماز شب کی آٹھوں رکعت کے بعد بھی بجالائے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ جس وقت نماز شفع شروع کرے تو بعد سورہ اَلْحَمْدُ کے سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھے۔ اور پہلی رکعت میں بعد اَلْحَمْدُ کے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور دوسری رکعت میں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ بھی پڑھ سکتا ہے۔ اس نماز میں دعائے قنوت نہیں ہے باقی نماز مثل نماز صبح کے پڑھے جب فارغ ہو تو یہ دعا پڑھے ۔

اِلٰهِی تَعَرَّضَ لَكَ فِی هٰذَا اللَّیْلِ الْمُتَعَرِّضُوْنَ وَقَصَدَكَ فِیْهِ الْقَاصِدُوْنَ وَاَمَّلَ فَضْلَكَ وَمَعْرُوْفَكَ الطَّالِبُوْنَ وَلَكَ فِیْ هٰذَا اللَّیْلِ نَفَحَاتٌ وَجَوَائِزُ وَعَطَایَا وَمَوَاهِبُ تَمُنُّ بِهَا عَلٰی مَنْ تَشَآءُ مِنْ عِبَادِكَ وَتَمْنَعُهَا عَمَّنْ لَّمْ تَسْبِقْ لَهُ الْعِنَایَةُ مِنْكَ وَهٰذَا اَنَا ذَا عَبْدُكَ الْفَقِیْرُ اِلَیْكَ الْمُؤَمِّلُ فَضْلَكَ وَمَعْرُوْفَكَ

فَاِنْ كُنْتَ يَا مَوْلَايَ تَفَضَّلْتَ فِيْ هٰذِهِ
اللَّيْلَةِ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ وَعُدْتَ عَلَيْهِ
بِعَائِدَةٍ مِنْ عَطْفِكَ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ
الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ الْخَيِّرِيْنَ الْفَاضِلِيْنَ وَ
جُدْ عَلَيَّ بِطَوْلِكَ وَمَعْرُوْفِكَ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَاٰلِهِ
الطَّاهِرِيْنَ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَ
هُمْ تَطْهِيْرًا اِنَّ اللّٰهَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَدْعُوْكَ
كَمَا اَمَرْتَ فَاسْتَجِبْ كَمَا وَعَدْتَ اِنَّكَ لَا
تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔ بعد اس کے نماز وتر کی ایک رکعت میں مشغول
ہو۔ اس کو بھی صرف اَلْحَمْدُ پڑھ کر بغیر کسی دوسرے سورہ کے
اور بغیر قنوت کے رکوع و سجود و تشہد و سلام بجا لا کر ختم کر سکتے ہیں
لیکن بہتر یہ ہے کہ جب شروع کرے تو سات تکبیریں جن میں ایک
تکبیرۃ الاحرام ہے مع تینوں دعاؤں کے بجا لائے اور اَلْحَمْدُ پڑھ
کر تین مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اور تین مرتبہ قُلْ اَعُوْذُ
بِرَبِّ الْفَلَقِ اور تین مرتبہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ
پڑھے اور مستحب ہے کہ ہاتھوں کو اٹھا کر گریہ و زاری کے ساتھ

قنوت میں مشغول ہوا ور اوّل یہ دُعا فرح پڑھے :-

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا فِیْھِنَّ وَمَا بَیْنَھُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝

پھر چالیس مومنوں کے لئے خواہ زندہ ہوں یا مُردہ اس طرح طلب مغفرت کرے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَفُلَانٍ اور ہر ایک کا نام لے پھر ستّر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ کہے۔ پھر سات مرتبہ کہے :- ھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ ۝ اس کے بعد رکوع کرکے نماز کو ختم کرے۔

التماس

ہم نے اس کتاب میں اعراب وغیرہ کی صحت میں کافی دقّت کی ہے پھر بھی اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو ناظرین سے التماس ہے کہ براہ مہربانی ہم کو مطلع کر دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کا ازالہ کر دیا جائے :-

(ادارہ)

Marfat.com

متفرقات

استخارہ حضرتِ قائمؑ

شیخ بہاؤالدین حضرت صاحب الامرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ تین مرتبہ محمدؐ اور آل محمدؐ پر صلوات بھیجے۔ اور تسبیح کے دو دو دانے گنے پس اگر ایک دانہ باقی رہے تو خوب ہے اور دو دانے باقی رہیں تو بد ہے

دوسرا طریقہ

علامہ حلیؒ حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہٗ سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی کسی امر کے لئے چاہے کہ تسبیح کا استخارہ کرے تو چاہیئے کہ تسبیح خاک شفا کی لے۔ اور پہلے سورۂ فاتحہ دس مرتبہ یا تین مرتبہ یا ایک مرتبہ پڑھے۔ اور دس مرتبہ سورہ قدر پڑھے بعد اس کے تین مرتبہ یہ دعا پڑھے:-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ بِعَوَاقِبِ الْاُمُوْرِ وَاَسْتَشِیْرُکَ لِحُسْنِ ظَنِّیْ بِکَ فِی الْمَامُوْلِ وَالْمَحْذُوْرِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ الْاَمْرُ (یہاں پر اپنا مطلب ذکر کرے) مِمَّا قَدْ نِیْطَتْ بِالْبَرَکَۃِ اَعْجَازُہٗ وَبَوَادِیْہِ وَحُفَّتْ بِالْکَرَامَۃِ

اَیَّامُہٗ وَلَیَالِیُہٗ فَخُذْ لِیْ فِیْہِ خِیَرَۃً تَرُدُّ شُمُوْسَہٗ ذُلُوْلًا وَ تَقْعُصُ اَیَّامَہٗ سُرُوْرًا اَللّٰھُمَّ اِمَّا اَمْرٌ فَاٰتَمِرُ وَاِمَّا نَھْیٌ فَاَنْتَھِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِرَحْمَتِکَ خِیَرَۃً فِیْ عَافِیَۃٍ۔ پھر قصد کرے کہ اگر یہ امر میرے لئے بہتر ہے تو دانہ تسبیح طاق آئے اور اگر بد ہے تو جفت آئیں پس چند دانہ تسبیح مٹھی میں لے اور شمار کرے جیسا حکم ہو عمل کرے۔

دُعائے حضرتِ حجّت برائے استخارہ و قضائے حاجت

سیّد رحمت اللہ نے محمّد بن مظفر سے روایت کی ہے کہ آخر توقیع مبارک حضرت صاحب الامر علیہ السّلام جو ناحیہ مقدسہ سے برآمد ہوئی یہ دعائے استخارہ تھی چاہیئے کہ اس پر عمل ہو۔ یعنی ہر امر مہم شروع کرنے سے پہلے اس دُعا کو پڑھنا چاہیئے۔ و نیز نمازہائے حاجت میں بھی اس کو پڑھنا چاہیئے:۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ عَزَمْتَ بِہٖ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَقُلْتَ لَھُمَا ائْتِیَا طَوْعًا اَوْ کَرْھًا قَالَتَا اَتَیْنَا طَائِعِیْنَ وَبِاسْمِکَ الَّذِیْ عَزَمْتَ بِہٖ عَلٰی عَصٰی مُوْسٰی فَاِذَا ھِیَ تَلْقَفُ مَا یَاْفِکُوْنَ وَ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ صَرَفْتَ بِہٖ قُلُوْبَ

السَّحَرَةُ اِلَيْكَ حَتّٰى قَالُوْا اٰمَنَّا بِرَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ اَنْتَ اللّٰهُ
رَبُّ الْعَالَمِيْنَ وَاَسْئَلُكَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِيْ تُبْلِيْ
بِهَا كُلَّ جَدِيْدٍ وَتُجَدِّدُ بِهَا كُلَّ بَالٍ وَاَسْئَلُكَ
بِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَكَ وَبِكُلِّ حَقٍّ جَعَلْتَهٗ عَلَيْكَ
اِنْ كَانَ هٰذَا الْاَمْرُ خَيْرًا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ
وَاٰخِرَتِيْ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَتُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ تَسْلِيْمًا وَتُهَيِّئَهٗ لِيْ وَتُسَهِّلَهٗ
عَلَيَّ وَتُلَطِّفَ لِيْ فِيْهِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ
وَاِنْ شَرًّا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاٰخِرَتِيْ اَنْ
تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَتُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ
تَسْلِيْمًا وَاَنْ تَصْرِفَهٗ عَنِّيْ بِمَا شِئْتَ وَكَيْفَ شِئْتَ
وَتُرْضِيَنِيْ بِقَضَائِكَ وَتُبَارِكَ لِيْ فِيْ قَدَرِكَ
حَتّٰى لَا اُحِبَّ تَعْجِيْلَ شَيْءٍ اَخَّرْتَهٗ وَلَا تَاْخِيْرَ
شَيْءٍ عَجَّلْتَهٗ فَاِنَّهٗ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ
يَا عَظِيْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ؕ

(شفاء الاسقام ص ۲۹۰)

وقت خواب یہ دعا پڑھے

روایت میں ہے کہ اس شب مرجائے تو داخل بہشت ہو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُشْھِدُکَ اَنَّکَ اِفْتَرَضْتَ عَلَیَّ طَاعَۃَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَعَلِیِّ ابْنِ الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِیِّ بْنِ مُوْسٰی وَمُحَمَّدِ ابْنِ عَلِیٍّ وَعَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَالْحُجَّۃِ الْقَائِمِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ

کلمہ شہادت تعلیم کردہ حضرت حجتؑ

کتاب غیبت مؤلفہ ملا مجلسی علیہ الرحمہ میں ہے کہ خلیفہ بغداد نے جعفر بن علیؑ کی سراغرسانی پر سلیمان بن اعمش کو معہ تین سواروں کے حضرت صاحب الامرؑ کی گرفتاری پر مامور کیا۔ وہ چاروں سوار شریعت کدہ حضرت امام زمانؑ میں داخل ہوتے دیکھا کہ ایک نورانی صورت صاحبزادے ایک مصلّے پر مشغول نماز ہیں۔ مصلّا سطح آب پر ہے۔ والان ایک حوض کی حیثیت رکھتا ہے۔ دو تے یکے بعد دیگرے ہاتھ بڑھا کر حضرت کو گرفتار کرنا چاہا۔ دونوں پانی میں گر کر غرق ہو گئے اور لاپتہ ہو گئے۔ تیسرے نے سلیمان بن اعمش پر تلوار کھینچ لی

وہ ایک طرف تلوار دوسری طرف پانی دیکھ کر خوف زدہ ہو کر حضرتؑ سے پناہ کا ملتجی ہوا۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ ایمان لا۔ اُس نے کلمہ شہادت پڑھا۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ نہیں اس طرح کہہ ؎

. . . . . .

. . . . . .

چنانچہ سلیمان نے وہ کلمہ طیب پڑھا۔ بلا سے نجات ملی۔ جب خدمت خلیفہ میں پہنچا اس نے کُل واقعہ بیان کیا۔ اُس نے کہا کہ اگر اس واقعہ کو کسی سے بیان کرے گا تو میں قتل کر دوں گا۔ اس نے اخفائے راز کا وعدہ کیا اور اس کو زندگی بھر کسی سے بیان نہ کیا۔

صحیفہ کاملہ کے متعلق امام زمانہؑ کا ارشاد

علامہ محمد باقر مجلسیؒ بن ملا محمد تقی مجلسی نے بحار میں تحریر فرمایا ہے اور دار السّلام سے اس خواب کو نجم ثاقب میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ صورت خواب یہ ہے کہ علامہ محمد تقی مجلسیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے درمیان بیداری و خواب کے دیکھا کہ حضرت صاحب الزّمان علیہ السّلام مسجد جامع قدیم واقع اصفہان میں قریب دروازہ طنابی استادہ ہیں۔ بعد دست بوسی میں نے مسائل متعلق نماز شب وغیرہ کی تصحیح کی اور حضرتؑ سے ایک کتاب دعا کی استدعا کی۔ فرمایا کہ مولا محمد تاج کو میں نے کتاب دعا دیدی ہے۔

چنانچہ میں اسی خواب میں محلہ دار تنج گیا۔ اور تاج سے وہ کتاب حاصل کرکے واپس ہو رہا تھا کہ خواب سے بیدار ہوا۔ میرے ہاتھ میں وہ کتاب نہ تھی۔ صبح کو علامہ بہائی کے پاس جاکر تعبیر لی۔ پھر اس محلہ میں گیا جہاں خواب میں گیا تھا وہاں ملا محمد ملقب بہ تاج سے ملاقات ہوئی۔ ان سے میں نے مدعا بیان کیا تو انہوں نے ایک وقفی کتاب لاکر دی وہ کتاب صحیفہ کاملہ تھی۔ میں اس کتاب کو لیکر شیخ بہائی کی خدمت میں آیا۔ انہوں نے اس کتاب کا اپنے اس نسخہ سے تقابل کیا جو ان کے جدّ اعلیٰ نے شہید ثانیؒ کے نسخہ سے لکھا تھا۔ اور شہیدؒ نے اپنے نسخہ کو لکھا تھا عمید الروسا ابن سکون کے سے اور اس کا مقابلہ ایک واسطہ سے یا بلا واسطہ ابن ادریسؒ کے نسخہ سے کیا تھا جو نسخہ مجھ کو حضرت صاحب الامرؑ کی ہدایت سے ملا تھا وہ خط شہیدؒ سے تھا۔ اور نہایت موافقت رکھتا تھا۔ ابن ادریسؒ کے نسخہ سے یہاں تک کہ اس کے حواشی بھی مطابق تھے۔ اس کے بعد بہت سے لوگوں نے میرے نسخہ سے مقابلہ کیا پھر وہ جمیع بلاد میں پھیل گیا۔ (ماخوذ از کتاب مفتاح الشفاعۃ)

ختم شد

نوٹ:۔ ہمارے مطبوعات میں سے انشاء اللہ اس کے بعد آفتاب شہادت حصہ دوم ہدیہ ناظرین کیجائے گی۔ شائقین حضرات انتظار فرمائیں۔
ادارہ علوم آل محمد سٹریٹ ۳۹ وسن پورہ۔ لاہور

ہمارے شاندار مطبوعات ایک نظر میں

ابوتراب	در نظر ام المومنین و اصحاب	از علامہ جزائری مدظلہ	۴/۵۰	روپے
ابوتراب	بر مسند قضا و فصل الخطاب	" " "	۴/۵۰	"
آفتاب شہادت		" " "	مجلد ۳/۴۵	"
تاریخ کربلا و نجف	باتصویر	" " "	۴/۷۵	"
تحفہ اطفال		" " "	۰/۳۱	"
زینت جانماز		" " "	۰/۲۵	"
بحار الانوار (اردو)	در حالات امام حسینؑ ترجمہ	" "	ہر دو حصہ ۱۳/۷۵	
خطبہ معاویہ بن یزید		" " "	۰/۵۰	"
سر الشہادتین	- از شاہ عبدالعزیز دہلوی حواشی	" "	۱/-	"
منتخب الرسائل		" " "	۲/۷۵	"
شہزادہ علی اکبر	از مولانا سید صابر حسین نقوی		۱/۰	"
مناظرہ مامون الرشید		" " "	۰/۳۱	"
مکالمہ حمرہ بنت حلیمہ		" " "	۰/۱۹	"
اعجاز حسینی		" عبدالحمید خاں	۲/-	"
ارجح المطالب		" عبیداللہ امرتسری	۱۲/۵۰	"
مقصد حسین		" "	۰/۱۳	"
سفیر حسینی		" "	۰/۱۳	"
خدائی تلوار			۲/۵۰	"
مناسک حج			۳/-	"

ہر قسم کی کتابیں ارزاں ملنے کا پتہ

ادارہ علوم آل محمد سٹریٹ ۳۹ وسن پورہ لاہور

امامِ عصرؑ کے حالات وارشادات و
دُعاؤں کا نایاب مجموعہ

گوہرِ یگانہ

در حالات وارشاداتِ امامِ زمانہؑ

تالیف
جناب مہر جائسی

مصدقہ
علامہ خزائری
ادارۂ علومِ آلِ محمدؐ وسن پورہ سٹریٹ ۳۹ لاہور

معروف کتب پر مبنی کمپیوٹرڈی وی ڈی

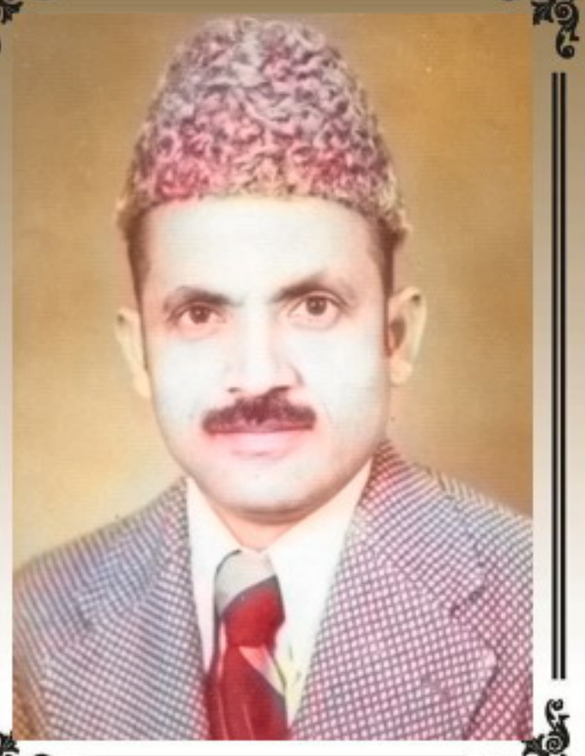

بیادِ سید وصی حیدر رضا زیدی

کتابوں کی لسٹ ڈی وی ڈی کور کی پشت پر ملاحظہ فرمائیں۔

خصوصی تعاون: حجۃ الاسلام سید نوبہار رضا نقوی (فاضل مشہد، ایران)

سگ درِ بتولؑ: سید علی قنبر زیدی . سید علی حیدر زیدی

التماس سورہ فاتحہ برائے ایصالِ ثواب سید وصی حیدر رضا زیدی ابنِ سید حسین احمد زیدی (مرحوم)

Shia Media Source
info@shianeali.com www.ShianeAli.com

DOLBY DIGITAL DVD

معروف کتب پر مبنی کمپیوٹرڈی وی ڈی ● التماس سورہ فاتحہ برائے ایصالِ ثواب سید وصی حیدر رضا زیدی ابنِ سید حسین احمد زیدی (مرحوم)